سرو ہارا امباکر کے 30 مضامین کا مجموعہ جو انہوں نے فیس بک پر پیش کیے بمع سوالات جو فیس بک گروپ جستجو میں مختلف لوگوں نے سرو ہارا امباکر سے کیے اور سر نے ان کے جوابات دیے۔

تجسس پسند کی گائیڈ

CRITICAL THINKING

تحریر: سرو ہارا امباکر

مرتب: خالد محمود آزاد

تعاون خاص: انتظامیہ علم کی جستجو فیس بک گروپ

فہرست

عرض حال

سر وہارا امباکر کی رائے اپنی بک کے بارے میں

اس کو کتاب میں تبدیل کرنے کی محنت کے لئے بہت شکریہ۔امید ہے اس موضوع پر دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے کتاب کی صورت میں اس کو پڑھنا زیادہ آسان ہو گا۔

السلام علیکم تمام دوستوں کا شکریہ جنہوں نے اپنے قیمتی اور پر خلوص الفاظ سے نوازا آپ سب لوگوں کی رائے لینے کا بنیادی مقصد تو یہی تھا کہ سر وہارا کی ساری سیریز پڑھ کر آپ نے اپنے اندر کیا تبدیلی محسوس کی کیونکہ مجھ ناچیز کے ناقص علم کے مطابق تجسس پسندی کے موضوع پر اتنا جامع اور مستند مواد کہیں شائع نہیں ہوا بقول سر وہارا کے اپنے الفاظ کے مطابق

"کریٹیکل تھنکنگ کا ایک حصہ انسان پر تھا۔ایک حصہ دلائل کے طریقے پر، ایک مغالطوں پر اور ایک اس کے روزمرہ پریکٹیکل استعمالات کے اطلاق کی مثالوں پر ہے۔

سر وہارا بلاشبہ ایک عظیم استاد اور محقق ہیں جو بے لوث علم کی دولت کو پھیلانے کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں اللہ پاک استاد محترم کی عمر اور علم میں برکت فرمائے۔(آمین)

سر وہارا کے میرے لیے کہے گئے شکریہ کے الفاظ میرے لیے کسی عظیم سرمایہ سے کم نہیں ہیں۔اور آخر میں، مَیں علم کی جستجو گروپ اور اس کی انتظامیہ اور خصوصاً سر زاہد ارائیں صاحب کا جن کی شفقت اور محبت بھرے انداز کا کوئی نعم البدل نہیں ہے، کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں جنہوں نے مجھ ناچیز کو اس عظیم علمی کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے منتخب کیا۔ آپ سب دوستوں کی آراء حسب وعدہ بک میں شامل کی گئی ہے جو آگے بک میں درج ہے۔ سلامت رہیں

شکریہ

خالد محمد آزاد

زاہد ارائیں

میرے نزدیک یہ ایک اہم پی ڈی ایف بک ہے جو 30 طرح سے خود کو اور دوسروں کو سمجھنے کی تعلیم دیتی ہے۔ بلاشبہ یہ بہترین تحقیق بھی ہے اور آسان اردو میں منفرد انداز تحریر ہونے کی وجہ سے دلچسپ بھی ہے۔

ہم اپنے ایڈمن استاد محترم وہاراامبا کر صاحب کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے کہ وہ مستند و مصدقہ جدید علوم کی روشنی میں ہمیں سکھانے کے لیئے اپنا انتہائی قیمتی وقت فی سبیل اللہ عطا کرتے ہیں۔

شعیب نذیر

سب سے پہلے تو سر کے لیے ڈھیروں پیار و لمبی زندگی کی دعا۔۔۔ علمی دنیا میں میرا معاملہ یہ ہے کہ میں کم کم ہی کسی سے متاثر ہو تا ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ مجھے چیزوں و لوگوں کو پرکھنے و تجزیہ کرنے کی عادت سی ہے۔ میں آنکھیں بند کر کے کسی بھی شخصیت کو قبول نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ اس کانٹ چھانٹ کے بعد تھوڑی بہت شخصیات ہی بچتی ہیں۔ جو میرا انتخاب رہتی ہیں۔

غالباً جستجو گروپ میں مجھے ایڈ نہیں کیا گیا تھا بلکہ میں فیس بک پر علمی و سائنسی گروپس کو سرچ کر کر ریکوئسٹ بھیج رہا تھا۔۔۔

انہی میں سے ایک گروپ جستجو تھا۔ شروع شروع میں مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس گروپ میں کس قدر علمی شخصیات ہیں۔

اس لیے کہ میری نظروں سے جو پوسٹس گزریں وہ کوئی خاص علمی نوعیت کی نہیں تھیں۔ کبھی کوئی کسی کمپیوٹر میں کسی فنی خرابی کا حل ڈھونڈ رہا ہو تا۔ کوئی انٹرنیٹ کی کسی جھنجھٹ کے حل کی تلاش میں تو۔۔۔ کبھی کوئی بنیادی سائنس کا سوال کر رہا ہو تا اور لوگ جواب دے رہے ہوتے۔ لاک ڈاؤن کے دوران میں نے فیس بک کا استعمال بہت زیادہ کیا۔ اور اس عرصہ میں دو گروپس کو خصوصی وقت دیا ایک "جستجو" اور دوسرا "سائنس کی دنیا"۔

سائنس کی دنیا گروپ دیکھ کر تو خوشی بھی ہوئی اور حیرت۔۔۔۔۔

(حیرت عملی شخصیات کو دیکھ کر) کرتے کراتے کسی دن وہارا صاحب کی ایک پوسٹ نظروں سے گزری تو فوری نظر رک گئی۔

دنیا و مافیہا کو بھلا کر اسی پوسٹ میں گم ہو گیا اور پڑھتا گیا۔ پوسٹ ختم ہو گئی پر تشنگی بھی بر قرار رہی اور مجھے تحریر سے ہی وہارا صاحب کی اپروچ کا اندازہ ہو گیا۔۔۔۔ میں نے بہت سارے لکھاری دیکھے لیکن وہارا صاحب میں ایک الگ بات تھی۔۔۔

اس کے بعد سر کی کوئی پوسٹ نہ چھوڑی۔ کمنٹ بھی کر تا رہا رپلائے بھی کرتے رہے۔ دوستی کی درخواست بھی کی وہ بھی قبول کر لی گئی۔۔۔ سر کی کون سی خوبیاں ہیں جو کمال ہیں۔۔۔

پہلی بات یہ ہے کہ خال خال ہی آپ کو ایسا لکھاری ملے گا جو اتنا ایکوریٹ اور Pure نالج رکھتا ہو۔

سطحی علم رکھنے والے پاکستان میں ہر اینٹ کے نیچے سے مل جائیں گے۔۔۔

دوسری خوبی ۔ شاید ہی آپ کو اس طرح کا لکھاری ملے جو اپنے اندر اتنا تنوع۔(diversity) رکھتا ہو۔۔۔

مطلب کوئی بھی موضوع لے لیجیے۔۔۔۔ایسا لگتا ہے سر کی اصل فیلڈ ہی یہی ہے۔۔۔۔

تیسری خوبی سر کی یہ ہے کہ سر چیزوں کو بہت زیادہ ریشنل (Rational) ہو کر دیکھتے ہیں۔

وہ اشیاء کا تجزیہ معروضی، غیر شخصی، غیر جزباتی، غیر جانب داری اور حقائق کی روشنی میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

ایسی شخصیت ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔۔۔۔

چوتھی خوبی یہ ہے کہ وہ تعصبات سے پاک ہیں

پانچویں خوبی یہ ہے کہ ان کا کونٹنٹ (content) انتہائی مستند ہوتا ہے۔۔۔

شاید ہی کوئی اس میں سے کوئی ٹیکنیکل یا علمی یا تاریخی غلطی نکال سکا ہو۔۔۔۔

مجھے ان سے کیا ملا۔۔؟۔۔۔۔۔سمپلی۔۔۔۔۔بہت کچھ۔۔۔۔۔سب سے بڑی بات جو ان سے ملی جو سوچ کا نیا انداز۔۔۔۔۔

اس بارے اگر میں وہ تمام جہتیں ڈسکس کروں تو کمنٹ اتنا طویل ہو جائے گا کہ خود ایک طویل مضمون بن جائے۔

چلیں۔۔۔۔انتہائی مختصر کر کے۔۔۔دو تین باتیں۔۔۔سر کی ہی مہربانی ہے کہ مجھے سازشی تھیوریز کا پتا چلا۔۔۔۔۔

سر کی وجہ سے ہی علم کے کچھ نئے گوشوں تک رسائی ہوئی۔یہ سر ہی تھے جنہوں نے مری بہت ساری الجھنیں دور کیں۔۔۔۔۔

آخر میں یہی کہوں گا۔۔۔۔اللہ سر کو لمبی زندگی دے اور اس طرح علم کی روشنی کو پھیلاتے رہیں۔۔ (آمین)

رانا تنویر عالمگیر

تجسس پسندی کے حوالے سے بلاشبہ یہ بہترین تحریروں کا مجموعہ ہے... مجھے یہ اعتراف کرنے میں کوئی امر مانع نہیں کہ میں نے اس موضوع پر اس سے بہترین تحاریر پہلے کبھی نہیں پڑھیں... تجسس پسندی ایک اہم ترین موضوع ہے جسے ہمارے ہاں اکثر نظرانداز کیا جاتا ہے، یقیناً وہارا امباکر صاحب اس اہم موضوع پر شاندار سیریز لکھنے پر مبارکباد کے مستحق ہے... اسی کے ساتھ خالد محمود آزاد صاحب جس قدر محنت اور عرق ریزی سے وہارا امباکر صاحب کی تحاریر کو کتابی شکل میں مرتب کررہے ہیں، نہ صرف مبارکباد کے مستحق ہیں بلکہ ہمارے محسن بھی ہیں... آپ سب گروپ ایڈمنز سلامت رہیں اور یونہی ہمارے ذوق کا سامان مہیا کرتے رہیں... آپ سب کا بے حد شکریہ

Choudhary Sajjad Kalas

اعلیٰ پائے کا کام ہے۔۔جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔۔۔

اویس احمد عباسی

بہت خوب بہترین۔۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔۔

محمد مہران

بہت خوب۔ میں سر وہارا کا بہت بڑا فین ہوں۔ان کے آرٹیکلز سے بہت کچھ سیکھا

Sandhia Uqaili

ڈجیٹل بک پڑھنا سب لوگوں کے لیئے شاید اتنا آسان نہ ہو۔ ینگ جینریشن تو خوش ہو گی لیکن ہم جیسے لوگ جو کمپیوٹر سے دور ہیں، ہم تو صرف پڑھنے کی آرزو ہی کر سکتے ہیں۔ حالانکہ وہارا صاحب کی کچھ تحاریر ایسی ہیں کہ جن کو جتنی بار پڑھا جائے۔ اتنی دفعہ ہی نئی سوچ سامنے آتی ہے یہ بندہ تو اپنی تحریروں سے ہمارے سوچنے کے انداز ہی کو بدل دیتا ہے۔ ان کی کچھ تحریریں بار بار پڑھنے کو دل کرتا ہے لیکن وہ دوبارہ مجھے ملتی ہی نہیں۔

ملک جواد خان

سر وہارا امبارکا کی تحریروں کی جتنی بھی پزیرائی کی جائے وہ کم ہے. سر کو تاریخ، فلسفہ اور سائنس سمیت کافی شعبوں پر عبور حاصل ہے. فیسبک کی دنیا میں جہاں ہزاروں گروپس پائے جاتے ہیں وہی پر جستجو جیسے گروپ کا کوئی مقابل ہی نہیں. اردو زبان میں ہر شعبے کا علم موجود ہونا درحقیقت کسی نعمت سے کم نہیں ہے. تمام ایڈمنز کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں

Idrees Mashal

میری نظر میں وہارا امباکر صاحب کی تحاریر اور اسلوب بیان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جو حقائق وہ بیان کرتے ہیں وہ جدید تسلیم شدہ علوم پر مبنی ہونے کی وجہ سے تنقید سے پاک ہوتے ہیں۔اور مزے کی بات یہ ہوتی ہے کہ انکے بیان کردہ حقائق ان لوگوں کو بھی سوچنے پر مجبور کرتے ہیں جو ان حقائق کے اپنے یقین کے خلاف پاتے ہیں۔اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہارا امباکر صاحب انتہائی غیر جانبدارانہ اور غیر معتصبانہ انداز اختیار کئے ہوتے ہیں۔بالکل نتائج کی ایک غیر جانبدار مشین کی طرح قضیہ ڈالکر نتائج خود بخود مطلوبہ نکلتے ہیں جن کی قبولیت ناگزیر ہوتی ہے۔

انکی تحاریر کو کتابی شکل دینے کیلیے خالد محمود آزاد صاحب کی کاوش قابل تحسین ہے۔

Shakeel Firoz Ayyan

میرے پاس تو الفاظ ہی نہیں ہیں آپ کی عنایات کے لیے۔اللہ آپ کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے۔

Babar Hayat

وہارا امباکر صاحب بہت اچھا کام کر رہے ہیں اردو میں خاص طور پہ ایسے مواد کی اشد ضرورت ہے۔ہم ان کے شکر گزار ہیں کہ آسان اور دلچسپ زبان میں سر نے اپنی نوعیت کا انوکھا کام کرکے ہمیں مفید معلومات کا خزانہ دیا ہے۔اپنا قیمتی وقت دے کے وہارا صاحب نے ہمیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہے

انتساب

علم سے بے لوث محبت کرنے والے باذوق قارئین کے نام

تجسس پسند

ہم سب بچپن میں جو سنتے ہیں، اس پر یقین کرتے ہیں۔ بچے اور بالغ کے درمیان علم میں اتنا زیادہ فرق ہوتا ہے کہ زندگی کی اس مرحلے پر دنیا کو سمجھنے کے لئے ایسا کرنا بالکل درست طریقہ ہے۔ جب ہم بڑے ہوتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ بالغ لوگ خود آپس میں اختلافات رکھتے ہیں۔ جن سے ہم نے سیکھا، ان کی بات حرفِ آخر نہیں۔ ہم ان سے زیادہ جان سکتے ہیں۔

بچپن میں ہم سب کو اس دنیا کی اصل کہانیاں پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ ڈائنوسار کیسے زمین پر گھومتے تھے۔ ہمارے اجداد پتھر کے زمانے میں کیسے اوزار بناتے تھے۔ زمین، سورج اور چاند کیسے اربوں سال پہلے تشکیل پائے۔ کیسے ایک خلیہ بڑھتا بڑھتا انسان بن جاتا ہے۔ ان کے ساتھ ہم کچھ اور بھی پڑھتے ہیں۔ برموداٹرائینگل، ٹیلی پیتھی، اڑن طشتریاں، جل پریاں، جھیل پر آنے والی پریاں، مثلث اور آنکھ، آسیب زدہ مکانوں کی کہانیاں، ڈبہ پیر کے نسخے۔

تجسس پسندی یہ سوال ہے کہ کس پر شک کریں، ”ہمیں کسی چیز کا آخر پتا کیسے ہے؟“ ایک بار یہ سوال کرنے لگیں تو کوئی یقین گرنے لگتے ہیں۔ ہمیں کیسے پتا ہے کہ خلائی مخلوق زمین پر آتی رہی ہے؟ ہمیں کیسے پتا ہے کہ سوئیاں لگانے سے بیماری ٹھیک ہو جاتی ہے؟ سوالات کے اس سلسلے کا اختتام ضروری نہیں کہ کسی اچھی جگہ پر ہو۔ کچھ لوگ خلائی مخلوق یا جادوئی علاج پر اپنے یقین کو برقرار رکھنے کے لئے سائنس کو رد کر دیں گے۔ رک جائیں گے۔ دوسرے سوال کرتے رہیں گے۔ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ اور یہ ایک ناختم ہونے والا سفر ہے۔

سوال صرف یہ ہے کہ آپ کتنی دور تک جانا پسند کریں گے اور کس رخ جائیں گے؟ یہ ایک ذاتی انتخاب ہے۔ صرف یہ کہ آپ مکمل طور پر اکیلے نہیں۔ علم کی تلاش کا دائرہ پوری انسانیت پر احاطہ کرتا ہے۔ ہم دریافت کے سفر پر ہیں۔ یہ جاننے کی کوشش میں کہ کیا درست ہے اور کیا نہیں۔

اگر آپ یہ سفر کرنے لگیں گے تو اس میں بہت دلچسپ موڑ اور بل پیچ آئیں گے۔ یہ ڈرانے والے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہیں پر ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کو ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے کہ آپ کا مقابلہ کسی ایسے یقین سے ہو جائے جسے آپ ہر قیمت پر ٹھیک سمجھنا چاہیں لیکن سکروٹنی کا سامنا نہ کر سکے۔ مثلاً، کئی ایسا علاج جس پر آپ کو ہمیشہ سے یقین تھا، وہ طفل تسلی تھا۔ یا پھر جس شخص پر آپ ہمیشہ سے یقین کرتے آئے تھے، یہ جانا کہ وہ جب بتا رہا تھا کہ چاند پر نہیں جایا جا سکتا، تو وہ غلط کہہ رہا تھا۔ وہ اتنا قابلِ اعتبار نہیں۔ یہ سامنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہے۔

ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں سائنس، تعلیم اور صحافت پرفیکٹ نہیں۔ یہ دنیا غلط انفارمیشن، تعصب، قصوں، دھوکوں اور ناقص علم سے بھری ہوئی ہے۔ اور اس میں ہم سب بچے ہیں، کوئی بالغ نہیں۔ کہیں تنہا بیٹھے کوئی ایسے کاہن نہیں جو ہمیں راہنمائی کر دیں۔ کسی کے پاس راز نہیں جو اس سے مل جائے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں سے حتمی جواب مل جائیں۔ (نہیں، گوگل بھی نہیں)۔

جس طرح ہم سے پچھلی نسل اس پیچیدہ دنیا کو جاننے کی کوشش کرتی رہی، ویسا ہی ہم بھی کر رہے ہیں اور ویسا ہی ہماری اگلی نسل بھی کرتی رہے گی۔

اس انسانی کنڈیشن کا ادراک کسی کو مایوس بنا سکتا ہے۔ تمام علم کا انکار کر سکتا ہے اور یہ ایک اور قسم کا تعصب ہے۔ مایوس ناقد بن جانا آسان ہے۔ ہر چیز پر شک کرنا یا انکار کرنا آسان ہے۔ لیکن شک صرف پہلا قدم ہوتا ہے۔ ہم اس دنیا کے بارے میں قابلِ اعتبار علم حاصل کر سکتے ہیں اور اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ ہم پلوٹو تک جا سکتے ہیں، اس پر سرار جگہ کی تصاویر کھینچ کر بھیج سکتے ہیں۔ اگر کائنات کے بارے میں ہمارا علم ناقص ہوتا تو اس دور دراز کی جمی ہوئی دنیا کی خوبصورت تصاویر دیکھنے کا تحفہ ہمیں نہ ملتا۔ اس دنیا کو واقعی جانا جا سکتا ہے۔

دعووں کی سچائی کو اور علم کو احتیاط سے آہستہ آہستہ پرکھنے کا پراسس بنا سکتے ہیں۔ اس پراسس کا ایک بڑا حصہ سائنس ہے۔ اپنے خیالات کو

reality کے مقابلے میں جانچ سکتے ہیں۔ سائنس ایک خرابیوں والا اور اپنی کمزوریوں والا پراسس ہے۔

اس کی طاقت خود کو ٹھیک کر لینے کی صلاحیت ہے۔ اس وجہ سے یہ آہستہ آہستہ رئیلیٹی کی طرف کھسکتا جاتا ہے۔ جس دنیا میں ہم نے آنکھ کھولی ہے، یہ اس کو پہچاننے کی ہماری اپنی طرف سے کی گئی بہترین کوشش کا عمل ہے۔

سائنس کے ساتھ یہ سب سمجھنے کے ہمارے دوسرے اوزار منطق اور فلسفہ ہیں، جو چیزوں کے بارے میں ٹھیک طریقے سے سوچنے میں مدد کرتے ہیں۔ ایسی سوچ جس میں تضاد کم سے کم ہو۔ ٹھیک ریزننگ ہو۔ مشاہدات کو احتیاط سے کیسے دیکھنا ہے۔ تمام ڈیٹا کو ریکارڈ کرنا اور گننا ہے (نہ کہ صرف اپنے پسندیدہ ڈیٹا کو) اور سب سے بڑھ کر، اپنے آپ کو غلط ثابت کرنے کی کوشش۔۔۔ یہ سب کچھ بہت سا کام ہے لیکن یہ ہمیں سفر میں آگے لے کر جاتا ہے۔ سائنس، فلسفہ، نفسیات، انسانی سوچ کی کمزوریوں اور تعصبات کا علم، خاص طور پر خود اپنے بارے میں، اس سفر میں ضروری ہیں۔

سوشل میڈیا کی آمد 2005 میں ہوئی اور یہ ایک بڑا واقعہ تھا۔ علم کے فروغ کے لئے بھی اور اس کو تہس نہس کرنے کے لئے بھی۔ سائنس کا اپنا پراسس ہی حملوں کی زد میں ہے۔ باقاعدہ تحریکیں موجود ہیں جو دریافتوں کو جھٹلانے اور ان کی مخالفت کے لئے ہیں اور کئی بار ایسا لگتا ہے کہ سچ اور حقائق کو ایک غیر ضروری رکاوٹ سمجھ کر بس ایک طرف لڑھکا دیا جاتا ہے۔ ایسے کئی دانشور ہیں جو یہ کہنا شروع ہو گئے ہیں کہ انسانیت کئی صدیوں کے بعد علم میں پیشرفت کے بعد اب پیچھے قدم لینے لگی ہے۔ اپنے مرضی کے سچ اپنے کمروں میں بتا کر لوگوں کے ذہنوں میں حقیقت بن جاتے ہیں۔

یہ ایک طویل جدوجہد ہے۔ اور نہ ختم ہونے والی ہے۔ ہمارے پاس کھوپڑی کے درمیان آلہ محدود ہے لیکن ہم دوسروں کے کاندھوں پر کھڑے ہیں۔ بہت سے ذہین لوگ اس دنیا کو، اس فطرت کو سمجھنے میں وقت لگاتے رہے ہیں۔ ہمارے پاس سائنس اور فلسفے جیسے اوزار ہیں۔ ہمیں اس سب کی ٹک بنا لینے کے طریقے معلوم ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ سچ کا فیصلہ ہماری اپنی پسند اور ترجیحات نہیں کرتیں۔

تجسس پسندی کے سفر میں زادِ راہ کے طور پر ہمارے پاس کچھ اوزار ہیں۔

پہلا انکساری ہے۔ یہ سمجھ لینا کہ ہمارا دماغ محدود ہے۔ صرف مسئلہ یہ ہے کہ دنیا کو سمجھنے کے لئے ہمارے پاس یہی آلہ ہی تو ہے۔

دوسرا میٹا کوگنیشن ہے۔ یعنی سوچ کے بارے میں سوچ۔ ہم جذباتی ہیں، تعصبات اور سوچ کی غلطیاں رکھتے ہیں، ذہنی شارٹ کٹ اپناتے ہیں۔ ان کا علم ضروری ہے۔

تیسرا سائنس کا طریقہ سمجھنا ہے۔ یہ کام کیسے کرتی ہے۔ سوڈوسائنس اور سائنس سے انکار کی نیچر کیا ہے اور سائنس میں کہاں غلطیاں ہوتی ہیں۔

تجسس پسندی کا پہلا ہتھیار شک ہے۔ یہ فلسفانہ تشکیک نہیں۔ فلسفانہ تشکیک مستقل شک کی پوزیشن ہے۔ ہر چیز پر شک کرنا ہے۔ اس پر بھی کہ ہم کچھ بھی جان سکتے ہیں۔

سائنسی تشکیک نقاد ہونے کی پوزیشن بھی نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسانیت کے بارے میں منفی رویہ رکھا جائے اور بھروسہ نہ کیا جائے یا ہر مین سٹریم آئیڈیا کی مخالفت کی جائے۔ تشکیک کا لفظ اور یہ والا رویہ سائنس کو رد کرنے والوں نے اغوا کر لیا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ اس کے کچھ اصول ہیں۔

تجسس پسندی کی بنیاد اس پر ہے کہ ہماری رائے اور یقین کو حقیقت سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ یہ یقین کہ ہم اس دنیا کو جان سکتے ہیں کیونکہ یہ کچھ قوانین کی پیروی کرتی ہے جنہیں قوانینِ فطرت کہا جاتا ہے۔ اگر یہ یقین درست ہے (اور ابھی تک ایسی وجہ نظر نہیں آئی کہ ایسا نہ ہو) تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قوانین کو شواہدات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

آج سے بیس سال پہلے یہ کافی سمجھا جاتا تھا کہ سائنس سمجھا دی اور بس۔ لیکن اب ہمیں اچھی معلوم ہے کہ یہ مفروضہ درست نہیں۔ 2017 میں ہونے والی جان کک کی سٹڈی یہ بتاتی ہے کہ فیکٹ لوگوں کے ذہن نہیں بدلتے۔ ذہن بدلنے کے لئے ذہن سمجھنا پڑتا ہے۔ اور خود اپنا ذہن۔

فلسفے کا پرانا سوال ہے، "کیا جاننا نہ جاننے سے بہتر ہے؟"۔ اور فلسفے سے یہ بھی پتا لگتا ہے کہ اس سوال کا کوئی اچھا جواب نہیں جس پر ہر کوئی متفق ہو سکے۔ یہ بس ایک انتخاب ہے۔

تجسس پسندی کی پہلی شرط اس سوال کا جواب اثبات میں دینا ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	شاندار تحریر اس مضمون کے دوسرے پیراگراف میں جتنی بھی اصل کہانیاں بتائی ہیں میری دو چھ سالہ جڑواں بیٹیاں نہ صرف ان کے متعلق بلکہ اس بھی زیادہ کہیں آگے کے سوالات پوچھتی ہیں کہ کائنات کیسے وجود میں آئی؟ ڈائناسارز ایک دم کیسے مر گئے؟ کیسے پتہ چلا کہ کوئی شہاب ثاقب گرا تھا کیا کوئی وہاں ویڈیو بنا رہا تھا؟ زمین پر پانی کسے آیا؟ چاند پر ہوا کیوں نہیں چلتی؟ اور ان کے علاوہ بہت کچھ۔ اور مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ میں ہر ممکن انہیں صحیح جوابات دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کی وجہ بھی سوشل میڈیا اور خاص طور پر آپ اور دوسرے درست زرائع سے علم حاصل کرنا ہے
جواب	اس وقت وہ اس عمر میں ہیں جہاں ان کے پاس سوال ہیں اور وہ آپ کے دئے گئے جوابات پر مکمل اعتماد کرتی ہیں۔ آپ کی (یا کسی بھی والد یا والدہ کی) کامیابی اس میں ہوتی ہے کہ اگر ہمارے بچے ہم سے زیادہ علم والے نکلیں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہ وہ جلد سے جلد اس سٹیج پر پہنچ جائیں کہ وہ بس سن کر مان نہ لیں۔

سوال	**Amrita Agarwal** میرا چھ سال کا بھتیجا ہے وہ بھی ایسے ہی عجیب اور حیران کن سوال کرتا ہے **Junaid Ahmed** یہ نہایت پازیٹیو سائن ہے **Amrita Agarwal** لیکن مسئلہ یہ ہے وہ مطمئن ہی نہیں ہوتا اسے جو بھی جواب دیا جائے کہتا ہے نہیں یہ غلط جواب ہے درست جواب نہیں ہے **Amrita Agarwal** مجھ سے کہتا ہے کیا ہاتھی کو پتا ہے کہ اس کا نام انگلش میں elephant ہے؟ **Junaid Ahmed** کراس کوئسچننگ کرنا بھی صحیح ہے۔ باقی جہاں تک ہاتھی کا سوال ہے اسے بتائیں کہ ہاتھی کو پتہ چلنا ضروری نہیں آپ کو پتا چلنا ضروری ہے کہ اسے elephant کہتے ہیں۔ باقی سر وہارا اس حوالے سے بہتر گائیڈ کر سکیں گے **Saeed Ur Rehman Turk** حیدر ٹی وی نامی ایک یوٹیوب چینل سائنس اور سوڈو سائنس کا ملغوبہ پیش کر کے بچوں اور ٹین ایجرز میں کافی مقبول ہو گیا ہے۔ میری 7 سالہ بیٹی اس کو دیکھ کر مجھ سے ڈسکس کرتی ہے اور بڑی حد تک خود سائنسی منطق کے مطابق سوچنا سیکھ رہی ہے۔ میری کوشش ہے کہ وہ خود سائنس اور غیر سائنس میں تفریق کا پیمانہ بنائے۔ **Nadia Bashir** بہت عمدہ، ریشنلزم وقت کے ساتھ ساتھ پختہ ہوتی ہے۔ بچپن میں پریوں کے دیس کی کہانیاں سننے والے بچے بھی سوچتے ضرور ہیں کہ آخر ایسی بھی کیا مجبوری تھی جو پریاں پرستان چھوڑ کر زمین پر ایک جھیل میں نہانے آتی ہیں؟ یہاں سے بچوں کے سوال شروع ہوتے ہیں اور تاحیات چلتے رہتے ہیں۔ بس کاگنیٹو ڈومین کا ہونا ضروری ہے
جواب	بالکل، بچپن سے شروع ہونے والا یہ سفر تاحیات چلتا ہے۔ بس تھوڑا سا شک اور ایسے ہی چھوٹے سے سوال ہمیں دنیا کو سمجھنے میں بہت مدد کرتے ہیں۔
سوال	**Tariq Ahmad Awan** Bhut saari asi chezein hen jo muashre me achi ni samji jati , baz oqat to agar muashre 10 crores log hon to wo sab un cheizon ko achi ni samjty . Lakin bazahir asi chezon ka koi nuqsan ni hota . Kya asi chezein karni chaye ya ni .（Ho sakta he mene apna sawal wazeh ni kya ho par yahi koshsh kar sakta tha） **Ali Asghar** اگر آپ "ایسی چیزوں" کی مثال دیں تو سوال سمجھنے میں آسانی ہو۔

جواب	اگر کوئی بے ضرر چیز معاشرے کی ریت ہے تو اسے کرنا چاہیے کیونکہ ہم معاشرے کا حصہ ہیں۔ مثال کے طور پر شلوار قمیض کے اوپر ٹائی لگانے میں ویسے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ لباس معاشرے میں نامناسب سمجھا جاتا ہے تو اسے پہننا صرف اسی وجہ کے باعث نامناسب ہے۔ (دل کرے تو گھر میں اپنے کمرے میں پہن لیں)۔ معاشرتی norms کی پاسداری ہمیں ضرور کرنی چاہیے۔
سوال	**Ali Asghar** بچپن میں ہم سب کو اس دنیا کی اصل کہانیاں پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ ڈائنوسار کیسے زمین پر گھومتے تھے۔ ہمارے اجداد پتھر کے زمانے میں کیسے اوزار بناتے تھے۔ زمین، سورج اور چاند کیسے اربوں سال پہلے تشکیل پائے۔ کیسے ایک خلیہ بڑھتا بڑھتا انسان بن جاتا ہے۔ ان کے ساتھ ہم کچھ اور بھی پڑھتے ہیں۔ برمودا ٹرائینگل، ٹیلی پیتھی، اڑن طشتریاں، جل پریاں، جھیل پر آنے والی پریاں، مثلث اور آنکھ، آسیب زدہ مکانوں کی کہانیاں، ڈبہ پیر کے نسخے۔ ہائے افسوس کہ ان کے بارے میں بہت سی من گھڑت کہانیاں اور حقائق جاننے کے باوجود میرے نزدیک یہ آج بھی اتنے ہی فیسی نیٹڈ ہیں جتنے شاید بچپن میں تھے۔۔۔ کیا چاند پہ واقعی ہی ایک بوڑھی عورت آٹا گوندھ رہی ہے؟ کیا وہ تھکتی نہیں۔ بچپن میں ذہن میں آنے والا سوال یہ عمران سیریز کا علی عمران کیسے اتنی ساری اعلی صلاحیتوں کا مالک ہے؟ سپائڈر مین کی طرح اڑ کے کیسا محسوس ہوتا ہوگا؟ جن۔ بھوتوں۔ چڑیلوں اور دیو کے کیا واقعی ہی اتنے بڑے بڑے ناخن ہوتے ہوں گے اور وہ بدصورت ہوں گے؟ یہ جادوگر انسان کو کبوتر کیسے بنا دیتے ہیں۔ روح جسے سائنس شاید مانتی بھی نہیں نکلے گی تو کیسا لگے گا؟ کیا اللہ نے اتنی وسیع و عریض کائنات میں صرف اس زرے جتنی زمین پہ ہی انسانوں کو پیدا کیا ہوگا۔۔۔ یہ اور اس جیسے بہت سارے یعنی اور لایعنی خیالات اور سوالات ہمیشہ ذہن میں گردش کرتے رہتے ہیں۔۔۔ یہ بھی یقینا تجسس پسندی کے زمرے میں آتے ہیں
جواب	چاند پر آٹا گوندھنے والی بڑھیا کے بارے میں تھکن کے علاوہ ایک اور سوال بھی ہے۔ یہ آٹا گندھ کیوں نہیں جاتا؟ اور بڑھیا روٹیاں پکانا کب شروع کرے گی
سوال	Ammar Rao استاد جی غریب بندے کی پروازِ تخیل کے حساب سے چاند خود تندور سے تازہ دمکتی ہوئی نکلی روٹی ھے جسے بڑھیا نے آٹا گوندھ کر پکایا ھے
جواب	چاند پر نہ جانے کو ماننے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آرمسٹرانگ کو نہ ہی بڑھیا نظر آئی، نہ ہی آٹا، نہ چرخہ اور نہ ہی روٹی۔ ہلتا جھنڈا، ستارے اور مٹی وغیرہ والے سوالات اپنا مذاق اڑوانے سے بچانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اصل چکر بڑھیا والا ہے
سوال	GM Sheikh میں نے سات سال کی عمر میں اپنے دوست کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تھا کہ خدا کو کس نے بنایا
جواب	یہ اس طرح کا سوال ہے جس کا جواب مشکل تو نہیں لیکن اس پر اکثر ڈانٹ کر چپ کروا دیا جاتا ہے
سوال	**Ali Asghar** استاد محترم اگر آپ اس آسان سے سوال کا جواب ہمیں بھی دیں تو آپ کا احسان عظیم ہوگا **Junaid Ahmed** سر۔ ایگزیکٹلی یہی سوال میری بیٹی نے بھی کیا تھا جس کا جواب میں نے یہ دیا تھا کہ وہ خدا ہی کیا جسے بنایا جاسکے۔ آپ سے بہتر جواب کی امید ہے

جواب	ابھی کے لئے صرف ایک واقعہ۔۔۔ مارکس ڈی ساٹوئے برطانیہ کے ایک بڑے ریاضی دان اور بڑی دلچسپ شخصیت ہیں(انہوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں سائنس کے چیف ایوانجیلیسٹ کی حیثیت سے رچرڈ ڈاکنز کی جگہ لی)۔ اپنا واقعہ سناتے ہیں کہ ایک بار گھر میں ان کے تیرہ سالہ لڑکے نے انہیں بتایا کہ "مجھے پتا لگ گیا ہے کہ خدا نہیں"۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ "وہ کیوں؟" بچے نے اپنے موقف کے حق دلیل دیتے ہوئے یہی سوال پوچھا اور میری طرف فاتحانہ نگاہ سے دیکھا جیسے مقدمہ جیت لیا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں ہنس پڑا اور اسے کہا کہ "تمہاری عمر میں یہی سوال میں نے بھی اپنے والد سے اسی طریقے سے کیا تھا۔ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب تم نے تلاش کرنا ہے۔ اتنا سمجھ لو کہ اسی پر ٹھہر نہ جانا۔ ابھی تمہیں بہت کچھ اور سیکھنا ہے"۔ یہ اس طرح کا سوال ہے جس کا جواب بچے کو دینا آسان ہے لیکن بڑے کو نہیں۔(اس کا سب سے برا جواب ڈانٹ کر چپ کروا دینا ہے)۔
سوال	**Ali Asghar** ملحدین کہتے کوئی خدا نہیں ہے یعنی ان میں خدا کی تلاش کا تجسس نہیں ہوتا۔۔ **Saeed Ur Rehman Turk** میں نے بیٹی کو فوڈ فار تھاٹ دیا کہ اب خدا وہ نہیں ہے جو لکھا اور سمجھا جاتا ہے، بلکہ یہ کوئی بہت پازیٹیو سوچ کی قوت ہے جو ہر جگہ اور ہر ذہن میں موجود ہے اور جو خدا کو نہ مانے وہ اس قوت کو کوئی اور نام دے سکتا ہے۔
جواب	اس کا برعکس زیادہ اور بہت عام دیکھا ہے۔ یہ کیسے ہوا؟ بس اللہ نے کر دیا۔ سب کچھ ویسا کیوں ہے جیسا نظر آتا ہے؟ بس رب نے ایسا ہی بنایا ہے۔ یہ کائنات، چاند، سورج، زمین، سمندر، پہاڑ، جانور، پودے، زبانیں۔۔۔ یہ سب کہاں سے آئے؟ اللہ نے بنائے۔ ہم کون ہیں جو ان سوالات کا پتا لگانے کی کوشش کریں۔ اور اس سے بڑھ کر: جو کھوج لگانے کی کوشش کرے، وہ کھٹکتا ہے اور سائنس کی مخالفت کی یہ ایک بڑی وجہ ہے۔
سوال	Ali Asghar تو کیا تجسس بھی انسان کو گمراہ کر سکتا ہے؟
جواب	میری رائے یہ ہے کہ غور و فکر، کھلے ذہن اور سوچ بچار کے ساتھ گزاری جانے والی زندگی آنکھ اور ذہن بند کر کے خیالات قبول کر کے گزاری جانے والی زندگی سے بہتر ہے۔ کوئی اور اس سے مختلف رائے رکھ سکتا ہے۔ اسی بارے میں مضمون کے آخر میں لکھا تھا کہ فلسفے کا پرانا سوال ہے، "کیا جاننا نہ جاننے سے بہتر ہے؟"۔ اور فلسفے سے یہ بھی پتا لگتا ہے کہ اس سوال کا کوئی اچھا جواب نہیں جس پر ہر کوئی متفق ہو سکے۔ یہ بس ایک انتخاب ہے۔ تجسس پسندی کی پہلی شرط اس سوال کا جواب اثبات میں دینا ہے۔
سوال	Shoaib Nazir سر۔ ایک کنفیوژن ہے مجھے۔ عالمی معاملات ہوں یا سائنسی دریافتیں ہوں۔۔ وغیرہ ان سب میں ہم سچ جاننے کے لیے انحصار کس پہ کریں۔ مثلاً۔ میں کیسے مان لوں کہ انسان چاند پر گیا۔۔۔ میں کیسے مان لوں کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ نے ایبٹ آباد میں ہلاک کر دیا تھا۔ یعنی اگر تو میں یہ کہوں کہ ان اداروں کے سپوکس پرسن کی بات پر یقین کر لیا جائے تو۔ میں کیسے مان لوں کہ یہ ادارے جو کہ رہے ویسا ہی ہے۔ یہ مثالیں اپنا مقدمہ سمجھانے کے لیے بیان کی ہیں۔ بنیادی مدعا سمجھ گئے ہوں گے۔۔۔ کہ کس پہ اور کیوں یقین کیا جائے؟ اگر کیا جائے تو معیار کیا ہو؟
جواب	یہ اچھے سوالات ہیں۔ اگر موقع ملا تو اگلے چند روز پھر صرف اسی پر کہ سوچنا کیسے ہے۔ سوچ کا اور خیالات کا تجزیہ کیسے کیا جائے۔

سوال	Shoaib Nazir بنیادی طور جب انسانی بہت چھوٹا ہوتا تو بہت متجسس ہوتا۔۔۔وہ بہت سوالات کرتا اور جاننا چاہتا ہے۔پر عمومی طور پر انسان پر نظریات ٹھونسے جاتے ہیں۔اور اس کی سوال کی حس کو مار دیا جاتا ہے۔
جواب	تجسس کو زور لگا کر دوبارہ زندہ بھی کیا جا سکتا ہے
سوال	Amrita Agarwal چھوٹے بچوں کو کیسے جواب دیا جائے ان کے عجیب و غریب قسم کے سوالات کا
جواب	بچے کا ہر سوال کچھ نیا جاننے کی درخواست ہے۔ چھوٹے بچے کا دنیا کے بارے میں علم اور تجربہ بہت کم ہے۔اس کے کئی سوالات silly ہوں گے۔ کئی سوالات ایسے ہوں گے جن کا جواب ہمیں معلوم نہیں۔ انہیں بتایا جا سکتا ہے کہ آپ کو اس کا جواب معلوم نہیں۔(بعد میں دیکھ کر دیا جا سکتا ہے)۔ کئی بار انہیں عمر کے حساب سے غلط جواب بھی دئے جا سکتے ہیں۔ صرف یہ کہ اس پر ناراض ہونا یا پوچھنے کی حوصلہ شکنی کرنا ٹھیک نہیں۔

بادل میں خرگوش

اپنے بچپن کے دنوں میں فراغت کے وقت میں کبھی گھاس پر لیٹ کر آسمان کی طرف دیکھا ہو گا۔ بادل خوبصورت ہوتے ہیں اور ان کا سٹرکچر مسحور کن۔ یہ ہمیں اپنی دنیا کی وسعت کو سمجھنے کے لئے ایک زاویہ دیتا ہے۔ اور ہمیں ان بادلوں میں کئی چیزیں دریافت کرنے کا بھی مزا آتا ہے۔

بادلوں میں جانور یا چہرے یا دوسری اشیاء دیکھنا لطف دیتا ہے۔ ہم اس کو اچھی طرف سے سمجھتے ہیں کہ جب ہم بادل میں خرگوش "دیکھ" رہے ہیں تو یہ اس کا کوئی مطلب نہیں۔ یہ صرف اس کی رینڈمنس سے نکالے جانے والا پیٹرن ہے۔ لیکن دنیا کو دیکھنے کے ہمارے یہ بچپن کے کھیل ہماری زندگی کا اس سے زیادہ احاطہ کرتے ہیں۔ یہ اس چیز کی عکاسی ہے کہ ہمارا دماغ کس طرح انفارمیشن کو پراسس کرتا ہے اور اس سے معنی نکالتا ہے۔

کسی روٹی میں کوئی چہرہ دیکھ لینا یا دوسرے بصری دھوکے پرلطف ہیں۔ بصارت میں پیٹرن تلاش کرنے کو پیریڈولیا کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف بصارت تک محدود نہیں۔ ہم کسی بھی ڈیٹا سے پیٹرن نکال لیتے ہیں۔ کسی بھی طرح کے شور میں سے پیٹرن بنا لینا اپوفینیا ہے۔ پیٹرن ڈھونڈنے کی ہماری صلاحیت وہ مہارت ہے جس میں ہم آسانی سے کئی ملین ڈالر والے پیٹا فلاپ سپر کمپیوٹرز کو مات دے دیتے ہے۔

ہمارا دماغ کمپیوٹر کے برعکس بڑے پیمانے پر کی جانے والی پیرالل پراسسنگ کی طرح منظم ہے۔ یہ پیٹرن ڈھونڈنے کے لئے بہترین تنظیم ہے جس سے بڑے ڈیٹا کا تجزیہ کرنا آسان ہے۔

دوسرا یہ کہ ہمارا ادراک ایک متحرک عمل ہے۔ یعنی کہ اس نے ایک عکس لیا۔ اس کو فٹافٹ اپنے کیٹلاگ میں سے تمام ممکنہ میں سے چھان کر بہترین سے میچ تلاش کیا اور اس کو اس عکس کے ساتھ نتھی کر دیا۔ وہ بادل اب خرگوش لگنے لگا۔ اس کے بعد اس نے مزید تفصیلات کو بھر دیا کہ یہ خرگوش سے اور زیادہ مشابہہ لگنے لگے۔

یہی آواز کے ساتھ بھی ہے۔ ہم جب آواز سنتے ہیں تو دماغ اس کو اپنے ذخیرے سے میچ کرتا ہے اور آوازوں اور الفاظ کو پہچانتا ہے اور پھر آپ وہ سنتے ہیں۔ یہ طریقہ مبہم چیزوں کو بھی واضح کر دیتا ہے۔

اس پورے عمل میں "توقع" کا بڑا کردار ہے۔ اور یہی وجہ ہے جب بادل دیکھتے وقت جب آپ نے اپنے دوست کو اشارہ کر کے بتایا تھا کہ یہ گھوڑے کا سر ہے تو آپ کی تجویز کے بعد اسے بھی وہی نظر آنے لگا۔

جہاں پر یہ طریقہ سننے، دیکھنے، پہچاننے، جاننے میں کمال مہارت رکھتا ہے، وہاں پیریڈولیا اس کا سائیڈ ایفیکٹ ہے۔ وہ دیکھ اور سن لینا جو موجود نہیں۔

پیریڈولیا میں سب سے عام چہرے کا نظر آنا ہے اور اس کی وجہ دماغ میں ہے۔ دماغ سب سے حساس چہروں کی پہچان میں ہے۔ بصری کورٹیکس کا ایک پورا علاقہ (فیوزی فورم فیس ایریا) چہرے پہچاننے اور یاد رکھنے کے لئے مختص ہے اور جن لوگوں میں اس علاقے میں کچھ خلل پیدا ہو جائے، انہیں چہرے یاد رکھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

چہرے کے لئے دماغ میں اتنا تردد کیوں؟ اس لئے کہ ہم سوشل نوع ہیں اور کسی کے چہرے کو پہچاننا، اس کے تاثرات اور جذبات کا معلوم ہو جانا، کون غصے میں ہے، کون ناراض، کون خوش، کون بے چین، کون اداس۔ کس سے خبردار رہا جائے، کس پر بھروسہ کیا جائے۔ یہ پراسسنگ غیر شعوری طور پر اور بہت جلد ہو جاتی ہے۔

اس طرح کا سب سے مشہور چہرہ مریخ پر نظر آنے والا چہرہ تھا۔ 1976 میں ناسا کے وائکنگ سپیس کرافٹ کی کھینچی تصویر میں مریخ کے سائیڈونیا کے علاقے میں چٹانوں کی ساخت ایک چہرہ بناتی تھیں۔ سائنسدانوں کو اچھی طرح سے علم تھا کہ یہ چہرہ نہیں، اتفاقی مماثلت ہے۔ لیکن پاپولر کلچر میں اس چہرے نے اپنی ہی زندگی لے لی۔ "مریخ پر یادگاریں" کے نام سے کتاب اس پر لکھی گئی۔ بہت سی "ڈاکومنٹری فلمیں" اس کی اہمیت پر بات کرتی رہیں کہ اس کا مریخ سے اور وہاں پر زندگی سے کیا تعلق ہے۔ (آسان جواب: کوئی تعلق نہیں)۔

اس "چہرے" میں بھی ناک وہ حصہ تھا جو ڈیٹا ترسیل کے وقت پہنچا نہیں تھا۔ جب ناسا نے بہتر تصویر 1998 میں اتاری تو زیادہ بہتر طور پر پتا لگ گیا کہ ماسوائے چٹانوں کے اور کچھ نہیں۔

خلا سے آنے والی بہت سے تصاویر ایسی ہیں جنہیں غور سے دیکھا جائے تو کئی چیزیں نظر آ جاتی ہیں۔ عطارد پر ہومر سمپسن، مریخ پر مسکراتا چہرہ،، بِگ فُٹ، اور چاند یا مریخ پر بہت سے "خلائی مخلوق کے نشانات"۔ ایک سازشی تھیورسٹ رچرڈ ہوگ لینڈ کا پورا کیریئر ہی ناسا کی تصویر سے پیریڈولیا پر بنا ہے۔ خلائی مشنز پر سازشی نظریات گھڑنے والے بھی اسی طرح تصاویر اور ویڈیوز میں سے بہت کچھ "تلاش" کرتے ہیں۔

یہ سراب دماغ کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ کسی پیٹرن کو پہچاننے کے بعد ایسی تفصیلات جو اس میں فٹ نہیں ہوتیں، انہیں نظرانداز کر دیتا ہے اور ایسا کرنا اپنے تلاش کئے گئے پیٹرن کو مزید نمایاں کر دیتا ہے۔ جو چیز پیٹرن میں نہیں، اس کا بھی اضافہ کر دیتا ہے۔ دماغ تمام نقطے جوڑ کر واضح شبیہہ بنا لیتا ہے۔ یہ حیران کن ہے کہ کتنے تھوڑے ڈیٹا سے چہرا بن جاتا ہے۔ اس میں جذبات بھی نظر آنے لگتے ہیں۔ چند نکتے اور ایک لکیر کسی شخصیت کا سنجیدہ چہرہ بھی بنا دیتی ہے۔

یہ دھوکے محظوظ کرتے ہیں لیکن اگر احتیاط نہ کریں تو اپوفینیا کے یہ سراب فریب بھی بن جاتے ہیں۔ ان میں سے کئی بادلوں پر خرگوش دیکھ لینے سے لطف اندوزی تک محدود نہیں رہتے۔ اور اس پر طرہ ہماری متحرک یادداشت جو اس ڈیٹا کے دلچسپ حصوں کو چھاننے میں مصروف رہتی ہے۔۔۔ یہ

سب ہمیں وہ کچھ دکھااور سنا سکتے ہیں جو موجود نہیں۔ خرگوش اصل ہو جاتے ہیں۔

رات کو جھاڑی میں ہونے والی سر سراہٹ، تاریک گھر میں سے آنے والی آواز، قبرستان میں ہیولا، خواب اور حقیقت میں ملاوٹ؟ نظر آنے والی علامات، خوش قسمت لباس، بدشگونیاں؟ کسی کارٹون یا فلم پر یا کسی کتاب پر حقیقت کا گمان اور پھر اس پر یقین کہ اس میں کسی واقعے پیشگوئی تھی؟ اعداد کے اتفاقات؟ کہیں وہ دیکھ لینا اور اس پر یقین کر لینا جو کبھی تھا ہی نہیں؟ سائنس، تجسس پسندی اور اپنے ذہن کی پہچان ان دھوکوں کے چکر سے نکلنے کا طریقہ ہے۔

کیا آپ کبھی اس طرح کے سراب کا شکار ہوئے؟

سوالات وجوابات

سوال	کیا آپ کبھی اس سراب کا شکار ہوئے؟ آپ کی پوسٹ پڑھنے کے بعد تو یہ ہی معلوم پڑتا ہے، سراب ہو کہ حقیقت اس کے تشکیل میں جو زرائع ہم (یا ہمارا دماغ) استعمال کرتے ہیں ، اس میں ایک ہی طرح کا شعوری میکنزم یوز کیا جاتا ہے، کیا۔شائد یہ جانا تقریباً نا ممکن ہے کہ سراب ہے کہ حقیقت
جواب	حقیقت کو جانا جا سکتا ہے۔دیوار پر مکہ ماریں۔چوٹ اس لئے لگی کہ دیوار حقیقت تھی۔صرف یہ کہ کس وقت کس چیز کو کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے، اس کا اپنا طریقہ ہے۔

تحفہ۔ جھوٹی سچی یادوں کا

کیا آپ کو یاد پڑتا ہے کہ آپ نے اڑنے والے غبارے کی سیر کی ہو؟ تحقیق بتاتی ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ یادداشت ڈالنا اتنا مشکل نہیں۔

ایک سٹڈی میں سائنسدانوں نے کچھ لوگوں اور ان کے فیملی کے ایک ممبر کا انتخاب کیا۔فیملی ممبر سے انکی بچپن کی پرانی تصاویر لی گئیں جب وہ چار سے آٹھ سال کے درمیان تھے۔ان میں سے ایک تصویر بنائی گئی جب وہ ایک اڑنے والے غبارے کی سیر کر رہے تھے۔یہ ان کی بچپن کی اصل تصویروں کے ساتھ ملا دی گئی اور ان سے ہر تصویر کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ اس وقت کو یاد کر کے بتائیں جب یہ تصویر کھینچی گئی تھی۔اگر یاد نہیں آ رہا تو کچھ دیر کے لئے آنکھ بند کر کے یاد کرنے کی کوشش کریں۔تین سے سات روز کے درمیان یہ عمل مزید دو بار دہرایا گیا۔ان میں سے نصف کو اس وقت تک اس سیر کے بارے میں"یاد" آ چکا تھا۔کئی نے اس کی تفصیلات بتائیں کہ وہ کیسا محسوس کر رہے تھے۔یہاں تک کہ جب تجربہ ختم ہونے کے بعد انہیں بتایا گیا کہ یہ تصویر جعلی ہے تو ایک نے کہا، "لیکن یہ سب کچھ میرے ساتھ ہوا تھا۔میں وہاں تھا۔یہ جعلی کیسے ہو سکتی ہے؟"۔

غلط یاد پلانٹ کرنا آسان ہے۔تجربات میں ماہرینِ نفسیات پندرہ سے پچاس فیصد لوگوں کے ساتھ یہ کامیابی کے ساتھ کر لیتے ہیں۔ایک اور سٹڈی میں ان لوگوں کا انتخاب کیا گیا جو ڈزنی لینڈ گئے تھے۔انہیں مشق میں ڈزنی لینڈ کا ایک اشتہار دیا گیا کہ وہ اس کے بارے میں سوچ کر بتائیں کہ اس اچھا اشتہار سے کیا ہے۔

اشتہار میں لکھا تھا کہ "تصور کریں جب آپ bugs bunny کو پہلی بار خود اپنی آنکھ سے دیکھیں گے۔

آپ کی والدہ آپ کو اس کی طرف دھکیل رہی ہوں گی تا کہ آپ اس سے ہاتھ ملا سکیں۔آپ اس کے ساتھ تصویر کھنچوا سکیں گے۔جب آپ اس کے قریب گئے تو وہ کچھ بڑا لگنے لگ گیا۔ٹی وی پر وہ اتنا بڑا نہیں لگتا۔یہ اس لئے کیونکہ آپ اس سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر تھے۔آپ کا پسندیدہ کارٹون کا کریکٹر آپ کے بالکل قریب۔آپ کا دل تیز دھڑکنے لگا، ہاتھ میں پسنہ آ گیا۔اس کو صاف کر کے آپ نے اس سے ہاتھ ملا لیا"۔

اس مشق پر وقت صرف کرنے کے بعد جب شرکاء سے ان کے ڈزنی لینڈ کے تجربے کا پوچھا گیا تو ایک چوتھائی کو یاد تھا کہ ان کی ڈزنی لینڈ میں بگز بنی سے ملاقات ہوئی تھے۔اور اس گروپ میں سے نصف کو ہاتھ ملانا بھی یاد تھا۔کئی کو یہ بھی یاد تھا کہ اس نے ہاتھ

میں گاجر پکڑی ہوئی تھی۔مسئلہ یہ ہے کہ ڈزنی لینڈ میں بگز بنی نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایک حریف کمپنی، وارنر برادرز، کا کریکٹر ہے، ڈزنی کا نہیں۔(کارپوریٹ دنیا میں یہ ویسا ہے جیسے اسلام آباد میں چودہ اگست کی تقریب میں نریندر مودی پاکستان کا پرچم بلند کر رہے ہوں)۔

دوسری سٹڈیز میں لوگوں کو بازار میں گم ہونا، ڈوبنے سے بچائے جانا، انگلی چوہے دان میں پھنس جانا، تیز بخار کے ساتھ ہسپتال میں داخل ہونا اور دوسرے تجربات کی یادیں پلانٹ کی جا چکی ہیں۔

ایک خیال مقبول ہوا تھا کہ لوگوں کی ماضی کے کسی ناخوشگوار واقعے کی یاد چھپی رہ جاتی ہے اور اس وجہ سے انہیں ذہنی مسائل اور بے چینی وغیرہ کا سامنا رہتا ہے۔1988 میں لکھی گئی مشہور کتاب "علاج کی جرات" نے اس آئیڈیا کو مشہور کیا تھا۔اس کی بنیاد پر بہت سے افسوسناک کام ہوئے جو مینٹل ہیلتھ پروفیشن کی طرف سے ایک بڑی ناکامی تھی۔اس تھراپی میں لوگ اپنے اوپر ماضی ہونے والا ظلم و زیادتی یا کوئی ٹراما یاد کر لیتے تھے۔اس وجہ سے نہیں کہ یہ یاد کہیں دبی ہوئی تھی بلکہ اس وجہ سے کہ تھراپسٹ کی تجویز ایسی نئی یاد بنا دیتی تھی۔اس طرح کے کیس میں 1990 میں ایک شخص جارج فرینکلن کو قتل پر عمرقید کی سزا صرف اس لئے ہوئی تھی کہ اس کی بیٹی کی پرانی یاد اسی طریقے سے واپس لائی گئی تھی۔(پانچ سال بعد یہ کیس دوبارہ سنا گیا اور جارج کو رہائی ملی)۔

یہاں پر ایک چیز جو دلچسپ ہے، وہ یہ کہ غلط یاد پلانٹ کرنے والے تجربات کی یاد مکمل طور پر غلط نہیں ہوتی۔جن لوگوں میں ان کا اڑنے والے غبارے کی سیر کا تجربہ پلانٹ کیا گیا تھا، اس میں اگرچہ جو تجربہ تھا، وہ تو بوگس تھا لیکن بنائی گئی تفصیلات حسیاتی اور نفسیاتی تجربات سے ہی تھیں۔وہی کردار، وہی احساسات جو زندگی بھر کے تجربے نے سٹور کی تھیں۔مثلاً، اگر کسی کے والد فوٹوگرافی زیادہ کرتے تھے تو اس یاد میں وہی فوٹوگرافر تھے۔توقعات اور یقین تجربات سے ہی آئے تھے۔

اب کچھ دیر کے لئے آنکھ بند کر کے خود اپنی بیتی زندگی کو یاد کریں۔کچھ اہم باتیں، کچھ اہم یادیں۔۔۔اور تھوڑا سا توقف کریں۔۔۔کیا کچھ یاد کیا؟

جب میں ایسا کرتا ہوں تو جہاں کئی طرح کی یادوں کے سلسلے اُمڈ پڑتے ہیں، وہیں پر یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ بہت کچھ یاد نہیں رہا۔ میرے دادا، جنہیں گزرے مدت ہو گئی، کبھی کبھار ہمارے گھر آیا کرتے تھے۔مجھے ان کی کئی باتیں یاد ہیں، یہ یاد ہے کہ وہ بڑے شوق سے میرے سکول کی باتیں سنا کرتے تھے، شطرنج کھیلتے تھے، ان کے سر پر ٹوپی اور ان کی لاٹھی بھی یاد ہے لیکن بہت کچھ نہیں۔

کئی مناظر ذہن پر نقش ہیں۔جب پہلی بار گاڑی خریدی اور اپنے والد کو دکھانے گیا تو مجھے اس پر خوش دیکھ کر ان کی آنکھ کی چمک اور چہرے کی مسکراہٹ یاد ہے۔

جب ایک روز گھر پہنچنے زیادہ دیر ہو گئی تھی تو والدہ کا تشویش بھرا چہرہ اور پڑنے والی ڈانٹ یاد ہے۔

اپنے بیٹے کی حادثے میں موت کی خبر سنتے وقت اپنے بھائی کے آنکھ میں امڈنے والا آنسو یاد ہے۔ بچپن میں پیچھے جاتے وقت یہ یادیں کسی آوٗٹ آف فوکس تصویر کی طرح ہوتی جاتی ہیں لیکن اس کی کچھ تصویریں بھی ذہن میں ہیں۔چوٹ لگ جانے کے بعد والدہ کا بالوں کو سہلاتے ہوئے لوری سنانا اور اس سے تکلیف کا احساس کم ہو جانا۔بھائیوں کے ساتھ ملکر کی گئی شرارتیں۔

اپنے بچوں کو گلے لگانا اور پیار کرنا میری عادت رہی۔مجھے معلوم ہے کہ وہ یہ بھول جائیں گے۔نہ ہی میری توقع ہے اور نہ ہی خواہش کہ وہ یہ سب یاد رکھیں۔لیکن مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہ بالکل ہی غائب نہیں ہو جائے گا۔کم از کم مجموعی طور پر سب جمع کر کے یہ خوشگوار یادوں اور جذباتی رشتوں کی صورت میں محفوظ رہے گا۔وقت کے لمحے خواہ ہمیشہ کے لئے بھلا دئے جائیں یا پھر کسی دھندلے عکس سے دیکھی تصویر کی طرح رہیں لیکن ان میں سے کچھ نہ کچھ شعور سے زیریں، باقی رہ جاتا ہے۔اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے یہ ہمیں جذبات اور احساسات کا ایک وسیع ذخیرہ اس وقت اوپر آتا ہے جب ہم ان کے بارے میں سوچتے ہیں جو ہمارے دل کے قریب ہیں۔اپنی زندگی میں آنے والے بہت، بہت سے لوگوں کی یادیں جن سے ملاقات ہوئی، وہ نت نئی جگہیں، عام یا خاص، جہاں رہے یا کبھی جانا ہوا۔ہمارا دماغ خواہ انہیں کسی پرفیکٹ طریقے سے نہیں رکھتا لیکن پھر بھی ہماری زندگی کی ایک تسلسل کے ساتھ ہماری اپنی زندگی کی کہانی بنا دیتا ہے۔

غیر شعوری حصہ ادھورے ڈیٹا میں کچھ ملاوٹ کرتا ہے۔جو گمشدہ ہے، اس کو مکمل کر دیتا ہے اور ہمارے شعور کو پیش کرتا ہے۔جب ہم اپنے سامنے بھی کوئی منظر دیکھتے ہیں اور وہ بالکل صاف فوٹوگراف کی طرح لگ رہا ہے تو اصل میں ہم اس کا بس چھوٹا سا حصہ ہی صاف دیکھ رہے ہیں۔باقی صفائی ہمارے دماغ کا کمال ہے۔اس کی تخلیق ہے۔

ایسا ہی کمال ہمارا دماغ یادوں کے ساتھ کرتا ہے۔اگر آپ کوئی میموری کی ڈیوائس ڈیزائن کریں تو ایسی نہیں ہو گی جو ڈیٹا کے بڑے حصے کو پھینک دے اور جب اسے دوبارہ حاصل کیا جائے تو اس میں خود کچھ ملا دے۔لیکن ہماری میموری ڈیوائس ایسی ہی ہے اور ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ طریقہ کام کرتا ہے اور بہت ہی کامیابی کے ساتھ کام کرتا ہے۔ہماری نوع ہی موجود نہ ہوتی، اگر یہ اتنا کامیاب نہ ہوتا۔جو مفید ہے، وہ کافی ہے۔

یادداشت ایکوریٹ نہیں لیکن اس کا کمال اس کی ایکوریسی نہیں ہے۔

اپنی یاد کی پہچان ہمیں دو سبق سکھاتی ہے۔انکساری کا اور شکرگزاری کا۔انکساری اس لئے کہ میں اپنی کسی بھی یاد کے بارے میں جتنا بھی پراعتماد ہوں، میں غلط ہو سکتا ہوں۔اور شکرگزار ان دونوں چیزوں کا۔اس کا بھی جو یاد رہا اور اس کا بھی جو بھول گیا۔شعوری یادداشت اور احساس، یادداشت کے معجزے کے لئے مسلسل جاری غیر شعوری پراسسنگ کے محتاج ہیں۔

اگرچہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا تحفہ نئی یادیں بنا لینے کی صلاحیت ہے لیکن جب ہم اسی طرح کچھ فارغ وقت میں گزری باتوں کو یاد کرتے ہیں تو نہ صرف انہیں دہرا سکتے ہیں بلکہ محسوس بھی کر سکتے ہیں۔اداسی اور پچھتاوے، مسرت اور اطمینان ان سے وابستہ ہے۔ یادداشت کا یہ تحفہ ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ اس سب خوشی اور غمی، مشکلات اور آسانیوں، ناکامیوں اور کامیابیوں کے درمیان، کتنے شاندار لوگوں کے ساتھ۔۔۔ہم نے کتنی بھرپور زندگی گزاری ہے۔

جذباتی استدلال

کیا آپ نے سیاست پر کبھی گرما گرم بحث کی ہے؟ یا چلیں، کسی بھی موضوع پر کسی اور سے بات کرنے کا تجربہ تو ہوا ہی ہو گا۔یقیناً، آپ اس بات سے واقف ہوں گے کہ دوسرا کس طرح منطق کو مروڑتا ہے، اپنی مرضی کے حقائق کا انتخاب کرتا ہے یا انہیں بھی تبدیل کرتا ہے اور اپنی پوزیشن کے ہر قیمت پر دفاع کے لئے کس طرح متعصب رویہ اپناتا ہے۔اب اپنا کان قریب لائیں، ایک بات چپکے سے بتانی ہے۔"آپ بھی یہی کرتے ہیں"۔

جولیا گیلف لکھتی ہیں، "کچھ انفارمیشن، کچھ خیالات ہمیں اپنے دوست لگتے ہیں۔ہماری خواہش ہوتی ہے کہ وہ جیت جائیں۔ہم ان کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔دوسری انفارمیشن اور خیالات ہمارے دشمن ہوتے ہیں۔ہم انہیں گولی مار دینا چاہتے ہیں"۔

نفسیات کی سٹڈیز بتاتی ہیں کہ کون کس بات کو کس طریقے سے قبول کرتا ہے، اس کا تعلق اس بارے میں پہلے قائم کردہ خیال کی مضبوطی سے ہے۔زیادہ تر معاملات میں لوگ نئی انفارمیشن ملنے پر خود کو اپڈیٹ کر لیں گے۔لیکن اگر ہمیں کسی چیز کے بارے میں اچھی انفارمیشن پہلے سے ہے تو نئی ملنے والی انفارمیشن پر ذہن تبدیل کرنے میں رفتار سست ہو گی۔نئی انفارمیشن کو پرانی انفارمیشن کی روشنی میں پرکھا جائے گا۔

اور یہ بہت ہی مناسب طریقہ کار ہے۔یہ بیزین (bayesian) اپروچ ہے اور یہی سائنسی اپروچ ہے۔

مثلاً، میرے اس یقین کو، کہ سورج نظامِ شمسی کا (تقریباً) مرکز ہے، تبدیل کرنے کے لئے بہت ہی باوثوق، بہت ہی ٹھوس بنیادوں پر بہت سی انفارمیشن کی ضرورت ہے جو اس ٹھوس سائنسی انفارمیشن کا مقابلہ کر سکے جس کی بنیاد پر میرا یہ یقین ہے۔اس کے مقابلے میں اگر کوئی مجھے کسی فنکار کے بارے میں کوئی نئی بات بتا دے جو میں نے پہلے نہیں سنی تو میں اسے بہت جلد قبول کر لوں گا۔یہی منطقی طریقہ ہے اور ہم اپنی روزمرہ زندگی ایسے ہی گزارتے ہیں۔

\----------------

جہاں یہ طریقہ مفید ہے، وہاں پر یہی ہمارے ذہنی جھکاؤ اور تعصبات کی وجہ بھی ہے۔اور یہ تعصبات معقول بات کر رد کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔اور ایسا اسوقت نمایاں ہو جاتا ہے جب کسی یقین پر ہماری جذباتی سرمایہ کاری ہوئی ہو۔کوئی چیز ہماری پہچان اور نظریے کا احساس دیتی ہو۔ہم اس کی نظر سے دنیا کو دیکھتے ہوں۔اس کو "مقدس گائے" والا علاقہ کہا جاتا ہے۔

ہم سب کے پاس کہانیاں ہیں جس سے ہم اس دنیا کو اور اس میں اپنی جگہ کو سمجھتے ہیں۔اپنے گروہوں میں ان سے اپنی ممبرشپ بناتے ہیں۔یہ ہماری بنیادی ضرورت میں سے ہیں۔جب ان پر کسی بھی طرح کی زد پہنچنے کا خدشہ بھی ہو تو پھر جذبات منطق پر غالب آ جاتے ہیں۔ہم اپنی جگہ پر پکے ہو جاتے ہیں۔یہ جذباتی استدلال کی وجہ ہے۔اور یہ وجہ ہے کہ آپ سے مختلف نظریات رکھنے والے ہمیشہ ہی اتنے نامعقول ہوتے ہیں۔

اپنے خیال کا ہر قیمت پر دفاع، منطق کو تہس نہس کرنا، ایسے حقائق کا رد جو اچھے نہ لگیں، ایسے حقائق کی تخلیق جن کی ضرورت پڑے، صرف ان حقائق کا انتخاب جو اچھے لگیں۔(خیالات میں ربط کی عدم موجودگی اس کی بڑی پہچان ہو گی)۔یہ وہ طریقہ ہے جس میں انسان بہت مہارت رکھتے ہیں۔

ایسا کیا کیوں جاتا ہے؟ اسکی وجہ لیون فیسٹنگر نے 1957 میں پیش کی۔یہ نفسیاتی خلش کی وجہ سے ہے جس کی وجہ انفارمیشن کا تضاد ہے۔اگر ایک چیز پر میرا یقین ہے اور ملنے والی نئی انفارمیشن اس کے متضاد ملی ہے تو دو میں سے ایک چیز درست نہیں۔یا تو میرا یقین یا پھر نئی انفارمیشن۔متضاد چیزوں کو بیک وقت سنبھالنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں۔اگر یہ تضاد ایک یا دوسری طرف حل نا ہو تو پھر ہمیں کسی ایک کو رد کرنا پڑے گا۔اور اگر یہ یقین مضبوط ہو؟ تو پھر اس کو بدلنے کا مطلب ایک بڑے چین ری ایکشن کو شروع کرنا ہے۔

مثال: مجھے کسی کی دیانتداری پر پورا بھروسہ ہے اور مجھے انفارمیشن ملتی ہے کہ اس نے فراڈ کیا ہے۔دونوں باتیں بیک وقت درست نہیں ہو سکتیں۔اگر یہ نئی انفارمیشن درست ہے تو مجھے یقین بدلنا پڑے گا۔لیکن اگر اس کے ساتھ جذباتی وابستگی ہوئی تو پھر یقین بدلنے کا مطلب بہت کچھ بدلنا ہو سکتا ہے۔

دوسری طرف ضروری نہیں کہ یہ انفارمیشن درست ہو۔لیکن میری پوری خواہش ہو گی کہ یہ غلط نکلے۔اس انفارمیشن کو پرکھتے وقت اس میں کمزوریاں تلاش کرنے میں میں کتنا وقت لگاؤں گا؟ اس کا تعلق اس سے ہے کہ جذباتی وابستگی کتنی مضبوط ہے۔

جذباتی لحاظ سے آسان ہے کہ میں نئی انفارمیشن کو دیکھتے ہی رد کر دوں، ذرائع کو چیلنج کروں، اس فراڈ کی توجیہہ کروں یا پھر اس خبر کو سازش قرار دوں۔

ایسی باقاعدہ تحریکیں، تنظیمیں، گروپس ہیں جو جذباتی استدلال پیکج کر کے پیش کرتے ہیں۔گلوبل وارمنگ ہو، خواتین کے حقوق، ویکسین ہوں یا حتیٰ کہ زمین کی گولائی۔اس پر پہلے سے پیکج شدہ استدلال مل جائیں گے۔جس میں زمین گرم نہیں ہو رہی ہو گی، خواتین کے

لئے ہر طرف چین ہو گا، ویکسین سے آبادی کنٹرول ہوتی ہو گی اور زمین بے چاری بھی سیدھی سادھی ہو گی۔واضح حقائق تک کا رد کرنے والے گروہ ہمیں خود کو سمجھنے کے لئے بھی ایک ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔

جذباتی استدلال کو فائدہ اس سے ہوتا ہے کہ زیادہ تر انفارمیشن سبجیکٹو ہوتی ہے۔کوئی سٹڈی پرفیکٹ نہیں ہوتی۔کوئی ذریعہ ایسا نہیں جس کی تردید نہ کی جا سکے۔لوگ غلطیاں کرتے ہیں۔کئی الگ ذرائع سے ملنے والی انفارمیشن مختلف ہو سکتی ہے۔

فیکٹ سے نتیجہ نکالنے کے کئی طریقے ہو سکتے ہیں، خواہ فیکٹ کے بارے میں کوئی جھگڑا نہ ہو۔اگر کوئی امیر ہے تو آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں (اگر آپ اسے پسند کرتے ہیں) کہ وہ ہوشیار اور کامیاب ہے یا یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں (اگر آپ اسے ناپسند کرتے ہیں) کہ وہ لالچی اور کرپٹ ہے۔کوئی شخص بہادر ہے یا بے وقوف، کوئی ہٹ دھرم ہے یا مستقل مزاج، مضبوط لیڈر ہے یا جابر۔ایک ہی فیکٹ سے نتیجہ الگ نکال لینا مشکل نہیں۔

سیاست میں ہونے والے جھگڑے کیوں گرما گرم ہوتے ہیں؟ کیونکہ بہت سی آراء "مقدس گائے" والی کیٹگری میں آتی ہیں۔لوگ سیاسی قبیلے سے اپنی شناخت رکھتے ہیں اور یقین کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا قبیلہ نیک ہے اور سمارٹ ہے جبکہ دوسرے قبیلہ میں جھوٹے، مکار اور احمق ہیں۔

ظاہر ہے کہ یہ آن اور آف کے سوئچ نہیں، ایک سپیکٹرم پر ہوتا ہے۔کچھ لوگ جذبات میں زیادہ شدت رکھتے ہیں۔آپ اپنے سیاسی خیالات میں صرف تھوڑا سا جھکاؤ رکھ سکتے ہیں یا یقین کی شدت ہو سکتی ہے۔

یہ جھکاؤ خود ہماری رائے بنانے کے کام بھی آتے ہیں۔ایک سیاسی معاملے پر آپ کیا رائے قائم کرتے ہیں؟ اس کا بہت تعلق اس سے ہے کہ اس پر آپ کی پسندیدہ پارٹی یا لیڈر نے کیا رائے بنائی ہے۔اپنے گروہ کے خیالات سے اپنے خیالات کا ہم آہنگ ہونا ہمیں سکون کا احساس دیتا ہے۔(یہ جوناس کیپلان کی 2016 میں کی گئی سٹڈی کی نتائج ہیں)۔ذہن خیالات کی ایکوریسی میں بہت دلچسپی نہیں رکھتا۔

کیا ہم اپنی نظریاتی یقین اور جذبات کو الگ رکھ سکتے ہیں؟ سٹڈیز بتاتی ہیں کہ کہنا آسان ہے، کرنا نہیں۔لیکن اگر آپ کوشش کریں کہ اس نئی انفارمیشن کو، جو خیالات سے ہم آہنگ ہو، زیادہ تنقیدی نگاہ سے دیکھ سکیں اور اس نئی انفارمیشن کو، جو خیالات سے ٹکراتی ہو، تھوڑا سا شک کا

فائدہ دے سکیں تو دنیا کو سمجھنے کی صلاحیت بہت بڑھ سکتی ہے۔اس کے لئے شعوری پریکٹس کی اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔پھر وقت کے ساتھ یہ آسان ہوتا جاتا ہے۔

یہاں پر اپنے آپ کو یاد کروانے کے لئے ایک اور بہت ہی اہم نکتہ ہے۔وہ لوگ جو ہم سے اختلاف رکھتے ہیں، وہ بھی ہماری طرح کے انسان ہی ہیں۔کوئی عفریت نہیں۔ان کا جو بھی یقین ہے، اس کی اپنی وجوہات ہیں۔جتنا آپ اپنے آپ کو درست سمجھ رہے ہیں، اتنا ہی وہ بھی۔وہ ہم سے اس لئے غیر متفق نہیں کہ ہم نیک ہیں اور وہ بد۔ان کی اس دنیا کے بارے میں کہانی فرق ہے۔

اور نہیں، اس کا یہ مطلب بالکل بھی نہیں کہ ہر قسم کا نکتہ نظر برابر وزن رکھتا ہے۔صرف یہ کہ اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ منطق اور شواہد کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے نہ کہ اپنی اخلاقی برتری کے گمان کو۔

سوالات وجوابات

سوال	**Liaqat ali** sir ik tehreer mojoda **mulki** halat par b
جواب	اس پر بہت سے ماہرین بہت اچھی رائے دے سکتے ہیں۔میرا اس بارے میں نالج نہیں۔
سوال	**Sharp eyes** When Truth prevails, Falsehood perishes. Verily, Falsehood is (by its nature) bound to perish. سر پھر یہ جملہ کام کا ہے کہ نہیں؟
جواب	ایسا کہہ لیں کہ باطل کو ختم کرنے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔یہ آٹومیٹک نہیں بلکہ ہمارے کرنے کا کام ہے۔
سوال	**Misbah Farooq** sb se behtreen bat, jo ap ne *chupkey* se batai.
جواب	یہ اس میں اہم جملہ ہے جو اکثر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔اچھا ہے کہ آپ نے نوٹ کیا

بحث۔ گمشدہ آرٹ

اگر آپ لوگوں سے بات چیت کرتے ہیں تو آپ کا وقت بحث میں گزرا ہو گا۔ شاید روزانہ ہی۔ بحث وہ چیز ہے جو ہر کوئی کرتا ہے لیکن کم لوگ اس کو سمجھتے ہیں۔ یہ کریٹیکل سوچ کے لئے ایک ضروری مہارت ہے۔ ہم کس طریقے سے بحث کرتے ہیں۔۔۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم خود کس طرح سے سوچتے ہیں اور خود اپنی سوچ کا تجزیہ کیسے کرتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے کہ لوگ اختلاف کرتے وقت اتنے جذباتی ہو جاتے ہیں خواہ وہ بات فیکٹ کے متعلق ہی کیوں نہ ہو، نہ کہ آراء پر۔ اکثر ایسے اختلافات کی وجہ بحث کرنے کے طریقے سے واقفیت نہ ہونا ہے۔ عام طور پر بحث کے مقصد کو سمجھنے میں بھی غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ میں روز بحث کرتا ہوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میری روز لڑائی ہوتی ہے بلکہ یہ کہ بحث کسی کو قائل کرنے کے لئے ہوتی ہے یا کسی اختلاف کو سمجھنے یا طے کرنے کے لئے۔

بہت سے مباحث ایسے ہوتے ہیں جہاں کوئی اپنی بات پر ایسی پوزیشن لے لیتا ہے جیسے کوئی ماہر وکیل اپنے موکل کا ہر قیمت پر دفاع کر رہا ہے اور اس کو ہم بے کار کی بحث کہتے ہیں۔

بحث قدیم فن ہے اور یہ تہذیب کے لئے بہت بڑی اور ضروری جدت تھی۔ دیانتداری سے کی جانے والی بحث ہمیں دنیا کو سمجھنے میں بہت مددگار ہو سکتی ہے۔ اور سب سے مددگار وہ مباحث ہوتے ہیں جو آپ ان سے کریں جن سے آپ اختلاف رکھتے ہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ نیت ہار یا جیت کی نہ ہو۔

بحث دلیل پر ہوتی ہے اور دلیل کو سمجھنے کا پہلا نکتہ یہ ہے کہ اس کا ایک خاص فارمیٹ ہوتا ہے۔ دلیل ایک یا ایک سے زیادہ بنیادوں پر اور کچھ بنیادی حقائق پر بنتی ہیں۔ ان کا آپس میں منطقی ربط ہے جو دکھاتا ہے کہ اگر بنیاد ٹھیک ہے اور منطق درست ہے تو کس طرح اس کا مطلب یہ والا نتیجہ ہے۔

کئی بار اپنے دعوے کو ایسے پیش کیا جاتا ہے کہ خود دعویٰ ہی دلیل ہے۔ دلیل بنیاد اور نتیجے کے درمیان کا کنکشن ہے۔ دعویٰ صرف نتیجے کو بیان کرتا ہے۔ اس کی مثال: اگر کوئی کہے کہ "میرا معجون تکلیف کا علاج ہے، کیونکہ یہ تکلیف کو ٹھیک کر دیتا ہے"۔ تو یہ ایک دلیل نہیں، ایک دعویٰ ہے، جس کو سپورٹ کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔

یاد رہے کہ اگر بنیاد درست اور مکمل ہے اور منطق درست ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نتیجہ درست ہے۔ اگر نتیجہ درست نہیں تو یا بنیاد میں غلطی ہے یا کچھ ایسا ہے جو مکمل نہیں یا منطق درست نہیں ہے۔ مثال کے لئے ایک سوال: میں کہتا ہوں کہ "ہومیوپیتھک ادویات میں پانی کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا اور پانی کے کوئی میڈیکل اثرات نہیں (سوائے ہائیڈریشن کے)، اس لئے ہومیوپیتھی علاج نہیں ہے"۔ اس میں "ہومیوپیتھک علاج نہیں ہے" کے نتیجے کو چیلنج کرنے کے لئے کیا کرنا ہو گا؟ (اشارہ: مجھے میڈیکل مافیا کا ایجنٹ قرار دینا اچھا جواب نہیں ہے)۔

اس کا برعکس درست نہیں۔ یعنی ایک کمزور یا غلط دلیل کا مطلب یہ نہیں کہ نتیجہ غلط ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ دلیل نتیجے کو سپورٹ نہیں کرتی۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ سورج گول ہے کیونکہ گولائی خوبصورت ہوتی ہے تو دلیل غلط ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ نتیجہ درست نہیں۔ (کمزور دلیل کی وجہ سے سورج چوکور نہیں ہو جائے گا)۔

اگر دو فریق کسی دعوے کے بارے میں مختلف نتیجے تک پہنچے ہیں تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ ایک یا دونوں غلط ہیں۔ ایک نے یا دونوں نے اپنی دلائل میں غلطی کی ہے۔ دونوں فریقین اب ملکر دیکھ سکتے ہیں کہ فرق کس وجہ سے آ رہا ہے اور اپنی غلطی کو درست کیا جا سکتا ہے۔

یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ یہ صرف اس وقت ہے اگر کسی فیکٹ پر بحث ہو رہی ہو، نہ کہ موضوعی احساسات پر یا اقدار کے بارے میں ججمنٹ پر۔ مثلاً، ایسا کوئی معروضی پیمانہ نہیں جس سے یہ بتایا جا سکے کہ مائیکل جیکسن بہتر گلوکار تھے یا نصرت فتح علی خان۔ اس نتیجے پر بحث سے نہیں پہنچا جا سکتا۔ لیکن کسی بحث میں اس کو پہچان لینا بہت مفید ہے، کہ جو اختلاف ہے وہ جمالیاتی رائے پر یا اخلاقی انتخاب پر ہے۔ اس طریقے سے ہم ایسی نا ختم ہونے والی بحثوں سے محفوظ رہتے ہیں جن کا بذریعہ بحث طے ہونا اصولی طور پر ممکن نہیں ہے۔

سب سے ضروری چیز کی نشاندہی سب سے پہلے۔ ایسا کرنا عام ہے کہ منطق اور تجزیہ دوسرے کے آرگومنٹ کا تو کیا جاتا ہے، اپنے کا نہیں۔ بحث کے فن کو بحث میں دوسرے کے دلائل میں سے کمزوریاں نکالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور پھر فتح کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

بحث اور منطق کے فن کا سب سے پہلے اور سب سے ضروری فائدہ خود اپنی پوزیشن کو پرکھنا ہے۔ اپنی پوزیشن کا تجزیہ کہ اس کی بنیاد کس پر ہے۔ اور اس بارے میں ذہن کھلا رکھنا کہ آپ کے پاس جو انفارمیشن ہے وہ نامکمل یا غلط ہو سکتی ہے یا آپ کوئی ذہنی غلطی کر سکتے ہیں۔

اگر آپ وکیل ہیں تو کمرہ عدالت میں ایک خاص پوزیشن کا مسلسل دفاع کرنا آپ کا فرض ہے۔ اس صورت میں بھی آپ کے لئے فائدہ مند یہ رہے گا کہ آپ ایسی پوزیشن رکھنے کی کوشش رکھیں جو دستیاب شواہد کے مطابق درست ہو۔ اس کے لئے منطق اور دلیل مدد کرتے ہیں۔ لیکن اپنی عام زندگی میں سمجھنے کے لئے بنیادی نکتہ یہ ہے کہ یہ اوزار ہیں، ہتھیار نہیں۔ اگر انہیں ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جائے تو اپنے مقصد کے لئے انہیں مروڑ لینا بہت آسان ہے۔

ظاہر ہے کہ دوسروں کے دلائل کا تجزیہ بھی ضروری ہے۔ اور اس میں منصفانہ رویہ ضروری ہے۔ اس کو "خیرات کا اصول" کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کو شک کا فائدہ دیں۔ ان کی پوزیشن کی اپنی طرف سے بہترین توجیہہ کریں۔

مقصد جیتنا نہیں ہے۔ کوئی بھی کہیں پر سکور نہیں گن رہا۔ کیا آپ چاہیں گے کہ کسی معاملے میں آپ سب سے مناسب پوزیشن پر کھڑے ہوں؟ اگر ہاں، تو پھر اسی مقصد کے لئے ضروری یہ ہے کہ آپ خود جس بھی پوزیشن پر ہیں، سب سے زیادہ تنقیدی نگاہ اسی پر ڈالنے کی ضرورت ہے۔

مختلف لوگ ٹھیک منطق استعمال کرنے کے باوجود مختلف نتائج پر پہنچ سکتے ہیں۔ اس کی وجہ قائم کی گئی ابتدائی بنیاد میں ہونے والا فرق ہے۔ اس لئے اختلاف رکھنے والی دو اطراف کے لئے ان ابتدائی بنیادوں کا تجزیہ مفید ہو گا۔

سب سے پہلا مسئلہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی بنیاد غلط ہو۔ مثال کے طور پر، اگر آپ ارتقا کی تھیوری کے غلط ہونے میں دلیل اس کو استعمال رہے ہیں کہ درمیانی (ٹرانزیشنل) فوسل موجود نہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ بنیاد غلط ہے۔ ٹرانزیشنل فاسل بکثرت دستیاب ہیں۔

ایک اور قسم کی غلطی مفروضے لینے میں ہے۔ ایسی چیز کو بنیاد بنانے میں جو ٹھیک یا غلط ہو سکتی ہے لیکن ابھی قابل نہیں ہوئی کہ اس کو دلیل بنایا جا سکے۔ اپنے مفروضات کا تجزیہ اپنی دلیل کے تجزیے کا اہم قدم ہے۔ اکثر فرق نتائج اس وجہ سے نکلتے ہیں کہ ابتدائی مفروضے میں فرق ہوتا ہے۔

کئی لوگ وہ مفروضے چنتے ہیں جو ان کی پسند والے نتیجے تک پہنچائیں۔ بلکہ نفسیاتی تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اکثر لوگ آغاز پسندیدہ نتائج کو طے کر کے کرتے ہیں اوار پھر وہاں سے پیچھے جا کر دلائل کا انتخاب کرتے ہیں۔ (اس کو rationalisation کہا جاتا ہے)

مفروضے لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن بحث میں اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو پہلے بتا دیا جائے۔ "ہم بحث کے لئے فرض کر لیتے ہیں۔۔۔"۔ اگر دو لوگ اپنے دلائل کا تجزیہ کرتے ہیں اور پتا لگتا ہے کہ ان مفروضات میں فرق ہے تو وہ "غیر متفق ہونے پر اتفاق"

کر سکتے ہیں اور اپنے اختلاف کی جگہ کا بھی معلوم ہو جاتا ہے اور دونوں اطراف کو پتا لگ جاتا ہے یہ بحث اسی وقت طے ہو سکتی ہے جب فلاں چیز کے بارے میں مزید بہتر معلوم ہو جائے۔

مثال: کیا حکومت کو کم از کم تنخواہ بڑھانی چاہیے؟ اس میں دو لوگوں کے درمیان اختلاف ہے۔ جب وہ اپنے دلائل کا تجزیہ کرتے ہیں تو ایک شخص کا مفروضہ یہ تھا کہ ایسا کرنے سے بے روزگاری میں اضافہ ہو گا جبکہ دوسرے کا یہ کہ ایسا کرنے سے بے روزگاری کی شرح پر فرق نہیں پڑے گا۔ دونوں کو جب اس مفروضے کے فرق کا معلوم ہو جاتا ہے تو اختلاف کی وجہ معلوم ہو جاتی ہے۔ اور جب تک یہ طے نہیں ہو جاتا، باقی بحث بے کار ہے۔ اصل بحث وہ تھی ہی نہیں جو کہ وہ کر رہے تھے۔

بنیاد کے بارے میں تیسرا مسئلہ چھپی ہوئی بنیاد ہے۔ یہ اختلاف کا مشکل مسئلہ ہے اور اس کو غور سے ڈھونڈنا پڑتا ہے۔ ارتقا کی مثال پر اگر واپس جائیں تو اگر کسی کے انکار کی بنیاد اس پر ہے کہ ٹرانزیشنل فوسل نہیں تو اس کی ایک وجہ لاعلمی ہو سکتی ہے لیکن ایک اور وجہ یہ کہ ایک ان کہی اور چھپی ہوئی بنیاد ہو پر ہو سکتی ہے یعنی کہ ٹرانزیشنل کی تعریف میں فرق ہے۔ بائیولوجی میں تو اس بارے میں واضح ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں اس کی تعریف یہ ہو کہ کہیں کوئی آدھی مچھلی اور آدھی چھپکلی والا ناممکن اور بےڈھنگا سا فوسل ملے گا۔ جب تک اس چھپی ہوئی بنیاد کی شناخت ہو کر اس کی وضاحت نہیں ہو جاتی، باقی بحث بے کار ہے۔

بنیاد کے ساتھ چوتھا مسئلہ باریک ہے اور وہ بنیاد کے بارے میں موضوعی رائے کا ہے۔ مثلاً، فلاں سورس قابلِ اعتبار ہے یا نہیں۔ اور کئی بار یہ وہ جگہ ہوتی ہے جہاں نتیجے کو اپنے حق میں کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک بار پھر، جب اس کی شناخت ہو جائے تو مفید بات چیت ہو سکتی ہے۔

دنیا کو دیکھنے کے دو الگ طریقے ہیں۔ تجسس پسند کا اور وکیل کا۔ تجسس پسندی رائے کو پرکھتے رہنے کا طریقہ ہے۔ وکالت رائے کا دفاع کرتے رہنے کا۔

تجسس پسند کے لئے بحث کا فن اوزار ہے۔ یہ فکر کو نمو دیتا ہے۔

وکیل کے لئے بحث کا فن ہتھیار ہے۔ یہ فکر کو قید کر دیتا ہے۔

اور ہاں، آپ اس مضمون کے مندرجات پر بحث کر سکتے ہیں۔
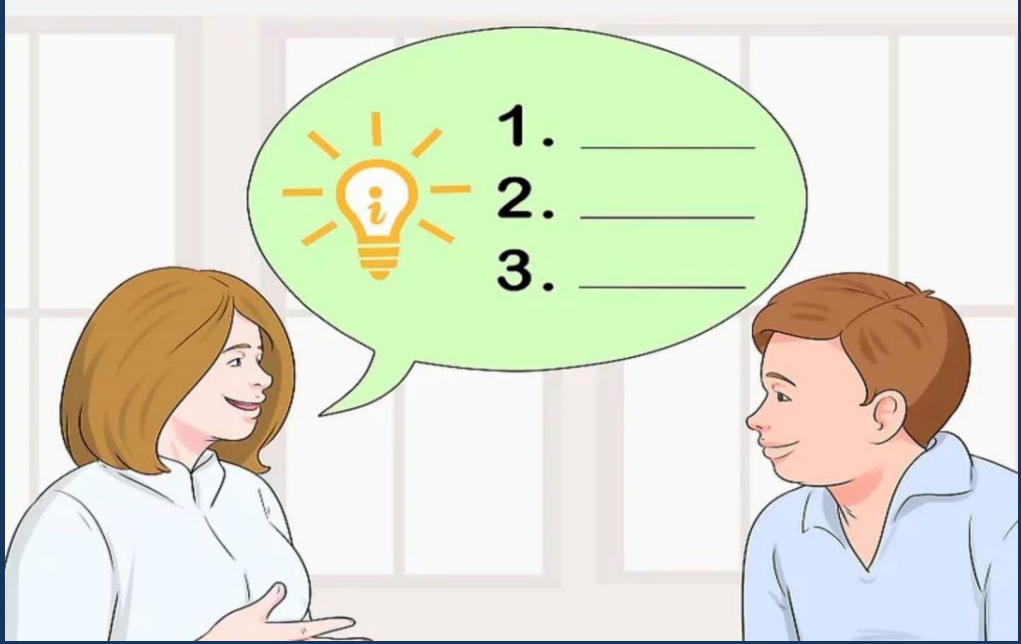
سوالات وجوابات

سوال	**Shakel Firoz Ayyan** بہت خوبصورت اور دلچسپ سر، نولیج کے فرم کا چھوٹا یا بڑا ہونا بحث میں کس قدر اہمیت رکھتا ہے؟ کیا جزویات کو نظر انداز کر کے اصولی معالومات کی بنیاد پر کسی کو قائل کیا جاسکتا ہے،
جواب	مفید بحث بغیر نالج کے نہیں کی جا سکتی۔
سوال	**Tariq Ahmad awan** or kam knowledge k ?
جواب	جتنا نالج زیادہ ہو، اتنی بحث مفید ہو گی۔اگر کم ہو تو آپ کم از کم اس جگہ پر پہنچ سکتے ہیں جہاں اس کا احساس ہو جائے کہ اب یہاں سے آگے بڑھنے کے لئے مزید انفارمیشن کی ضرورت ہے۔
سوال	**Sher Khan** Sir excellent work. Any book for further reading plz.
جواب	Art of Reasoning: David Kelley

سوال	**Shabbir Ahmad** اگر میں بحث کے لیے یہ مفروضہ بیان کروں کہ اس تحریر کی کسی کو سمجھ نہ آئی دلیل ۱۔مجھے خود یہ تحریر چار بار پڑھنا پڑی پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس کی سمجھ نہ آئی دلیل ۲۔اس تحریر کے جواب میں کنٹس کا تواتر اور مدعا پہ بحث یا سوالات آپکی پہلی تحریروں کی نسبت بہت کم ہے۔
جواب	آپ کو تحریر کی سمجھ نہیں آئی۔"اگر یہ درست ہے تو اس بنیاد پر جو نتیجہ نکالا جا سکتا ہے، وہ یہ کہ ہر پڑھنے والے کو یہ تحریر سمجھ نہیں آئی۔یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکے گا کہ کسی کو بھی سمجھ نہیں آئی آپ نے اپنی دلیل کو سٹرکچر دیا ہے۔اس کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو بھی اس کی کم از کم کچھ سمجھ ضرور آئی ہے، لہذا آپ کا ابتدائی مفروضہ کچھ کمزور پڑ جاتا ہے۔ جب کہ آپ کا اس کو چار بار پڑھنے کا مطلب یہ کہ سمجھ جتنی بھی آئی، اتنی پسند ضرور آئی ہے کہ اس پر اتنا وقت صرف کیا ہے۔

1۔ منطقی مغالطے

انسانی دماغ حیرت انگیز مشین ہے۔ یہ وہ کام کر سکتا ہے جو بڑے طاقتور سپر کمپیوٹر نہیں کر سکتے لیکن منطق اس کا مضبوط پوائنٹ نہیں۔ ذہن بہت بار غلطی کا شکار ہوتا ہے اور اس سے بچنے کا طریقہ شعوری طور پر کوشش ہے۔

کریٹیکل سوچ کی ایک بہت بنیادی مہارت باربط دلیل کو تشکیل دینا ہے جس میں درست منطق ہو۔ اس کے لئے خود اپنی منطق پر کڑی نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے اور بری منطق کو پہچاننے کی۔ ایسے دلائل جہاں پر ربط کا فقدان ہو، انہیں منطقی مغالطہ کہا جاتا ہے۔

منطقی مغالطہ بنیاد اور نتیجے کے درمیان ربط میں غلطی کو کہا جاتا ہے۔ جہاں پر بنیاد سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نکالا جا رہا ہے۔ کسی بحث میں دلیل دیتے وقت مطلوبہ نتیجے سے شروع کرنا اور اس کے گرد دلائل تخلیق کرنا عام ہے۔ اس کو پکڑنے کا طریقہ منطقی مغالطوں کی پہچان ہے۔ یہ بہت سے ہیں۔ ان میں سے چند اہم مغالطوں سے تعارف۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

نان سیکوئیٹر

یہ لاطینی کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ "یہ اس کے بعد نہیں آتا"۔ اس مغالطے کا مطلب یہ ہے کہ بنیاد اور نتیجے میں ایسا منطقی کنکشن جوڑا جائے جو موجود نہیں۔ مثلاً، "اخروٹ دماغ کے لئے اس لئے اچھے ہیں کہ ان کی شکل دماغ سے ملتی ہے"۔ اس میں اگرچہ یہ درست ہے کہ اخروٹ کے مغز کی شکل مغز سے ملتی ہے لیکن اس بنیاد اور اس کے نتیجے کے درمیان کوئی منطقی تعلق نہیں۔

یا پھر مشہور فلسفی کانٹ کا یہ فقرہ اس کی بڑی مثال سمجھا جا سکتا ہے، "اس شخص کی کہی بات میں وزن نہیں، کیونکہ وہ شخص سیاہ فام ہے"۔ یہاں پر نتیجے اور بنیاد میں کوئی تعلق نہیں۔

اگر کانٹ کی بات غلط اور قابلِ نفرت لگی تو اچھا ہے، لیکن یہ طریقہ استدلال آپ کے ارد گرد اس وقت کس قدر عام ہے؟ تھوڑی سی کوشش سے اس کا مشاہدہ آپ خود کر سکتے ہیں اور تعصب صرف سیاہ فام کے خلاف یا صرف نسلی بنیاد پر ہی نہیں ہوتا)۔

یہاں پر ایک سوال: "کانٹ کی نیبولر تھیوری غلط ہے، کیونکہ کانٹ نسل پرست تھے"۔ کیا یہ ایک قابلِ قبول آرگومنٹ ہے؟

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

تم بھی توہو

کمزور پوزیشن کو جواز فراہم کرنے کے لئے یہ مغالطہ سیاستدانوں اور اس موضوع پر لڑائیاں کرنے والوں کا پسندیدہ ہے۔"میری پسندیدہ پارٹی کے ممبران اسمبلی میں سوتے رہتے ہیں، اس کو تو چھوڑو۔ تمہاری پارٹی کے ممبران تو سوتے ہوئے خراٹے بھی مارتے ہیں"۔

متبادل ادویات والے اس مغالطے کو استعمال کرتے ہیں۔

ٹھیک ہے، میرے شواہد کمزور ہیں لیکن تمہارے بھی کمزور ہیں"۔"

میڈیکل سائنس میں اگر ابھی طے نہیں ہوا کہ فلاں بیماری کا کیا علاج ہو گا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اُلو کی دم کے سفوف کو تربوز کے رس کے ساتھ ملا) کر پی لینا اس کا علاج ہے۔"علاج نہیں" کا مطلب صرف اتنا ہے کہ علاج نہیں ہے۔ اس سے الو کی دم کا سفوف علاج درست ثابت نہیں ہوتا)۔

کسی ایک چیز میں کمزوری، کسی اور کے ٹھیک ہونے کی دلیل نہیں۔

کوئی اصل روسی نہیں

کوئی کہے کہ "روس کے لوگ بہادر ہوتے ہیں" اور جب اسے مثال دی جائے کہ "فلاں روس کا ہے لیکن بزدل ہے"۔

ہاں، لیکن وہ اصل روسی نہیں"۔"

یہاں پر دعوے کا دفاع دعوے کی ایک کلیدی اصطلاح کی تعریف کو اپنی صوابدید پر کر دینے سے ہے۔یعنی اگر ہر بزدل روسی کو اصل روسی کی فہرست سے خارج کر دیا جائے تو پھر یہ دعویٰ تو درست ہو جائے گا۔ لیکن ہم اسے گول منطق کا خاص کیس کہیں گے۔

ایک اور مثال:"تمام بطخیں سفید ہیں" کے دعوے میں سیاہ بطخ دکھانے کا جواب اگر یہ دیا جائے کہ "جو سفید نہیں، وہ اصل بطخ نہیں" تو پھر یہ بے معنی دعویٰ ہے۔

شروع کس نے کیا؟

کوئی چیز، خیال، دلیل، نظریہ، حکومتی پروگرام ٹھیک ہے یا غلط؟ اس کا تعلق اس سے نہیں کہ اس کو شروع کس نے کیا تھا۔

مثال: اگر کوئی کہے کہ فوکس ویگن کمپنی اس لئے اچھی نہیں کہ اس کو شروع ہٹلر نے کیا تھا تو یہ بوگس دلیل ہے۔ کمپنی اچھی ہے یا بری، اس کا تعلق اس سے نہیں کہ 80 سال پہلے اس کو شروع کس نے کیا بلکہ اس سے کہ یہ آج کیا کر رہی ہے۔

آسٹرونومی علمِ نجوم سے نکلی۔ کیمسٹری الکیمیا سے۔ کوئی سنجیدگی سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ کیمسٹری اور آسٹرونومی ٹھیک سائنس نہیں کیونکہ ان کا آغاز ٹھیک نہیں تھا۔

اسی طرح ماضی میں کسی کا اچھا یا برا، مفید یا غیر مفید، پسندیدہ یا ناپسندیدہ ہونا، کسی بڑی شخصیت کا اس سے متفق یا غیر متفق ہونا ماضی کی بات ہے۔ مثال، تحریکِ پاکستان کے فلاں جید راہنما نے یہ کہا تھا، کسی چیز کے غلط یا صحیح ہونے کی دلیل نہیں۔

\-----------------

یہ اس کے بعد ہوا، اس لئے اس وجہ سے ہوا

میں بیمار ہوا۔ میں نے روزانہ صبح ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر اور آنکھ بند کر کے روح افزا کا گلاس تانبے کے برتن میں ڈال کر آٹھ سانسوں میں پیا۔ میں "ایک ہفتے میں بھلا چنگا ہو گیا"

اگر یہ تینوں واقعات بالکل درست ہیں اور اسی ترتیب میں ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے؟ اگر آپ کا کہنا ہے کہ اس سے تو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا تو اب اس جگہ پر اپنا پسندیدہ طریقہ علاج ڈال کر دیکھ لیں۔ کیا مطلب میں کوئی فرق پڑا؟

اگر آپ کو یہ مغالطہ مقبول ماہرین کے تجزیات میں جا بجا بکھرا آتا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس کا استعمال بہت آسان ہے)۔)

\---------------

آپ کو شاید پڑھتے وقت ایسے مغالطوں پر مبنی دلائل یاد آئے ہوں جو دوسرے دیتے رہتے ہیں۔ کیا آپ نے خود کبھی ایسا کیا ہے؟

سوالات وجوابات

سوال	!خوب ... الو کی دم "!وہ اگر چاہتا تو اس ستون کو سونے کا ثابت کر دکھاتا" فن دلیل میں یہ کس مقام کی طرف اشارہ ہے؟ مناسب خیال کریں تو کچھ اس معروف تاریخی مثال پر بھی روشنی ڈالئے گا. مہربانی
جواب	مجھے اس کا معلوم نہیں۔کیا یہ ایتھیکس کے سنہری ستون کے بارے میں ہے؟
سوال	جس طرح آپ نے "تم بھی تو ہو" کے تحت سیاسی لوگوں کے ایک اہم مغالطے کا ذکر کیا- اسی طرح کچھ صاحب علم حضرات اپنی منطقی گفتگو سے دو بلکل متضاد آرا کے لئے بڑی مہارت سے باربط دلیل کو تشکیل دینے کی اہلیت رکھتے ہیں، یوں وہ اس بنیاد پر کچھ ثابت کرسکتے ہیں! منطق کی اس ساحری کی آسان الفاظ میں یوں ستائش کی جاتی ہے کہ وہ مٹی -کے ایک عام سے ستون کو سونے کا ثابت کر دکھانے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں
جواب	یہ بات تو درست ہے کہ بحث کے فن میں مہارت ہو تو کمزور پوزیشن کا دفاع بھی کیا جا سکتا ہے۔لیکن دلیل کے وزن میں اس سے بڑا فرق پڑتا ہے کہ پوزیشن مضبوط ہے یا نہیں۔ کمزور ترین پوزیشن رکھنے والے جذبات کا استعمال کرتے ہیں۔یہ حربہ ہر طرح کی پوزیشن کے لئے سب سے زیادہ کارگر سمجھا جاتا ہے۔جذبات بمقابلہ دلیل یکطرفہ مقابلہ ہے۔
سوال	بہترین تحریر ہے سراور کتنی وقت لگی گا دوسرے تحریر کو پوسٹ کرنے میں مجھ سے تو انتظار نہیں ہو پاتا استاد محترم
جواب	تحریر لکھنے میں کچھ وقت تو لگتا ہے

2۔ منطقی مغالطے (تعلق اور وجہ)

اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 1990 کی دہائی میں دنیا بھر میں غیر قانونی منشیات کے استعمال میں اضافہ ہوا اور اسی عرصے میں مذہبی اجتماعات میں شرکاء کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اس سے نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ اس سے اگر کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ مذہبی اجتماع میں شرکت منشیات استعمال کرنے پر مائل کر دیتی ہے تو کیا یہ درست ہے؟ نہیں، اور یہ ایک عام مغالطہ ہے۔ تعلق کی ممکنہ وضاحت چار طریقے سے ہو سکتی ہیں۔

مذہبی محفل میں شرکت منشیات کے استعمال کی طرف مائل ہونے کا باعث بنتی ہے۔ منشیات کے استعمال کے رجحان میں اضافے کی وجہ مذہبی اجتماع میں شرکاء کی تعداد کا اضافہ ہے۔

منشیات کا استعمال کرنے والا پچھتاتا ہے اور اس سے بچنے اور چھوڑنے کے لئے مذہب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مذہبی اجتماعات میں اضافے کی وجہ منشیات میں اضافہ ہے۔

کوئی تیسرا فیکٹر ان دونوں کی وجہ ہے۔ مثال کے طور پر، زندگی میں سٹریس میں اضافہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے کچھ لوگ مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں اور کچھ لوگ منشیات میں فرار ڈھونڈتے ہیں۔ تیسرا فیکٹر ان دونوں میں اضافے کا باعث ہے۔

یہ کوریلیشن اتفاقی ہے۔ دونوں آزاد ویری ایبل ہیں۔ یہ صرف اتفاق ہے کہ اس پیریڈ میں دونوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔

یعنی الف کی وجہ ب ہو سکتا ہے۔ ب کی وجہ الف ہو سکتا ہے۔ دونوں کی وجہ ج ہو سکتا ہے یا پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ ہمیں ابھی اضافی انفارمیشن ڈھونڈنی ہیں اور پھر تجزیے سے کسی نتیجے کی طرف بڑھا جا سکتا ہے۔

(یہ مغالطہ اعداد و شمار کی مدد سے میڈیا پر اقتصادیات، سیاست، بزنس، سماجیات پر بحث کرنے والے معزز ماہرین کا سب سے پسندیدہ ہے۔ فلاں چیز کیوں بہتر یا خراب ہو گئی؟ اپنے پسند کے نتیجے پر چھلانگ لگا لیں۔ اور یہ والے سچ بہت پسند کئے جاتے ہیں)۔

اس مغالطے کی شرح ڈیٹا مائننگ نے بہت بڑھا دی ہے کیونکہ ڈیٹا ہر طرح کے پیٹرن دکھا دیتا ہے۔ اس پر ایک دلچسپ ویب سائٹ ٹائلر وگن نے بنائی ہے، (لنک آخر میں) جس میں کئی طرح کے اتفاقی پیٹرن دیکھے جا سکتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ امریکہ کی ٹیکنالوجی پر خرچ کرنے کا بہت ہی اچھا تعلق اس سے ہے کہ اس سال کتنے لوگ دم گھٹنے سے مرے۔ یا پھر اداکار نکولس کیج کی فلمیں جس سال زیادہ بنتی ہیں، اس سال سوئمنگ پول میں ڈوب جانے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے یا آرگینک فوڈ کی فروخت کا ریلیشن آٹزم کے کیسز سے ہے۔

اس مغالطے کو برعکس بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر دو مظاہر کے درمیان کوئی ربط ہے تو اس کا مطلب وجہ ہونا لازم نہیں لیکن ممکن ہو سکتا ہے اور صرف "تعلق کا مطلب وجہ نہیں" کہہ کر اسے ایک طرف نہیں پھینکا جا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تعلق plausible (قرینِ قیاس) ہے

تو اس تعلق کو مزید باریک بینی سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ میڈیکل سائنس میں کلینیکل ٹرائلز کی وجہ اسی ربط کو سامنے لانا ہے۔

کاز تک پہنچنے کے کئی طریقے ہیں۔ جب یہ مشاہدہ ہوا کہ سگریٹ نوشی کا تعلق پھیپھڑے کے سرطان سے ہے تو تمباکو کی صنعت نے یہی دفاع استعمال کیا تھا کہ "تعلق کا مطلب وجہ نہیں"۔ ان کا موقف تھا کہ اس کی وجہ ماحولیاتی فیکٹر ہیں جیسا کہ بڑھتی ہوئی آلودگی۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو سرطان کے کیس بالعموم آبادی میں بڑھتے۔ سگریٹ نوش افراد میں اس اضافے کا مطلب یہ تھا کہ آلودگی اس کی وضاحت نہیں کرتی تھی۔

اگلا دفاع تھا کہ کوئی اور تیسرا فیکٹر "ایکس" ہے جو جس میں ہو، وہ پھیپھڑوں کے کینسر کا شکار بھی ہوتا ہے اور سگریٹ نوشی کی طرف مائل بھی ہوتا ہے۔ اب اس کا کیسے معلوم کیا جائے؟ "سگریٹ نوشی کینسر کا باعث" ہے کا مفروضہ یہ پیشگوئی کرے گا کہ سگریٹ چھوڑ دینے والے کے لئے کینسر کا رِسک کم ہو جانا چاہیے۔ بغیر فلٹر والے سگریٹ میں امکان فلٹر والے سگریٹ سے زیادہ ہونا چاہیے۔ طویل مدت اور کثرت سے سگریٹ نوشی کرنے والے میں امکان کبھی کبھار کی سگریٹ نوشی سے زیادہ ہونا چاہیے۔ اس طرح کے ڈیٹا کے تجزیے نے ہمیں صاف صاف بتا دیا کہ "سگریٹ نوشی کینسر کا باعث ہے"۔

ڈیٹا کے درمیان ربط کا معلوم کرنا اور اس کی وجہ ڈھونڈنا۔۔ سائنسی طریقے کا ایک بڑا ہی اہم حصہ ہے۔ اس کے اپنے طریقے اور پروٹوکول ہیں۔ نہ ہی یہ آسان ہے اور نہ ہی یہ غلطی سے خالی۔ لیکن جب اس کو طریقے سے جانچا جائے تو پھر کسی بھی تُک بازی کے مقابلے میں بہتر نتائج دیتے ہیں۔

اتفاقی کورریلیشن دیکھنے کے لئے

https://www.tylervigen.com/spurious-correlations

سوالات وجوابات

سوال	Mazhar mubarak محترم گرافس کو کیسے آسانی سے سمجھے جاسکتے ہیں؟
جواب	جیسے ہر چیز کو سمجھا جاتا ہے۔یعنی کچھ مشق کرنی پڑتی ہے
سوال	**Sanam Khan** مگر بستر کی چادر میں الجھ کر کوئی کیسے مر سکتا ہے؟
جواب	اس میں بہت چھوٹے بچے، معذور افراد یا بہت کمزور معمر لوگ ہوتے ہیں جن کے لئے بیڈشیٹ گلے کا پھندا بن سکتی ہے۔ مثال کے لئے یہ خبر https://www.khaleejtimes.com/news/emergencies/baby-killed-after-getting-entangled-in-bedsheet-in-uae-12

3۔ منطقی مغالطے۔ مستند ہے کس کا فرمایا ہوا؟

فلاں پروفیسر "الف" پر یقین رکھتے ہیں، اس لئے "الف" درست ہے۔

یا اس کا الٹ۔ "فلاں کے پاس تو اس شعبے کی اعلٰی ڈگری بھی نہیں۔ لہذا اس کی دعویٰ غلط ہے"۔

کیا یہ اچھی دلیل ہے؟ یہ ایک دلچسپ سوال ہے۔ اس کا تھوڑا سا تجزیہ۔

یہ دلیل اس بنیاد پر ہے کہ کہ کسی شخص کا کسی شعبے میں برسوں کا تجربہ ہے، اس کے پاس اسناد ہیں۔ اس لئے اس کی کہی بات درست ہو گی۔ کسی شخص کا کسی شعبے میں تجربہ اور تربیت یقینی طور پر اس کے دعوے میں وزن رکھتے ہیں۔ صرف یہ کہ ایسا ہونا کسی چیز کے درست ہونے کی گارنٹی نہیں۔

کئی بار بہترین سائنسدانوں کی سائنس کے بارے میں پوزیشن غلط ہو سکتی ہے۔ کسی سائنسدان کو اگر نوبل انعام مل جائے تو اس کی رائے کو زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے اور تاریخی طور پر یہ کئی غلط خیالات کے مقبول ہونے کی وجہ بنا ہے۔ اس کی ایک بڑی مثال لائنس پالنگ تھے۔

لائنس پالنگ نے دو نوبل انعام جیتے۔ 1954 میں کیمسٹری کا جبکہ 1962 میں امن کا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک بہترین محقق تھے لیکن اپنی زندگی میں بعد کے وقت میں انہیں ایک سودا سمایا تھا۔ انہیں خیال سوجھا تھا کہ وٹامن سی کی بڑی مقدار سے انفیکشن کا مقابلہ کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ انہوں نے آرتھومالیکیولر میڈیسن کی ایک اصطلاح وضع کی تھی اور یہ اس کا حصہ تھا۔ وہ خود وٹامن سی بڑی مقدار میں لیتے رہے۔ (وٹامن سی سے زکام کے علاج کا عام مغالطہ بھی انہی کی وجہ سے ہے)۔

یہ مثال ایک بہترین سائنسدان کی ایک معاملے پر غلط اصولوں کا اطلاق کرنے کی تھی۔ ایک کیمسٹ کے لئے ایک بائیولوجیکل شے کی کیمیائی ایکٹیویٹی پر خیال برا نہیں تھا لیکن اس کو میڈیکل تحقیق پر استعمال کرنا غلط تھا۔ پالنگ کے خیالات کو کلینیکل ریسرچ میں سپورٹ نہیں ملی۔ ان کے آئیڈیا کی بنیاد ہی غلط تھی۔ میڈیکل سائنس میں ترقی ہو رہی ہے لیکن ہمارے جسمانی نظام کو مضحکہ خیز حد تک پیچیدہ نظام کہا جا سکتا ہے۔ بنیادی سائنس کو کلینیکل دعوے تک لے آنا پالنگ کی غلطی تھی۔

اگر کوئی کہے کہ "آرتھومالیکیولر میڈیسن علاج کا ٹھیک طریقہ کار ہے کیونکہ ڈبل نوبل انعام یافتہ سائنسدان پالنگ اس پر یقین رکھتے تھے" تو یہ ایک مغالطہ ہے۔ (اور اس کا یہ مطلب بھی بالکل نہیں کہ پالنگ شاندار سائنسدان نہیں تھے)۔

لیکن یہاں پر یہ یاد رہے کہ اگرچہ سائنسدان غلط ہو سکتے ہیں لیکن اس چیز کا امکان بہت زیادہ ہے کہ اپنے شعبے میں تربیت یافتہ سائنسدان ایک عام رائے کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہو گا۔ سائنسدان کی رائے میں غلطی کے امکان کا مطلب یہ بالکل بھی نہیں کہ میرے ذہن میں جو خیال کل آیا تھا، وہ درست ہے۔

اور اگر سائنسدانوں کی بڑی اکثریت کسی خیال پر اتفاق رکھتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس خیال کو جانچا اور پرکھا جا چکا ہے۔ اگر آپ کو دور کی یہ سوجھی کہ روزانہ آلو کا پراٹھا کینسر سے شفا دے گا یا آپ نے روشنی سے تیز رفتار سفر کا کوئی انوکھا طریقہ تلاش کر لیا ہے تو نہیں۔ بہت سے لوگ اس پر سوچ بچار کر چکے ہیں۔ اب آپ کوشش کر کے تلاش کریں کہ آپ غلطی کہاں پر کر رہے ہیں۔

کیا اپنے شعبے کے کسی ماہر کی رائے اچھی دلیل ہے؟ ہاں، یہ اچھی دلیل ہے۔

لیکن ایک چیز کا خیال ضروری ہے۔ شرط یہ ہے کہ جس نے رائے دی ہو، وہ واقعی ماہر ہو اور ایسی رائے واقعی دی ہو۔

مثلاً، ٹی وی پر کسی عطائی کا خود کو میڈیکل ایکسپرٹ کہہ کر رائے دینا ماہر کی رائے نہیں۔ یا "آئن سٹائن نے کہا کہ ۔۔۔۔۔" میں چیک کر لیں کہ ایسا واقعی آئن سٹائن نے کہا۔ یا "ڈینٹسٹ صرف میری بھوری ٹوتھ پیسٹ تجویز کرتے ہیں" ماہر کی نہیں، اشتہار بنانے والے کی رائے ہے۔

کچھ مثالیں روزمرہ کی گفتگو سے۔

صادقین نے مصوری میں پکاسو سے اثر لیا تھا کیونکہ یہ مجھے وہاٹس ایپ کے فارورڈ ہوئے پیغام سے پتا لگا"۔"

وہاٹس ایپ کا پیغام ماہر کی رائے نہیں، اس کو نان اتھارٹی سے اپیل کا مغالطہ کہا جائے گا۔

بکرے کی ران کھانے سے کینسر ہوتا ہے کیونکہ سائنسدان ایسا کہتے ہیں"۔"

یہاں پر گمنام سائنسدان کا نام لینا مغالطہ ہے۔ نہ ہمیں معلوم ہے کہ ایسا کس سائنسدان نے کہا ہے، اور ہمارے پاس یہ جاننے کا ذریعہ نہیں کہ کوئی ایسی تحقیق ہے تو کتنی قابلِ اعتبار ہے۔

برطانیہ کا یورپی یونین سے نکلنا انسانیت کے لئے خطرناک ہے کیونکہ سٹیفن ہاکنگ نے ایسا کہا تھا"۔"

یہاں پر متعلقہ شعبے میں غیر ماہر کی رائے کا مغالطہ ہے۔ سٹیفن ہاکنگ بہت اچھے آسٹروفزسٹ تھے، لیکن یہ انہیں سیاسی معاملات کا ماہر نہیں بناتا۔ اس کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں کہ ان کی رائے اچھی نہیں۔ نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ سیاسی معاملات پر رائے نہیں دے سکتے۔ صرف یہ کہ اس معاملے میں یہ دلیل دینا کہ "چونکہ سٹیفن ہاکنگ نے کہا، یہ رائے اس وجہ سے درست ہے" مغالطہ ہے۔

"میں یہ دوائی اس لئے کھا رہا ہوں، کیونکہ مجھے ڈاکٹر نے تجویز کی ہے"

یہ درست دلیل ہے۔ یہاں پر ٹھیک اتھارٹی سے اپیل ہے۔ متعلقہ شعبے کے ماہر (اگر اس کی میڈیکل ٹریننگ ٹھیک ہے) کی رائے پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

کیا ماہر کی رائے غلط ہو سکتی ہے؟ بالکل ہو سکتی ہے۔

کیا اپنے شعبے کے زیادہ تر ماہرین کا کسی رائے پر اتفاق اچھی دلیل ہے؟ ہاں، یہ بہت اچھی دلیل ہے، خواہ اس کا یہ مطلب ہو کہ غلطی کی گنجائش صفر نہیں ہے۔

اور کسی شعبے میں واجبی علم رکھنے والے غیر تربیت یافتہ شخص کا میڈیا پر کئے جانے والا غیر معمولی دعویٰ جو فیلڈ میں انقلاب برپا کر دے گا؟ بنائی جانے والی نئی دوا؟ توانائی کا نیا طریقہ؟ پانی سے انجن چلانا؟ ٹیلی پیتھی؟ آثارِ قدیمہ اور تاریخ کی کوئی نئی توجیح؟

نہیں، ان میں وقت ضائع نہ کریں۔ بہتر ہے کہ چینل بدل کر کچھ اور دیکھ لیں۔

سوالات وجوابات

سوال	**Misbah Farooq** kya waqai vitamin C flu ka ilaj nahi hai?
جواب	نہیں۔ایسے کوئی شواہد نہیں کہ وٹامن سی نزلہ یا زکام کو روکنے یا علاج میں معاون ہو۔
سوال	(عماررراو) کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ تصویر آپکی اپنی ھے؟
جواب	شاید اس لئے کہ اس رنگ کا ایک سوٹ میرے پاس ہے
سوال	(عماررراو) شاید اسلیے بھی کہ حسب معمول رخِ زیبا ندارند
جواب	کسی بات کے مندرجات کی اہمیت ہے یا بات کرنے والے کے حلیے کی؟ ہم سب کہتے تو یہ ہیں کہ بات اہم ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم سب حلیے کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ عملی زندگی میں پہلا اہم اصول ہے کہ موقع کی مناسبت سے اپنے حلیے کو ٹھیک رکھنے میں اہمیت دی جائے۔ عملی زندگی میں دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ دوسرے کی بات کو جج کرنے کے لئے حلیے کو نظرانداز کر کے بات کو اہمیت دی جائے۔ -------------------- ہو سکتا ہے کہ اب کمنٹ اور تصویر میں کچھ تعلق نظر آئے۔ (یہ تصویر کس کی ہے، اس سے فرق کیا پڑتا ہے)

4۔ منطقی مغالطے۔ سیاہ سفید، نتیجہ اور نروانا

دو چیزوں کے بارے میں انتخاب اس طریقے سے سامنے رکھنا جیسے ان کے سوا کوئی بھی راستہ نہیں۔ اس کو غلط دوئی

(false dichotomy) کا مغالطہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سطحی اور سادہ سوچ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

(اگر آپ مسئلے کا حل نہیں ہیں تو آپ خود مسئلے کا حصہ ہیں"۔ یہاں معصوم راہگیر کا امکان ختم کر دیا گیا ہے)۔"

آپکو یقین کس پر ہے؟ سائنس پر یا مذہب پر؟" یہاں مغالطہ یہ ہے کہ ایک پر یقین کا لازمی مطلب دوسرے سے انکار ہے اور کوئی بیک وقت دونوں" پر یقین نہیں رکھ سکتا۔ ایسا بھی ضرور ممکن ہے کہ کسی کو خود ایک یا چند جگہوں پر ٹکراؤ نظر آتا ہو، لیکن اس کا مطلب لازمی طور پر یہ نہیں کہ ایک کے لئے دوسرے سے انکار ضروری ہے۔ بہت سے لوگ بیک وقت دونوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ ایک مثال: بہت سے لوگ بیک وقت ان دونوں پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا نے کائنات بنائی اور یہ کائنات فطری اصولوں پر کام کرتی ہے جن کو سائنس دریافت کرتی ہے۔

"اگر فلاں نظریے کے مخالف نہیں، تو جاہل ہو۔"

"اگر فلاں کے حق میں ہو تو ایجنٹ ہو۔"

"اگر فلاں کے خلاف ہو تو غدار ہو۔"

اسی سے ملتا جلتا ایک اور مغالطہ جھوٹا تسلسل ہے۔ دو چیزوں کے درمیان ایک واضح حدِ فاصل نہیں ہوتی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ چیزوں کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ رات اور دن کے درمیان کا وقت ہے جب یہ اس وقت کو رات یا دن کی کیٹگری میں نہیں ڈالا جا سکتا

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ رات اور دن بامعنی ترکیب نہیں۔

اسی طرح religion اور cult میں حدِ فاصل خواہ شارپ نہ ہو لیکن ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں الگ ہیں۔

سائنس اور سوڈوسائنس کا بھی یہی معاملہ ہے۔

کئی بار سائنسدان اپنے اصول توڑتے ہیں، سیمپل سائز ٹھیک نہیں رکھتے، غیر معیاری طریقہ استعمال کرتے ہیں، اپنے تعصب کی بنیاد پر نتیجہ نکالتے" ہیں، اس لئے میری سوڈوسائنس اور ان میں فرق نہیں"۔ "اس کی دوا کئی بار تجربات میں اچھے نتائج نہیں دیتی، میرا معجون نتائج میں کبھی اچھے نتائج نہیں دیتا۔ ایک ہی بات ہے"۔ نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔

نتیجے سے دلیل

اس دلیل میں کاز اور ایفیکٹ کا الٹا دیا جاتا ہے۔ کسی کاز کی "وجہ" اس کا ایفیکٹ کو کہا جاتا ہے۔ مثال: اگر کسی کا ارتقا کے متعلق علم ابھی زیادہ گہرا نہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ کہے کہ پرندوں میں پروں کا ارتقا اس وجہ سے ہوا کہ وہ اڑ سکیں۔ یہاں پر کاز اور ایفیکٹ کو الٹا دیا گیا ہے۔ پرندے اڑتے اس وجہ سے ہیں کیونکہ ان کے پر ہیں، نہ کہ پر اس وجہ سے ہیں تا کہ وہ اڑ سکیں۔ ابتدائی پر اڑنے کے لئے نہیں تھے، غالباً انسولیشن فراہم کرتے تھے۔

اس کی ایک اور مزید ار مثال کرسچن کری ایشنسٹ کی طرف سے دی جانے والی دلیل ہے۔ "ارتقا غلط ہے کیونکہ اگر یہ ٹھیک ہو اس کا نتیجہ اخلاقیات کی خرابی ہو گا"۔ اس دلیل میں مسئلہ یہ ہے اخلاقیات کا خراب یا بہتر ہو جانا ارتقا کو غلط یا ٹھیک کہنے کی دلیل نہیں۔ (یہ الگ بات کہ اخلاقیات کی خرابی خود میں ہی لیا جانے والا غلط مفروضہ ہے)۔

نروانا کا مغالطہ

سائنس میں غلطیاں ہوتی ہیں؟ سائنس بے کار ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں کچھ نہیں پتا۔

چہرے کا ماسک لگانا کووڈ سے بچنے کی سو فیصد گارنٹی نہیں؟ ماسک پہننا بے کار ہے۔

تعلیم کی تمام تر کوششوں کے باوجود بھی ڈھیروں جاہل نکل رہے ہیں؟ تعلیم بے کار ہے۔

فورم پر بار بار بتانے کے باوجود علم سے لڑنے والے لوگ ختم نہیں ہو رہے؟ فورم بے کار ہے۔

سائنس میں غلطیاں ہوتی ہیں، ہو سکتی ہیں۔ لیکن سائنس سے ہمیں بہت کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ اور کچھ نہیں تو اس وقت آپ کا یہ مضمون پڑھنا اس کا ثبوت ہے کہ ہم دنیا کو کس قدر جان چکے ہیں۔

اگر سب چہرے پر ماسک ٹھیک لگائیں تو وبا کے پھیلاؤ کو روکنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ اور ہر پبلک ہیلتھ کے اقدام کا یہی مقصد ہوتا ہے۔

تعلیم کے نظام کی خرابیوں کا مطلب یہ نہیں کہ بہت سے لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔

فورم پر بار بار بتانے سے بہت سے لوگ سیکھ لیتے ہیں۔ اور یہی بہت ہے۔

اگر سب کچھ پرفیکٹ نہیں، تو سب بے کار ہے " بہت ہی بے کار دلیل ہے۔"

سوالات و جوابات

سوال	**Sardar Ahmad Raziq** نتیجے سے دلیل والا مغالطہ توfree willوالوں کے ہاں عمومی ہے۔ ڈیٹرمنسٹس کو اسی کے ذریعے چپ کرایا جاتا ہے
جواب	اگر فری وِل نہیں تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے، ایک سٹیٹمنٹ ہے فری ول اگر نہیں تو اس سے نکلنے والا نتیجہ مجھے پسند نہیں، ایکopinionہے۔ اگر فری ول نہیں تو اس سے نکلنے والا نتیجہ مجھے پسند نہیں، لہذا فری ول موجود ہے۔ایکinvalid آرگومنٹ ہے۔

5۔ منطقی مغالطے۔ لاعلمی، نامطابقت اور فطرت

لاعلمی کی دلیل

فلاں چیز اس لئے ٹھیک ہے کہ ہمیں نہیں پتا کہ یہ غلط نہیں ہے۔

چونکہ ہمیں نہیں پتا کہ وہ روشنی کس وجہ سے تھی تو یقیناً یہ خلائی مخلوق کی اڑن طشتری ہو گی"۔"

کئی بار اس دلیل کا دفاع اس فقرے سے کیا جاتا ہے، "شواہد کی عدم موجودگی، عدم موجودگی کی شہادت نہیں"۔ یہ فقرہ خوبصورت ہے اور کئی جگہ پر ٹھیک بھی ہوتا ہے لیکن بہت سی جگہوں پر شواہد کی عدم موجودگی، عدم موجودگی کی شہادت ہی ہوتی ہے۔ اس کو دیکھنے کے لئے سوال یہ ہو گا کہ اس معاملے میں شواہد کی عدم موجودگی، عدم موجودگی کی کتنی اچھی پیش گوئی کر سکتی ہے۔ مثلاً، کیا اس دنیا میں کوہِ قاف کے دیو ہیں جو ہمیں الف لیلہ کی کہانیوں میں ملتے ہیں؟ کیا اس جھیل میں عفریت رہتا ہے؟ ہم اس جھیل کا چپہ چپہ چھان چکے ہیں یا دنیا بھر کو بڑی تفصیل چکے ہیں تو شواہد کی عدم موجودگی صاف بتا رہی ہے کہ جھیل کے عفریت اور کوہِ قاف کے دیو موجود نہیں ہیں۔ ان لہروں کے نیچے کبھی بڑا سا عفریت نکل آئے گا؟ نہیں، اس کی توقع نہیں، شواہد کی عدم موجودگی کافی ہے۔

اور بہر کیف، کسی مثبت دعوے کے لئے مثبت شواہد کی ضرورت ہے نہ کہ یہ ثابت کرنے کی کہ چونکہ اس بارے میں معلوم نہیں تو پھر میری پسندیدہ وضاحت درست ہے۔ یعنی وہ روشنی جس کا پتا نہیں لگا کا مطلب یہ بالکل بھی نہیں کہ وہ ایک خلائی مخلوق کی طشتری تھی جو ہماری نگرانی کر رہی ہے۔

نامطابقت

کسی ایک دعوے، دلیل یا پوزیشن کو جانچنے کا ایک معیار رکھنا اور وہی معیار دوسرے پر لاگو نہ کرنا۔ مثلاً، اگر کوئی کہے کہ ادویات پر ریگولیشن کو زیادہ سخت ہونا چاہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ کہ ہربل ادویات پر ان کے موثر ہونے کے ٹیسٹ کے لئے کسی ریگولیشن کی ضرورت نہیں۔

فلاں سائنسی تھیوری کے ہر ایک جزو کی مائیکروسکوپ سے پڑتال کی ضرورت ہے جبکہ اس کے مقابلے میں میرے ذہن میں آئے خیال کی پڑتال کی کوئی ضرورت نہیں۔

معاشی، سماجی، سیاسی نظاموں اور شخصیات پر بحث سے لے کر روزمرہ زندگی میں ایسا عام نظر آئے گا۔

نیچرل کا مغالطہ

اس کو "جو ہے اور جو ہونا چاہیے" کو کنفویز کرنا کہتے ہیں۔ (نیچر سے اپیل ایک الگ مغالطہ ہے، اس کا ذکر بعد میں)۔ اس مغالطے کو اکثر اخلاقی فیصلوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ "فلاں رویہ فلاں جانوروں میں ہے، اس لئے ٹھیک ہے"۔

جانور گروہ بنا کر ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں، اس لئے انسانوں کا ایسا کرنا بھی فطری ہے، اس لئے ٹھیک ہے؟

چونکہ نیچرل سلیکشن فطرت میں ہے، اس لئے انسانوں میں رہنے کے لئے یہی اصول ٹھیک ہے؟

جانور زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرتے ہیں، اس لئے زیادہ بچے پیدا کرنا ٹھیک ہے؟

بالکل اسی طرح کا مغالطہ۔ فلاں چیز چونکہ فطرت میں ہے یا جینیاتی یا نیوروسائنس سے پتا لگتی ہے، اس لئے ٹھیک ہے۔ اخلاقی سائیکولوجی اور فلاسفی کے مباحث میں نیچرل سائنس سے اپنی پسند کے جواب چننے کا مغالطہ سنجیدہ سائنس میں رکاوٹ بنتا رہا ہے۔

یاد رہے کہ فطرت میں جو ہوتا ہے، وہ ایک چیز ہے۔ جو ہونا چاہیے یہ الگ۔ اخلاقی ججمنٹ اس سے بالکل الگ معاملہ ہے کہ فطرت میں کیا ہوتا ہے۔ اخلاقیات کا مقصد ایک منصفانہ نظام کی تشکیل ہے جہاں معاشرتی زندگی گزاری جا سکے۔

ایتھیکل فلاسفی کے بغیر جانور کس طریقے سے رہتے ہیں؟ ایتھکس کا اس سے تعلق نہیں۔

ہم فطری دنیا سے اخلاقی ریزننگ کے بارے میں انفارمیشن لے سکتے ہیں۔ لیکن فطری ہونا یہ قطعاً طے نہیں کرتا کہ کیا چیز اخلاقی ہے۔

مغالطے کا مغالطہ

سب سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ کمزور دلیل خود میں کسی چیز کے غلط ہونے کی دلیل نہیں ہوتی۔ مثلاً، اگر میں یہ کہوں کہ: گلوبل وارمنگ حقیقت ہے کیونکہ آسمان نیلا ہے"۔ تو یہ نان سیکوئیٹر ہے۔ لیکن اس خراب دلیل کا مطلب یہ ہے کہ دلیل نتیجے کو سپورٹ نہیں کرتی۔ دلیل کی کمزوری ثابت کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گلوبل وارمنگ کو غلط ثابت کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ دلیل کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اور ان دونوں میں فرق ہے۔ یہ مغالطے کا مغالطہ ہے۔

اس کے علاوہ دوسری صورتحال وہ ہے جب کسی کی دلیل کو اس وقت مغالطہ کہا جائے جب وہ مغالطہ نہیں۔ مثلاً، آپ نے میری پوزیشن ٹھیک اور منصفانہ بتائی لیکن میں نے اسے بھوسے کا پتلا کہہ دیا تو میں مغالطے کا مغالطہ کر رہا ہوں۔

کسی بھی دلیل کو کھینچ تان کر مغالطہ کہہ لینا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اس لئے ایک بار پھر۔۔۔ دوسرے کی پوزیشن کی بہترین توجیہہ اور اپنی پوزیشن پر کڑی نظر مفید مباحث کے لئے ضروری ہے۔

سوشل میڈیا پر بحث کے کچھ چیمپئن شاید ملیں جو کسی کی پوزیشن کو مغالطے میں رنگ کر بحث میں فتح کا اعلان کر دیں۔ یہاں پر وہ بیک وقت دو مغالطوں کا شکار ہوتے ہیں۔ کسی اچھی دلیل کو مغالطہ ڈیکلئیر کرنا اور دوسرا یہ دعویٰ کہ چونکہ مخالف کی دلیل مغالطہ ہے، اس لئے اس سے نکلنے والا نتیجہ بھی غلط ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آخر میں ایک بار پھر یہ نوٹ: مغالطوں کو پکڑنے اور استدلال میں کمزوری تلاش کرنے کے فن کا بہترین مصرف اس وقت ہے اگر آپ اس کا استعمال اس جگہ پر کریں جہاں پر یہ کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے۔ اس کا بہترین مصرف خود اپنی فکر پر اور اپنے دلائل پر اچھی تنقید ہے۔ اپنی پوزیشن کا جائزہ لیتے رہنے، دوسروں کو سمجھنے اور دوسروں کو قائل کرنے کے لئے یہ قدیم اور بہترین اوزار ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

یہ سلسلہ اس کا تعارف تھا۔ ان کے اور دوسرے کئی مغالطوں کے بارے میں پڑھنے کے لئے

https://bookofbadarguments.com/

سوالات وجوابات

سوال	**Sanam Khan** Could you please tell us about Ad Hominem مغالطہ ؟ کیونکہ عورتوں پر ہر وقت یہ استعمال کیا جاتا ہے۔ And " sunk cost fallcy" maybe
جواب	اس گروپ میں داعش پر ایک سلسلہ لکھا۔کسی کو پسند نہیں آیا لیکن اعتراض کی وجہ بھی سمجھ نہیں آئی تو سوال کیا کہ "فلاں انفارمیشن کہاں سے لی"۔جواب دینے پر انہوں نے اس کتاب کی مصنفین میں سے ایک کی تاریخ کنگھال کر کچھ اس طرح کا جواب دیا، "یہ صاحب کچھ عرصہ پہلے فلاں ادارے سے منسوب رہے ہیں۔اس ادارے نے ایک وقت میں ایک ایسا مضمون چھاپا تھا جو جانبدار تھا۔لہٰذا اس ادارے سے منسلک کسی شخص پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔پس ثابت ہوا کہ یہ معلومات غلط ہے اور پس ثابت ہوا کہ اس تمام سلسلے کی کوئی وقعت نہیں۔یہ جانبدارانہ بیانیہ ہے۔ یہad hominemاستدلال کی مثال تھا۔ اس میں آپ بات کو موضوع نہیں بناتے۔اس "کنویں کو زہریلا" کرنا بھی کہتے ہیں۔ یہ بات اس لئے غلط ہے کہ یہ ایک (کالے یا خاتون یا پٹھان یا گورے یا پنجابی یا فوجی یا سیاستدان یا ہندو یا مولوی) نے کی ہے۔اس کی ایک اور مثال ہے۔

1۔ ذہنی تعصبات

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ جوتے کی قیمت 1999 روپے کیوں ہے؟ دو ہزار کیوں نہیں؟ کیا اس سے فرق پڑتا ہے؟ ایک روپے سے فرق تو نہیں پڑنا چاہیے لیکن پڑتا ہے۔ اس کو بائیں طرف والے **ہندسے کا تعصب** کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ذہن پر زیادہ زور پڑنے سے بچنے کے لئے انفارمیشن کو سادہ کرنا چاہتے ہیں۔ بائیں طرف والا ہندسہ ہمیں جلدی سے ایک اندازہ بنا دیتا ہے کہ عدد کتنا بڑا ہے۔ یہ طریقہ بُرا نہیں۔ لیکن چیزیں بیچنے والے اس کو آسانی سے اپنے مقصد کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ اور جب آپ کو پتا لگ بھی جائے کہ ایسا کیوں کیا جا رہا ہے، آپ پھر بھی اپنے اس تعصب سے بچ نہیں پاتے۔ (قیمت طے کرنا اور ڈسپلے کرنا ایک آرٹ ہے، اس کے لئے سائیکولوجیکل پرائزنگ پر دیکھا جا سکتا ہے)۔

ایک اور **تعصب ہاتھ کا ہے**۔ اگر آپ کو دو چیزوں میں انتخاب کرنا ہو اور دونوں برابر کی ہیں تو زیادہ امکان ہے کہ اگر آپ رائیٹ ہینڈر ہیں تو آپ دائیں ہاتھ کی طرف پڑی چیز کا انتخاب کریں گے اور اگر آپ لیفٹ ہینڈر ہیں تو بائیں طرف والی چیز کا۔

اس طرح کے تجربات ہماری سوچ کے پراسس کا ایک گہرا پہلو سامنے لاتے ہیں۔ اس کو embodied cognition کہا جاتا ہے۔ یعنی کہ ہم دنیا کو فزیکل اصطلاحات کی صورت میں سمجھتے ہیں اور یہ ہماری ایبسٹریکٹ سوچ میں بھی جھلکتا ہے۔ باس ہائیرارکی میں "اوپر" ہے اور ماتحت "نیچے"۔ بات میں "وزن" ہے۔ دلیل "کمزور" ہے۔ آپ حقیقت سے "اندھے" ہیں۔ دوسروں کے شکایات سے "بہرے" ہیں۔ یہ تھیوری "خوبصورت" ہے۔ یہ بہت "بڑا" کام کیا ہے۔ ہم ان چیزوں کو بھی فزیکل خاصیتوں کے ساتھ سوچتے ہیں جن میں کوئی فزیکل عنصر نہیں۔

ایک اور تعصب **فریمنگ بائیس** ہے۔ "اس آپریشن کو کرنے میں دس فیصد خطرہ ہے کہ آپ زندہ نہ بچیں"۔ "اس آپریشن میں نوے فیصد لوگ بچ جاتے ہیں"۔ ریاضی کے لحاظ سے ان دونوں فقروں میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن ان پر ردِ عمل میں بہت فرق ہوتا ہے۔ ایسا آپریشن کروانے کو لوگ جلد تیار ہو جاتے ہیں جہاں نوے فیصد لوگ بچ جاتے ہوں، دس فیصد موت کا خطرہ مول لینے والے اس کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ ہمارا خطرے سے خوف ہے۔

میرے پاس ایک سکہ ہے جس میں کوئی گڑبڑ نہیں۔ میں نے اس کو تین بار اچھالا، تینوں بار "دُم" آئی۔ چوتھی بار اچھالتے وقت بہت سے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اس بار تو "سر" کی باری ہے۔ کسی کے تین بیٹے ہو جائیں تو خیال کیا جاتا ہے کہ چوتھی بار تو بیٹی ہونے کا امکان زیادہ ہے۔ نہیں، نہیں، نہیں۔ اس بار بھی یہ پچاس فیصد ہے۔ پہلے کیا ہوا؟ اس کا تعلق اس بار سے کسی طرح بھی نہیں ہے۔ اس کو **جواری کا مغالطہ** کہتے ہیں۔

ہمارا اس طرح کا تعصب بنیادی نفسیات کے بارے میں بھی ہے۔ جس گروہ کا حصہ ہوں، اس کی طرف تعصب۔ یہ ہماری جذباتی ضرورت ہے۔ اس کو **اِن گروپ بائیس** کہا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ بڑا تعصب خود اپنے آپ کے متعلق ہے۔ خود کو ہر موقعے پر شک کا فائدہ دینا۔

اگر کوئی چیز خرید لی ہے، تو اس کی کوالٹی کے بارے میں رائے فیصلہ کرنے کے بعد زیادہ اوپر ہو جائے گی۔ اس کی وجہ اپنے انتخاب کا جواز بتانا ہے۔ اور اگر ہمارے پاس بہت سی چیزوں میں سے ایک کا انتخاب کرنا۔۔۔ فرض کیجئے کہ کوئی نئی چیز خریدنے کے بارے میں۔۔۔ اور ہم بڑی سوچ بچار کے بعد ایک کا انتخاب کر لیا۔ اب پتا لگا کہ ان میں سے ہماری پسند کی چیز دستیاب نہیں تو پھر فہرست میں پسند کی دوسری پر جائیں گے؟ نہیں، تیسری پر۔ اس کی وجہ یہ کہ جب پہلی بار انتخاب کیا تھا تو پہلے اور دوسرے کے درمیان فیصلہ آسان کرنے کے لئے دوسری کی کوالٹی کو کمتر کرنے کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ تیسری سے بھی نیچے چلی گئی تھی۔ بے تکی بات؟ ہم ایسے ہی ہیں۔

ہم یہ بھی فرض کر لیتے ہیں کہ ہر کوئی ہماری طرح سوچتا ہے۔ اس کو **پروجیکشن بائیس** کہا جاتا ہے۔ دوسرا کیسے سوچے گا؟ اس کے لئے ہم اپنا ذہنی خاکہ استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوئی چیز مجھے تنگ کر رہی ہے تو یہ مفروضہ بنا لوں گا کہ یہ سب کو بری لگ رہی ہے۔ ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ لوگ دنیا کو ہماری نظر سے ہی دیکھتے ہیں۔

امریکہ میں ایک محفل میں ایک صاحب اس وقت گویا شاک کا شکار ہو گئے جب انہیں پتا لگا کہ میں سیاست میں ری پبلکن پارٹی کی حمایت کرتا ہوں۔ انہیں گُنگ دیکھ کر لطف آیا کیونکہ وہ تصور رکھتے تھے کہ ان کے حلقے میں ہر شخص ڈیموکریٹک پارٹی کا سپورٹر ہو گا۔ ان کے ذہنی تصور میں ری پبلکن پارٹی کے سپورٹر یا تو اصل لوگ نہیں تھے یا کم از کم ایسے نہیں تھے جو اس قسم کی محفل کا حصہ ہوں۔

ایک بار واقعہ رونما ہونے کے بعد ہم عام طور پر سوچتے ہیں کہ ایسا تو ہونا ہی تھا۔ کسی بھی الیکشن کے بعد "ماہرین" کی رائے کو دیکھ لیں (یا کرکٹ میچ کے بعد تبصرے دیکھ لیں)۔ جیتنے کے بعد یہ پنڈت خوشی خوشی وجوہات بتا رہے ہوں گے کہ ایسا کیوں ہوا اور شروع سے ہی ایسا کیوں واضح نظر آ رہا تھا۔ ہارنے والے کا تو کوئی چانس ہی نہیں تھا۔ (ان کی آراء کا موازنہ مقابلے سے پہلے کی رائے سے مت کریں ورنہ آپ کا ماہرین کی پیشگوئیوں پر سے اعتبار اٹھ جائے گا)۔ اس کو **ہائنڈسائٹ بائیس** کہا جاتا ہے۔

ان تعصبات کی وجہ ذہنی شارٹ کٹ ہیں۔ اور یہ مفید ہیں۔ آپ نے سنا تھا کہ فلاں محلے میں آپ کے دوست کا موبائل فون لوٹ لیا گیا تھا۔ اب آپ اس محلے کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ آپ سے کسی سرکاری دفتر میں کسی نے بدتمیزی کی تھی۔ آپ تصور کرتے ہیں کہ سرکاری دفاتر میں لوگ ایسا کرتے ہیں۔ اس کو **ایویلیبیلیٹی بائیس (availability bias)** کہا جاتا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ اگر ڈیٹا کا تجزیہ کیا جائے تو پتا لگے کہ ایسا نہیں۔ وہ جگہ شہر کی باقی جگہوں سے زیادہ محفوظ ہے۔ آپ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، وہ استثنا تھا۔

لیکن آپ کے پاس وقت نہیں کہ ڈیٹا اکٹھا کر کے یہ تجزیہ کریں۔ فیصلے تو آپ نے لینے ہی ہیں۔ ایسے میں یہ شارٹ کٹ مفید رہتے ہیں۔

اگر آپ دنیا کو سمجھنا چاہتے ہیں تو اس کا آغاز خود کو سمجھنے سے ہے اور اس کے لئے ان تعصبات کو سمجھنا ضروری ہے۔

اشیاء، الفاظ، خیالات اور جذبات بیچنے والوں کی کامیابی بھی انہی تعصبات کے راستے سے گزرتی ہے۔

یہ چند تعصبات سے تعارف ہے۔ ان کی فہرست آخر میں دئے گئے لنک سے۔

آپ کے لئے ایک سوال۔ گاما ایک شخص ہے۔ چھ فٹ قد، بھاری بھرکم، کسرتی جسم، نوجوان، ہاتھ ملاتے وقت مضبوط گرفت۔ کس کا امکان زیادہ ہے؟

گاما پہلوان ہے یا دکاندار؟ اور آپ کے جواب کی وجہ کیا ہے؟

ان کے بارے میں پڑھنے کے لئے بہت اچھی کتاب

The Art of Thinking Clearly: Rolf Double

تعصبات کی فہرست یہاں سے

https://en.wikipedia.org/wiki/List_of_cognitive_biases

2۔ ذہنی تعصبات۔ گاما، پہلوان یا دکاندار؟

گاما ایک شخص ہے۔ چھ فٹ قد، بھاری بھرکم، کسرتی جسم، نوجوان، ہاتھ ملاتے وقت مضبوط گرفت۔ کس کا امکان زیادہ ہے؟ گاما پہوان ہے یا دکاندار؟ اور آپ کے جواب کی وجہ کیا ہے؟

ہمارا تعصب ہے کہ ہم کسی چیز پر ذہنی لیبل لگاتے وقت اس کیٹگری کا کوئی اہم فیچر دیکھتے ہیں۔ ایسا کرنا غلط تو نہیں لیکن اس میں دو اہم چیزیں رہ جاتی ہیں۔

پہلا بیس ریٹ (base rate) یعنی اگر اس کیٹگری میں ہونا نایاب ہے تو کسی نئی شے کے اس سے تعلق کا امکان کم ہے۔ دوسرا،

اس فیچر کی اہمیت جسے ہم نے استعمال کیا ہے۔

شرلاک ہومز نے اپنے ساتھی واٹسن کو یہ اصول سمجھاتے ہوئے بتایا تھا کہ اگر لندن کی سڑک پر سموں کی ٹاپوں کی آواز سنی جائے تو یہ سوچیں کہ گھوڑا ہے، زیبرا نہیں۔ اگر آپ میڈیکل کالج میں ہیں تو آپ کے اساتذہ نے یہی مثال آپ کو بیماری کی تشخیص کے لئے دی ہو گی۔ جب کوئی طالب علم کسی ایسی علامات سے ایسی بیماری کی تجویز دیتا ہے جو نایاب ہے تو اس کو "زیبرا" کہا جاتا ہے۔

مثلاً، ایک مریض کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہے، سر میں درد ہے، پسینہ آرہا ہے اور بلڈ پریشر زیادہ ہے۔ یہ سب علامات ایک کنڈیشن کی ہیں جس کو فیوکروموسائٹوما کہا جاتا ہے۔ لیکن "فیو" بہت ہی کم ہونے والی بیماریاں ہیں۔ اگر علامات عین وہی ہوں جو فیو والی ہیں تو بھی اس چیز کا امکان بہت زیادہ ہے کہ مریض کو اینگزائیٹی ہے یا تھائیروائیڈ کا مسئلہ ہے یا کوئی بھی دوسرا عارضہ ہے جس سے یہ استعمال کرتے ہوئے فیو تجویز کرتا ہے

جب ایک ناتجربہ کار طالبعلم representative heuristic نتیجہ نکلتا ہے۔

تو تجربہ کار استاد مسکراتے ہوئے زیبرا کی کہانی بتاتا ہے۔ اور بیماری کی نایابی کا سمجھاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ بیماری تک پہنچنے کے لئے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں تا کہ اعتماد سے ٹھیک شناخت کی جاسکے لیکن تجربہ کار ڈاکٹر لندن کی سڑک پر زیبرا کی توقع نہیں رکھتا۔

بلڈ پریشر اونچا ہونا فیو کی پیشگوئی اس لئے نہیں کرتا کیونکہ اس کے اونچا ہونے کی وجہ صرف یہی نہیں۔ اور اس وقت بیس ریٹ ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ اچھا اندازہ لگانے کے لئے بیس ریٹ کا علم ہونا ضروری ہے۔

فرض کیجئے کہ بوٹے کو کمپیوٹر کا جنون ہے، تھوڑا سا تنہائی پسند ہے، ہر چیز کو کھول کر دیکھنے کا شوق رکھتا ہے اور تفصیل میں جانا پسند کرتا ہے۔ بوٹا ایک یونیورسٹی میں گیا ہے۔ کیا انجینرنگ میں داخلہ لیا یا بزنس میں؟ شاید آپ کہنا چاہیں کہ انجینئرنگ میں۔ یہ تو درست ہے کہ اس طرح کے لوگ انجینرنگ میں زیادہ جاتے ہیں لیکن اب فرض کیجئے کہ اس یونیورسٹی میں صرف ایک فیصد طلباء انجنیرنگ میں جاتے ہیں جبکہ ننانوے فیصد بزنس میں۔ اگر یہ سٹیریوٹائپ بزنس والے طلباء میں اقلیت میں ہی پائی جاتی ہے تو بھی طلباء کے تناسب کے اس بڑے فرق کا مطلب یہ نکلے گا کہ اس کا امکان زیادہ ہے کہ بوٹا بزنس میں گیا ہو گا۔

اسی قسم کا ایک اور تعصب یونٹ بائیس ہے۔ زیادہ انفارمیشن کو سادہ کرنے کے لئے پہلی اپروکسیمیشن کے طور پر ہم کسی ایک آدھ چیز سے کسی کو جج کر لیتے ہیں۔ اور اسی فیچر سے باقی سب کا اندازہ لگاتے ہیں۔

اس پر 2009 میں اینڈریو گائیر اور پال روزن نے سٹڈی کی۔ انہوں نے لوگوں سے دوسروں کے وزن کا تخمینہ لگانے کا کہا۔ اس سے پتا لگا کہ لوگ اس اندازے کے لئے کمر کے سائز کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور قد کو نظرانداز کر دیتے ہیں جو اندازوں میں غلطیوں کی بڑی وجہ تھی۔

ٹیکنالوجی کی مارکٹنگ میں اس تعصب کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ کسی وقت میں کمپیوٹر خریدنے میں بہت ہی زیادہ اہمیت پراسسر کے میگاہرٹز کو دی جاتی تھی، گویا کہ یہی عدد سب کچھ بتا دیتا ہے۔ مدربورڈ، میموری، چپ سیٹ وغیرہ جیسی چیزیں عام خریدار کے لئے بہت زیادہ تفصیل تھی اور وہ چپ سیٹ کے اس عدد تک محدود رہتا تھا۔

ڈیجیٹل کیمرہ میں یہ عدد میگا پکسل رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ریزولیوشن اصل میں بہت کم اہمیت رکھتی ہے۔ لینز کی کوالٹی اس سے زیادہ اہم ہے۔ اگر آپ ٹیکنالوجی کے ماہر ہیں تو یقیناً ان سادہ کی گئی مثالوں کے بارے میں اپنی رائے دینا چاہ رہے ہوں۔ آپ کی بات درست ہے لیکن اصل پوائنٹ یہ ہے کہ زیادہ تر ہم پیچیدہ انفارمیشن کو ایک آدھ عدد تک لا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کرتے ہیں۔

گاما ایک شخص ہے۔ چھ فٹ قد، بھاری بھرکم، کسرتی جسم، نوجوان، ہاتھ ملاتے وقت مضبوط گرفت۔ کس کا امکان زیادہ ہے؟ گاما پہلوان ہے یا دکاندار؟

فرض کیجئے کہ پہلوانوں میں سے نوے فیصد بھاری بھرکم ہیں اور دکانداروں میں سے صرف پانچ فیصد۔ لیکن اس کا جواب دینے کے لئے اہم ترین انفارمیشن یہ ہے کہ دکاندار کتنے ہیں اور پہلوان کتنے؟ اگر دکانداری کا پیشہ رکھنے والے ایک لاکھ لوگ ہیں اور پہلوانی کا پیشہ رکھنے والے ایک ہزار تو اس

کا مطلب یہ ہے کہ آبادی میں نو سو بھاری بھرکم پہلوان ہیں اور پانچ ہزار بھاری بھرکم دکاندار۔ اس آبادی میں بھاری بھرکم شخص کا پیشہ پہلوانی کے مقابلے میں دکانداری ہونے کا امکان تقریباً ساڑھے پانچ گنا زیادہ ہے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اس پوسٹ کا پچھلا حصہ بھی پڑھ لیں اور اگلی بار جب آپ اشتہار دیکھیں، خبریں دیکھیں، یا دوست سے گپ شپ کریں تو انفارمیشن کے بارے میں میٹا کوگنیشن کے علاقے میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ کہ انفارمیشن کو پراسس اور تجزیہ کیسے کرنا ہے؟ کونسے تعصبات کہاں استعمال ہو رہے ہیں؟

ان سے واقفیت کی مدد سے آپ اپنی کشتی کا کنٹرول سنبھال سکیں گے تاکہ وقت پڑنے پر انکے بہاؤ کے خلاف بھی جا سکیں۔

اور ہاں، ابھی ایک کا ذکر تو رہ ہی گیا۔ وہ، جو کہ تعصبات کی دنیا کا بادشاہ ہے۔ اس کا ذکر اگلے حصے میں۔۔۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سوالات وجوابات

سوال	**Kamran Veer Khan** **Es book ka urdu men trjma hy?**
جواب	نہیں۔اس کا اردو میں ترجمہ نہیں
سوال	**Afaq ahmad** **sir u always tell us about the" sath lagi hoi tasveer gama ki he k ni " ?????** **Sir tasveer ka raaz abi b poshida he.** Daniel Kahenman
جواب	Kahnemann's Linda problem (Bank teller or Feminist) is very interesting. That's an example of Conjunction Fallacy
سوال	**Waqar Kanwal** ایک اور مغالطہ بھی ہو سکتا ہے۔ گاما چونکہ ایک سچ میں پہلوان گزرا ہے سو جب گاما کے نام کے ساتھ کسرتی جسم چھ فٹ قد لکھتے ہیں تو ذہن سب سے پہلے پہلوان کی طرف ہی جاتا ہے
جواب	آپ کی بات درست ہے

3۔ ذہنی تعصبات۔ کنفرمیشن بائیس

نوویلا اپنا واقعہ بتاتے ہیں کہ ان کے ٹی وی پروگرام کے بارے میں کسی نے شکایت کی کہ آپ اپنے پروگرام کے فلاں سیگمنٹ میں صرف خواتین کے بارے میں ہی کیوں بات کرتے ہیں؟ بہت کم کسی مرد کے بارے میں بات ہوتی ہے۔ نوویلا نے اپنے پچھلے سو پروگراموں کا تجزیہ کیا۔ اس میں 15 فیصد میں کسی خاتون کے بارے میں۔ 45 فیصد میں کسی مرد کے بارے میں۔ جبکہ باقی چالیس فیصد میں کسی خاص فرد پر بات نہیں تھی۔

آخر ایسا کیوں تھا کہ فیڈبیک دینے والے کا خیال حقیقت سے اتنا فرق تھا؟ اور ایسی چیز کے بارے میں جس کو آسانی سے گنا جا سکتا تھا۔ اس کا جواب کنفرمیشن بائیس ہے۔

ہمارے ذہنی تعصبات میں سے سب سے طاقتور تعصب کنفرمیشن بائیس ہے اور اسے ہم تعصبات کی دنیا کا بادشاہ کہہ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ کہ ان چیزوں کو نوٹ کرنا، قبول کرنا اور یاد رکھنا جو میرے ذہن کے کسی یقین سے ہم آہنگ ہوں۔ اور اس کے مخالف انفارمیشن کو نظرانداز کرنا، جواز سے بہلا لینا یا بھول جانا۔ یہ عمل ذہن کے بیک گراؤنڈ میں جاری رہتا ہے اور ہمیں طاقتور سراب فراہم کرتا رہتا ہے کہ حقائق ہمارے یقین کے مطابق ہیں۔

دنیا سے ملنے والی انفارمیشن کی تُک بنانے کے لئے ہم کوئی خاص ورلڈ ویو (world view) بناتے ہیں۔

ایک فریم ورک، ایک کہانی، ایک پیراڈائم۔ اور ملنے والی انفارمیشن کو اس کے مطابق ایڈجسٹ کرتے رہتے ہیں۔ انفارمیشن کو اس طریقے سے تنظیم دینا مفید ہے اور ضروری بھی۔ لیکن یہ عمل خود میں ایک نئی زندگی لے لیتا ہے۔ وہ کہانیاں جو ہم دنیا کو سمجھنے کے لئے بناتے ہیں، وہ صرف انفارمیشن کو تنظیم ہی نہیں دیتیں، اس کو چھانتی اور بدلتی بھی ہیں تا کہ کہانی تبدیل نہ ہو۔

اس کو غلط معنوں میں نہ لیں۔ ایسا نہیں کہ ہم خواہش رکھتے ہیں کہ حقائق بدل دیں یا ماضی کو اپنی مرضی سے لکھ دیں۔ کنفرمیشن بائیس اس سے زیادہ باریک اور نفیس ہے۔ جذباتی استدلال ایک شعوری پراسس ہے جس کا مقصد ہماری کہانی کی حفاظت ہے۔ کنفرمیشن بائیس غیر شعوری ہے۔ یہ ہمارے اندر کام کر رہا ہے اور ہمیں اس سے ہمیشہ خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔

مثلاً، آپ کے ذہن میں ایک کہانی ہے کہ نیلی آنکھوں والے بدتمیز لوگ ہوتے ہیں۔ جب بھی کسی نے بدتمیزی کی، آپ نے آنکھ کا رنگ دیکھا۔ اگر آنکھ نیلی نکلی تو اس کہانی کو تقویت ملی۔ اپنی کہانی کے حق میں شواہد میں اضافہ ہو گیا۔ اگر آنکھ کسی اور رنگ کی تھی تو اس کو بھول گئے۔ ہم لوگ متعصب اسی طرح بنتے ہیں اور یہ تعصب قائم رہتے ہیں۔

ڈیٹا کو بھلا دینے کے علاوہ بھی غیر شعوری طریقے ہیں۔ "بھوری آنکھ والا بدتمیز تو تھا لیکن اتنا نہیں جتنا نیلی آنکھ والا"، "سیاہ آنکھ والے سے بات کرتے وقت میرا قصور بھی تھا، بات ایسے نہیں کرنی چاہیے تھی"۔

دنیا میں انفارمیشن ہی انفارمیشن ہے۔ واقعات ہوتے ہیں، لوگ ملتے ہیں، ڈیٹا ہی ڈیٹا بکھرا ہوا ہے۔ ہمارا دماغ اس میں سے بامعنی پیٹرن تلاش کرنے کا ماہر ہے۔ اور یہ کرتے وقت کنفرمیشن بائیس دوسرے تعصبات کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔

اسی تعصب کے ساتھ ایک اور تعصب جڑا ہوا ہے جو خواہش کا بائیس ہے۔ اس پر 2016 میں بین ٹاپن نے دلچسپ سٹڈی کی۔ امریکی صدارتی انتخاب سے کچھ پہلے لوگوں سے دو سوال پوچھے۔ ایک یہ کہ ان کے خیال میں کونسا امیدوار جیتے گا اور دوسرا یہ کہ وہ خود کونسے امیدوار کے جیتنے کے خواہشمند ہیں۔ اس کے بعد انہیں رائے عامہ کا نیا سروے دکھایا گیا جو کسی ایک امیدوار کے حق میں تھا۔ اگر یہ اس امیدوار کے حق میں تھا جس کے وہ جیتنے کے خواہشمند تھے تو انہوں نے فوری قبول کر لیا۔ اپنی خواہش کی کنفرمیشن اپنے یقین کی کنفرمیشن سے زیادہ طاقتور ہے۔

یہ سٹڈی انسانی سوچ کی پیچیدگی کا بتاتی ہے۔ "یقین" بھی کوئی ایک چیز نہیں۔ ایسے یقین جن کے ساتھ جذبات نہ ہوں، ان پر ردِ عمل ان یقینوں سے مختلف طریقے سے ہوتا ہے جن کے ساتھ جذبات وابستہ ہیں۔ جن لوگوں کا یقین تھا کہ ان کا پسندیدہ امیدوار ہار جائے گا، ان کو اس یقین سے جذباتی وابستگی نہیں تھی۔ بلکہ وہ اس کو بدلنے میں دلچسپی رکھتے تھے اور نئے ڈیٹا نے یہ ممکن کر دیا تھا۔ خواہش کا تعصب رائے کے تعصب سے آسانی سے جیت گیا۔

ایسا نہیں کہ ہم لوگ رائے تبدیل نہیں کر سکتے لیکن اس کے لئے اتنے شواہد درکار ہیں جو جذبات کا پہاڑ عبور کر سکیں۔ اور اس میں بھی کچھ لوگ واپسی کے لئے جواز کی تلاش میں رہتے ہیں۔

مثال: ایسے لوگ جو گلوبل وارمنگ سے انکار کرتے ہیں، انہیں مضبوط شواہد دکھائے جائیں تو کچھ لوگ پھر انکار کرتے رہیں گے لیکن کچھ پوزیشن تبدیل کر کے اس پر چلے جائیں گے کہ ہاں، درجہ حرارت میں اضافہ تو ہو رہا ہے لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ انسانی سرگرمیوں کا اس میں ہاتھ ہے یا نہیں۔ اگلا

سٹاپ: اگر انسانوں کا اس میں ہاتھ ہے تو ہمیں معلوم نہیں کہ نتائج برے ہوں گے یا نہیں۔ اس سے اگلا سٹاپ: ٹھیک ہے، نتائج برے ہوں گے لیکن ہم اس بارے میں کچھ کر نہیں سکتے۔

اگر خواہش کا تعصب اس پوزیشن کے بارے میں مضبوط ہے تو اپنی خواہش کے حق میں کسی بھی ہلکی سے ہلکی چیز پر اپنی اصل پوزیشن پر واپس چلے جائیں گے۔

جب ہم کسی بھی دعوے کو پرکھتے ہیں تو اس کا ٹھیک طریقہ ایسا تجربہ کرنا ہے جو اس کو غلط ثابت کرے۔ مثال: میں اگر کہتا ہوں کہ کلاسیکی موسیقی سننے والے پودے صحت مند رہتے ہیں اور اس کے لئے تجربہ کرتا ہوں کہ پودوں کے پاس کلاسیکی موسیقی چلتی رہے۔ اب اگر یہ پودے اچھے بڑھتے ہیں تو کیا میرا دعویٰ درست ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ تجربہ ٹھیک نہیں۔ ہمیں ایسے پودے بھی درکار ہیں جن کے پاس کلاسیکی موسیقی نہ بج رہی ہو۔ اس کو کنٹرول گروپ کہا جاتا ہے اور سائنسی سوچ کا یہ طریقہ ہمیں بدیہی طور پر نہیں سوجھتا۔

اسی کا ایک اور رخ۔ فرض کیجئے میرا خیال ہے کہ میں کسی کے بال دیکھتے ہی پہچان لیتا ہوں کہ اس نے وِگ لگائی ہوئی ہے۔ اس یقین کی کنفرمیشن مجھے اس وقت ملے گی جب کسی نے وگ لگائی اور میں نے نوٹ کر لیا۔ اور یہی مسئلہ ہے۔

مجھے اس سے آگاہی نہیں ہو گی جب کسی نے وگ لگائی اور میں نے نہیں پہچانا۔ اور جن کی وگ میں نے پہچانی بھی ہے، ان کا اصل ٹیسٹ اس وقت ہو گا جب میں ان سے پوچھوں یا بال کھینچوں۔ جب تک یہ ٹیسٹ نہیں ہو جاتے، مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ میں اس میں کتنا اچھا ہوں۔

آپ کے ایسے کونسے دعوے ہیں؟ کیا کہا؟ آپ پہچان لیتے ہیں کہ کون جھوٹ بول رہا ہے؟ کسی کے لباس سے شخصیت پہچان لیتے ہیں؟ نہیں، آپ کو نہیں پتا کہ آپ یہ پہچان کرنے کے قابل ہیں۔ یہ صرف آپ کا گمان ہے۔

کنفرمیشن بائیس کی طاقت یہ ہے کہ یہ ہر وقت پس منظر میں مسلسل کام کرتا رہتا ہے۔ اس نے بہت سے ڈیٹا کو چھاننا ہے۔ اور آپ کو گہرا سراب دکھانا ہے کہ شواہد آپ کے خیالات کے حق میں ہیں۔ اس دنیا کو دیکھنے کے لئے یہ آپ کو رنگدار شیشے دیتا ہے۔ ایسے یقین کو ہلانا بہت ہی مشکل ہے جس کی

سپورٹ میں کنفرمیشن بائیس کا پہاڑ ہو۔اس کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آپ کسی ایسی چیز کے بارے میں غلطی کا شکار رہے ہیں جس کے بارے میں آپ کو شک نہیں کہ آپ ٹھیک ہیں۔اور ایسا کرنا کریٹیکل سوچ کی طرف ضروری قدم ہے۔

اپنی عاجزی کا ادراک اس کے لئے لازم ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Saleem ahmad** کیا مذھبی نظریات بھی کنفرمیشن بائیس کی شکلیں ہیں؟
جواب	نظریات خود کنفرمیشن بائیس نہیں۔البتہ جب ہم کسی نظریے کے حق میں ہوں تو اس کی سپورٹ میں شواہد کو اہمیت زیادہ دیتے ہیں۔اس وجہ سے جو لوگ کسی بھی نظریے کے حق میں کچھ زیادہ ہوں، انہیں ہر نیا فیکٹ اس کے حق میں ہی نظر آتا ہے۔
سوال	**Tahir Rizwan Khan** سر کیا اپنے مذہبی عقائد پہ بحث نہ کرنا اور ان کو بحث سے مبرا قرار دینا بھی بائیس ہے؟ مطلب گریز (avoidance) بھی تعصب نہیں؟
جواب	مذہبی عقائد اور سیاست تو ایسے موضوعات ہیں جن پر شاید لوگ سب سے زیادہ مباحث ہوتے ہوں۔ کونسا موضوع کس وقت اور جگہ کے لئے مناسب ہے؟ یہ انتخاب تو ہم ہر وقت کرتے ہیں۔ مثال: اگر میں رچرڈ ڈاکنز یا سیم ہیرس کے مذہبی عقائد کی تنقید پر اس فورم میں مضمون لکھوں تو وہ یہاں کے لئے مناسب نہیں ہو گا۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں فورم سے باہر ایسا نہیں کرتا۔

سوال	**Tahir Rizwan Khan** استاد محترم آپ کی بات ہی اور ہے. اور میرا سوال سب لوگوں کے متعلق تھا صرف آپ کے متعلق نہیں Let me rephrase. لوگوں کے کچھ عقائد (مذہبی، سیاسی یا معاشرتی) ان کے لیئے بہت عزیز ہوتے ہیں. اب کچھ چیزیں وقت کے ساتھ ساتھ اگر حقائق کی کسوٹی پر پورا نہ اتریں تو لوگ مزید تحقیق میں پڑھنے کی بجائے اس موضوع پہ گریز کرنا شروع کر دیتے ہیں. اسکی مثال میں ہم کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا کوا سفید ہے. اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہی پسند نہیں کرتے کہ کوا کس رنگ کا ہے. اس رویے کو آپ نے اس سیریز میں ابھی تک cover نہیں کیا. اس پہ ایک آرٹیکل بنتا ہے
جواب	نظریاتی انتہاپسند تو عام طور پر ہر بات کے درمیان میں، خواہ کتنی ہی غیر متعلقہ کیوں نہ ہو، اپنے نظریے کو لانا پسند کرتے ہیں۔جہاں تک اس سلسلے کا تعلق ہے تو اس میں نظریات کا ذکر نہیں کیونکہ یہ غیر متعلقہ ہیں۔ اس کے لئے پھر بات بالکل الگ سے شروع کرنا پڑے گا۔وجہ کیا ہے؟ اگرچہ قدیم یونانی فلسفے میں افلاطون کا یہ استدلال تھا کہ مورلیلیٹی تک ریزن سے پہنچا جا سکتا ہے لیکن شواہد اس فلاسفیکل پوزیشن کو بالکل سپورٹ نہیں کرتے۔(اس کے برعکس، ریزن کو اخلاقیات کی دھجیاں اڑانے کے لئے آسانی سے استعمال کیا جا سکتا ہے)۔مورل فلاسفی پر مورل فاونڈیشن تھیوری کو پڑھا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں جس چیز کا ذکر کیا گیا ہے، وہ فزیکل دنیا کو سمجھنے کا ہے۔یہاں پر ریزن بہت اہمیت رکھتی ہے۔
سوال	**Sanam Khan** استادِ من، میں تو اب رات کو ساری میموری ڈیلیٹ کر کے سوتی ہوں کیونکہ آپ نے سمجھا دیا کہ اکثر و بیشتر باتیں بے بنیاد ہوتی ہیں ہماری اپنی گھڑی ہوئی۔بہت شکریہ
جواب	کچھ میموری سنبھال کر بھی رکھنی چاہیے۔کام آتی ہے
سوال	**Umair M** یقین سے نکلنا تو آسان ہے بس پتا ہونا چاہیے کہ آپ کا دماغ صرف 5 فیصد آپ کا ہے. باقی یہ جو بھی کر رہا ہے پہلے سے ہی اس میں فیڈ ہے. میرے لیے تو کسی بھی فیصلے یا عمل. کرنے میں یہی دو سوال ہوتے ہے: Can I think why I'm doing this.. And Can I trust my brain.
جواب	میری رائے میں اس ٹریپ سے نکلنے کی ضرورت نہیں، صرف پہچاننے کی ہے۔دنیا میں کتنے لوگ ایسے یقین رکھتے ہیں جو صرف جذبات کی بنیاد پر ہیں؟ اس کی تعداد سو فیصد ہے۔کوئی بھی non-contradictory سکول آف تھاٹ موجود نہیں۔

نسبت کی غلطی

کیا آپ ماضی میں کسی ایسی چیز پر یقین رکھتے تھے جس کا بعد میں پتا لگا کہ یہ نری لغویات کے سوا کچھ نہ تھی؟ اور کچھ نہیں تو اس بارے میں گمان رہا تھا کہ شاید ٹھیک ہو؟ برمودا مثلث؟ آسیب زدہ گھر؟ نجومی؟ اڑن طشتریاں؟ روشنیوں سے علاج؟ قدیم ترقی یافتہ تہذیبیں؟ قبرستان میں چڑیل؟ چھٹی حس؟ بنگالی بابے کے قابو کئے ہوئے جن؟ زائچے؟ ٹیلی پیتھی؟ مچھلی کے بعد دودھ پینے سے بچنا؟ کالی بلی کا سامنے سے گزرنا؟

ہم سب زندگی میں مختلف تجربات سے گزرتے ہیں۔ کیونکہ ہم سب کے پاس اپنی زندگی کے آغاز میں انفارمیشن صفر ہوتی ہے۔ مثلاً، کسی نے بتایا کہ چاند پر گئے مشن غلط ہیں اور ساتھ چار چھ "ثبوت" دے دئے۔ اس بارے میں زیادہ انفارمیشن نہیں تھی، اس لئے ان پر یقین کر لیا۔ کئی بار ایسے جھوٹے یقین بہت عرصہ رہ بھی جاتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ کو اپنے ماضی کے ایسے چند خیالات یاد آئے ہوں گے۔ ایسا کیوں تھا؟

اس کے پیچھے کئی فیکٹر ہو سکتے ہیں۔ یہ ہمارے کلچر اور سوشل دائرے میں عام ہو سکتے ہیں۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ یہ کیوں غلط ہیں، ایسے علم کی ضرورت ہو سکتی ہے جو ہمارے عام تجربے سے باہر ہو۔ کسی صحافی کی غلط رپورٹنگ یا مس انفارمیشن پھیلانے والوں کی اچھی کہانی اس میں کردار ادا کر سکتی ہے۔ یا یہ ہمارے زندگی کے تجربات کا ایک رینڈم خلا ہو سکتا ہے۔

جبکہ اگر آپ کو پتا لگے کہ اس قسم کی کسی لغویات پر یقین اس وقت کسی اور کا ہے؟ ہم اس سے جلد یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ وہ شخص یا تو بھولا ہے یا جاہل یا پھر اس کا یہ یقین رکھنا اس کو کوئی ولن بنا دیتا ہے۔ وہ بندہ کچھ ٹھیک نہیں۔

اب ان دونوں وضاحتوں میں فرق دیکھیں۔ ہم خود اس وقت حالات کا شکار تھے اور اس یقین کی وجہ بیرونی عوامل تھے۔ جبکہ دوسرے کے اس یقین کی وجہ اس کے اندرونی عوامل تھے جو اس معاملے میں اس شخص کی خاصیت ہے۔ اس کو بنیادی نسبت کی غلطی

(fundamental attribution error) کہا جاتا ہے۔

اس تعصب کی ایک وجہ انفارمیشن کی کمی ہے۔ آپ خود اپنے پر بیتے حالیہ واقعات اور عوامل سے آگاہ ہیں جبکہ دوسرے سے نہیں۔

بازار میں آپ نے دیکھا کہ کسی شخص نے اپنے بچے کو درشتی سے جھڑک دیا۔اس کے بارے میں رائے قائم کرنا آسان ہے کہ یا تو اس میں برداشت کی کمی ہے یا وہ برے والدین ہیں۔

پھر کسی روز بازار میں آپ اپنے بچے کے ساتھ ہیں۔وقت کی کمی ہے۔ تین کام ہیں جو مکمل کرنے ہیں۔ صبح شریکِ حیات سے کچھ کھٹ پٹ بھی ہوئی تھی۔ دفتر میں کام کا دباؤ زیادہ ہے۔حال میں ہی آپ کے قریبی عزیز کا انتقال ہوا تھا۔ آپ کے بچے نے چھوٹی سی شرارت کی اور آپ نے اپنے عام سٹائل سے ہٹ کر اسے بڑی درشتی سے جھڑک دیا۔ دیکھنے والے راہگیروں نے اندازہ لگا لیا کہ آپ ایسے ہی ہیں۔

افسانے اور ڈرامے لکھنے والے سکرین رائٹر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔وہ کہانی میں آپ کو ڈرامے کے مرکزی کردار کی نظر سے دنیا کو دکھاتے ہیں۔ وہ کردار ایک عام سچوئشن میں نہیں ہے۔ وہ ایسی حرکت کرتا ہے جو نارمل نہیں۔اس پر پڑنے والی نگاہیں سوالیہ ہیں یا حقارت والی۔ آپ کو اس کردار سے ہمدردی ہے کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ وہ کس صورتحال سے گزر رہا ہے۔ آپ ان حقارت بھری نظروں کو ناپسند کرتے ہیں۔ "یہ لوگ کیسے پہلے سے رائے قائم کر بیٹھے ہیں۔اس کی نظر سے کیوں نہیں دیکھتے"۔

اپنی روزمرہ زندگی میں ہم راہگیر ہیں۔ہم کسی کے رویے کے عوامل سے آگاہ نہیں ہیں۔

میں اپنے اس تعصب سے واقف ہوں لیکن بہت بار اس کا شکار ہوتا ہوں۔

کوئی اپنی جادوئی چھکی اس لئے بیچ رہا ہے کہ وہ لالچی ہے؟ یہ رائے بنانے سے پہلے ٹھہر جائیں۔(مذہبی لٹریچر میں اس کو توقف کہا جاتا ہے یعنی اپنی رائے کو سنبھال لیں)۔ ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی ایسا طاقتور تجربہ ہوا ہو جس سے اس نے غلط نتیجہ نکالا ہو؟ ہو سکتا ہے کہ اسے اپنے قریبی اور قابلِ اعتماد شخص کی بات پر بھروسہ ہو؟

کریٹیکل سوچ، اپنی ناقابلِ اعتبار یادداشت، ذہنی تعصبات، منطقی مغالطوں وغیرہ کے بارے میں پڑھنے میں ہمیشہ یہ asymmetry ملتی ہے۔

ان اصولوں کو ہم دوسروں پر تو استعمال کرتے ہیں، خود پر نہیں۔اس کو ہم کریٹیکل سوچ کے علم کی ٹریجڈی کہتے ہیں۔دوسروں کی یادداشت ناقابلِ اعتبار ہے؟ میری بھی ہے۔دوسرے اپنے علم کے بارے میں زیادہ گمان رکھتے ہیں؟ میں بھی یہی کرتا ہوں۔

ہم خود کو شک کا فائدہ دیتے رہتے ہیں۔تصور کریں کہ اگر ہم عادتاً یہی کام دوسروں کے ساتھ بھی کر سکیں۔ان کے بارے میں کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے پوچھ لیں کہ جو انہوں نے کیا تھا، وہ کیوں کیا تھا؟ جو کہا تھا، وہ کیوں کہا تھا؟ اور اگر کوئی اندازہ لگانا ہی ہے تو شک کا فائدہ دے کر لگا لیں۔(مذہبی لٹریچر میں آپ حسنِ ظن کے بارے میں پڑھ سکتے ہیں)۔رائے کو روک لینا ایک اچھی حکمتِ عملی ہے۔(ایسا ضرور ہے کہ یہ کرنے سے الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر آراء کا سرکس کچھ ماند پڑ جائے گا)۔

خبروں میں آنے والے لوگوں کے بارے میں فوری رائے قائم کرنے میں ہم چیمپئین ہیں۔اور اس رائے کے لئے معمولی ترین انفارمیشن بھی کافی ہوتی ہے۔جب مکمل کہانی ابھرتی ہے تو وہ عام طور پر اس سے مختلف ہوتی ہے جو لوگوں نے فرض کی ہوتی ہے۔ (اور بہت سے لوگ اسے بھول کر اگلی معمولی ترین انفارمیشن کی بنیاد پر کہانیاں بنا کر دھڑا دھڑ آگے بڑھانے کے مشغلے میں مصروف ہو چکے ہوتے ہیں)۔

اگر آپ سوشل میڈیا استعمال کرتے ہیں تو بنیادی نسبت کی یہ غلطی ہر وقت دیکھتے رہتے ہوں گے۔نہ صرف دوسرے کے ارادے کو پہلے سے فرض کر لیا جاتا ہے بلکہ ان کے آرگومنٹ اور پوزیشن کو بھی۔دوسرے کی بات کو سنے بغیر، اس کی پوزیشن کو سمجھے بغیر، اسے وضاحت کا موقع دئے بغیر، اس کی پوزیشن کی بہترین توجیہہ کئے بغیر بھوسے کے پتلوں کو لوہے کے ڈنڈوں سے پیٹنے والے اتنے زیادہ کیوں ہیں؟ اس کی ایک بڑی وجہ فنڈامنٹل ایٹریبیوشن ایرر ہے۔

\-------------------

سازشی تھیوریوں میں اس ایرر کا استعمال بکثرت نظر آئے گا۔اس کی حرکتیں کچھ عجیب کیوں تھیں؟ فلاں الفاظ کیوں استعمال کئے؟

جب آپ باہر سے دیکھ رہے ہیں تو ہر عجیب چیز میں کسی کی بدنیتی نظر آئے گی۔اسے لوگوں کے اندرونی ارادوں کو جانچا جائے گا۔

مثلاً، ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت گرنے سے پہلے فائر مارشل نے pull it کیوں کہا؟

یہ یقیناً عمارت اڑانے کا آرڈر تھا!! (نہیں، عمارت سے باہر نکلنے کے لئے یہی کہا جاتا ہے)۔

اپنے اس تعصب سے چوکس رہنے کی ضرورت ہے لیکن اسے ٹھیک کرنا آسان ہے۔سب سے پہلے یہ تسلیم کریں کہ آپ کے پاس تمام انفارمیشن نہیں ہے۔دوسرا، توقف۔ تیسرا حسنِ ظن۔(ان اصولوں کو ہم گھریلو جھگڑوں کی شدت میں کمی کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں)۔ تصور کریں کہ دوسرا شخص اپنی فلم کا کردار ہے۔یہ جاننے کی کوشش کریں کہ اس کی فلم کی کہانی کیا ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Muhammad Tariq** اس رائٹر کی بک کا نام کیا ہے سر ؟ اور کیا آپ کے پاس یہ کتاب ہے ؟؟؟
جواب	جس کتاب سے یہ مضمون لیا گیا ہے، اس کا نامSkeptic's Guide to Universe یہ کتاب میرے پاس ہے تو سہی لیکن الماری میں رکھی ہے
سوال	**Muhammad Tariq** سر کیا اس کا اردو میں ترجمہ دستیاب ہے ؟
جواب	میرے خیال میں تو اس کا اردو ترجمہ نہیں کیا گیا ہو گا۔
سوال	**Azhar Nazir** باقی کا پتہ نہیں لیکن روشنیوں سے بہت سارے علاجeffective ھیں (روشنیوں کے شہروں میں) تھوڑی روشن خیالی کی روشنی ڈالئے
جواب	اس تصویر میں کچھ لوگ کسی کو شفایاب کرنے کی کوشش میں روشنیاں استعمال کر رہے ہیں۔
سوال	**Owaiz bin Batoota** سر آپ نے ایک تحریرTimothy Treadwell پر لکھی تھی۔وہ دو ہزار تین میں گرزلی ریچھ کے حملے میں اپنی گرلفرینڈ amie huguenard کے ساتھ مارا گیا تھا.اس پر دو ہزار پانچ میں ایک ڈاکیمینٹری بھی بنی تھی گرزلی مین کے نام سے ۔میں نے آپ کی وہ تحریر ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن مل نہیں رہی۔اگر آپ کے پاس اس کی لنک ہو گذارش ہے کہ سینڈ کر دیجیے۔

جواب	https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/1751893648246570/
سوال	**Asia Bashir** پھر پتہ کیسے چلے گا کہ ان تمام باتوں کا حقیقت سے کوئی تعلق ہے کیونکہ ضروری تو نہیں کہ ان تمام باتوں کا واسطہ ہم سے پڑے
جواب	ذاتی طور پر ہمارا واسطہ تو کم چیزوں سے پڑتا ہے۔ لیکن جس چیز کے بارے میں انفارمیشن لیں، کوشش کریں کہ اس بارے میں ذرائع کا خیال رکھیں کہ وہ قابلِ اعتبار ہوں۔
سوال	**Ali Jozaf** WTC aur conspiracy kaisay patha chalay ga kay ye sirf theories hi hay..sachayi ka patha pir kaisay chalay ga?
جواب	ورلڈ ٹریڈ سنٹر والی کانسپریسی تھیوری کا ذکر تو مثال کے لئے صرف اس لئے کیا تھا کہ اس کو پہچاننا بہت آسان ہے
سوال	**Muskan Bakhshii** Bermuda Triangle bhi fake hai?
جواب	برمودا مثلث کے بارے میں بنائے گئی جہازوں کے گم ہونے کی داستانیں فکشن ہیں۔

انومالی

انومالی (anomaly) کوئی بھی ایسی چیز ہے جو کچھ ہٹ کر ہو۔کچھ بھی ایسا جو عجیب ہو، جس کی تک نہ بنے یا جس کی اسٹیبلشڈ علم یا سائنسی تھیوری سے وضاحت نہ کی جا سکے۔انومالی کا مل جانا بہت مفید ہے۔لیکن انومالی کے شکار کا مغالطہ یہ ہے کہ کسی بھی معمول سے ہٹ کر چیز کو ڈیکلئیر کر دیا جائے کہ چونکہ اس کی سمجھ نہیں آئی، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میرا پسندیدہ خیال ٹھیک ہے۔سازشی تھیوریوں میں اس مغالطے کا استعمال وافر مقدار میں نظر آئے گا۔

انومالی نئی انفارمیشن ہے۔سائنسی دریافتوں میں یہ نئے علم کی طرف لے کر جاتی ہیں۔موجودہ تھیوریوں میں ان کی مدد سے مزید گہرائی میں جایا جا سکتا ہے یا ان کو مزید وسیع کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً، عطارد کے مدار کی وضاحت نیوٹن کی مکینکس نہیں کرتی تھی۔کچھ فرق تھا۔اس انومالی سے ہمیں معلوم ہوا کہ کچھ ادھورا ہے۔اس کی وضاحت کے لئے ماہرینِ فلکیات نے کئی مفروضے بنائے جس میں سے ایک پوشیدہ سیارے ولکن کا بھی تھا۔

بالآخر، آئن سٹائن جنرل تھیوری آف ریلیٹیویٹی تک پہنچے۔اس سے معلوم ہوا کہ نیوٹن کے قوانین درست تو ہیں لیکن کچھ نامکمل ہیں۔ نیوٹن کے قوانین ایک گہری تر حقیقت کا خاص کیس ہیں۔عطارد چونکہ سورج کے قریب تھا، اس لئے یہ اس کے مدار کی مکمل وضاحت نہیں کر سکے تھے۔

انومالی اور بظاہر انومالی کی تفریق کرنا بہت اہم ہے۔یہاں پر "بظاہر" کا لفظ بہت اہم ہے۔جب تک اچھی طرح جانچ پرکھ کر اس کو دیکھ نہ لیا جائے اور موجودہ تھیوریوں کے مطابق پھر بھی کوئی وضاحت نہ ملے، اسے انومالی نہیں کہا جاتا۔سائنس کے ساتھ ایک مسئلہ ہے کہ اس میں اچانک بننے والی چٹ پٹی خبریں موجود ہی نہیں جنہیں بریکنگ نیوز کے طور پر دکھایا جا سکے۔کچھ ایسا جو بالکل ہٹ کر ہو؟ بہت بڑی خبر ہو سکتا ہے (اور رپورٹنگ میں نظر آتا بھی رہتا ہے) لیکن امکان یہ ہے کہ اس صورت میں ڈیٹا میں غلطی ہو گی۔شمالی

امریکہ میں تیس ہزار سال پرانے ہتھیار ملے!! بڑی خبر؟ بہت ہی زیادہ امکان ہے کہ غلط نکلے گی۔فلاں غار سے جدید انسان کی تین لاکھ سال پرانی کھوپڑی دریافت ہوئی؟ بڑی خبر؟ بہت ہی زیادہ امکان ہے کہ غلط نکلے گی۔اس کو ایک مثال سے۔

فزکس کے 2011 میں اوپیرا تجربے میں نیوٹرینو کی رفتار روشنی کی رفتار سے تیز نکلی۔اگر یہ درست ہوتا تو بہت ہی بڑی انومالی تھی۔ آئن سٹائن کی تھیوری کے مطابق یہ ممکن نہیں اور ابھی تک ہم جو کچھ جانتے ہیں، یہ بات درست رہی ہے۔جب اس تجربے کے نتائج نکلے تو سائنسدانوں نے آئن سٹائن کی تھیوری کا نوحہ نہیں پڑھنا شروع کر دیا۔اس سے پہلے پوری کوشش کی کہ غلطی نکال سکیں۔جب اس میں ناکام رہے تو سائنسی کمیونیٹی کو نتائج پیش کر کے وضاحت کے لئے مدد مانگی۔

دوسروں نے یہ تجربہ دہرایا اور نتائج ایسے نہیں نکلے۔آخر میں اوپیرا کے سائنسدانوں نے آلے کی تار میں خرابی دریافت کر لی۔یہ اناامولی ٹیکنیکل خرابی کی وجہ سے آئی تھی۔آئن سٹائن کی تھیوری سلامت رہ گئی۔

جو لوگ اپنے پسندیدہ خیالات کو ٹھیک قرار دینے کا بہانہ ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں، وہ ایسی بظاہر انومالی کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ایسی چیزیں جن کی فوری وضاحت دستیاب نہ ہو یا وہ جو محض اتفاقات ہوں۔سائنسی، ٹیکنیکل، تاریخی معاملات سے عدم واقفیت رکھنے والے جب غیر معمولی واقعات میں جب بظاہر انومالی کے شکار کی تلاش میں رہتے ہیں تو انہیں یہ ڈھونڈنے میں دشواری نہیں ہوتی۔

اڑن طشتریوں کی یا آسیب زدہ گھروں کی تصاویر؟ فلیش کی ریفلیکشن یا لینز کے آگے انگوٹھا بہت کچھ بنا دیتا ہے۔"چونکہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا ہے، اس لئے یہ وہی ہے جسے میں ٹھیک سمجھنے کی خواہش رکھتا ہوں"۔یا آسمان پر زہرہ کو دیکھتے ہوئے، "پتا نہیں وہ روشنی کیا ہے، یقیناً وہ اڑن طشتری ہی ہو گی"۔

آسیب زدہ گھروں میں آسیب کی تلاش کا پورا فیلڈ انومالی کو شکار کرنے کے بارے میں ہے۔کہیں کسی مقام پر درجہ حرارت کم ہے؟ یہاں بھوت ہے۔(ہوا کا گزر ایسا کر سکتا تھا؟ کھلی کھڑکی؟)۔ایسا کرنے والے الیکٹرومیگنیٹک فیلڈ ڈیٹکٹ کرنے والے آلے پکڑے بھی نظر آتے ہیں۔یہ فیلڈ ہر جگہ پر ہے۔بجلی کا تار یا لوہے کا ٹکڑا بھی اس اس ڈیٹکٹر پر الارم بجا دے گا۔اس کا شکار کرنے والے لوگ یہ نہیں بتا سکتے کہ آخر اس الارم بجنے کا مطلب آسیب کیسے ہے لیکن ان کی دلچسپی اس وضاحت سے ہوتی ہی نہیں بلکہ انومالی کے شکار سے ہوتی ہے۔مغالطہ یہ ہے کچھ بھی انوکھا ملنا ان کے خیال کو ٹھیک ثابت کر دے گا۔

اوپیرا میں تجربہ کرنے والوں اور اڑن طشتریوں یا آسیب زدہ گھروں کی "سائنس" میں سب سے بنیادی فرق کیا ہے؟ "مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی۔میں غلط کہاں پر ہو سکتا ہوں" بمقابلہ "شکر ہے کہ کچھ مل گیا جس کی سمجھ نہیں آ رہی۔اب میں اس کی وضاحت کے لئے کچھ بھی فِٹ کر سکتا ہوں"۔

اور اگر آپ کانسپریسی تھیورسٹ ہیں تو آپ کے لئے نسخہ۔اپنے ذہن میں کانسپریسی تھیوری پہلے بنا لیں۔اب اس کی تصدیق کے لئے انامولی ڈھونڈ لیں۔بہت سا ڈیٹا محفوظ ہونے کے اس دور میں اب یہ کام بہت آسان ہے۔
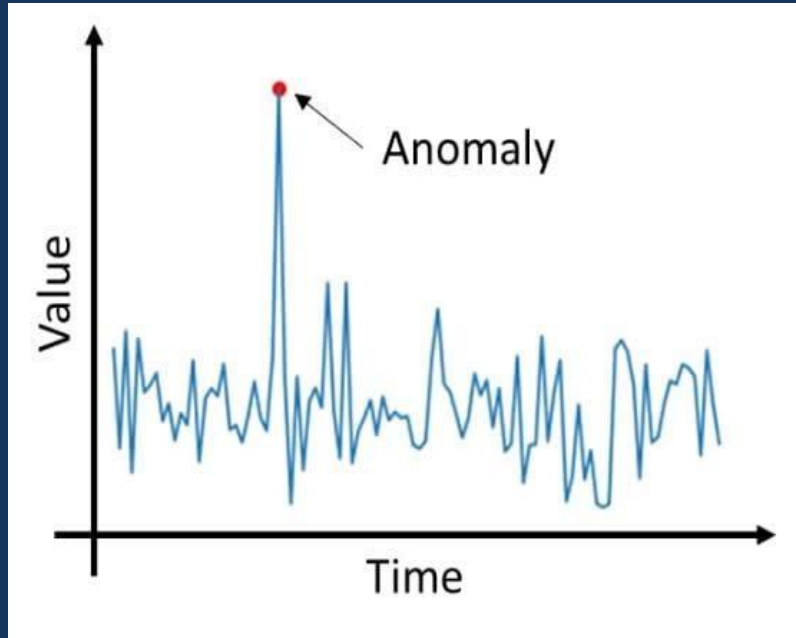
سوالات وجوابات

سوال	گیانچند میگھواڑ جو چیز ہماری سمجھ میں نا آئے یا جس کی ہم وضاحت نا کر سکیں۔۔۔۔اس کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ "یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔۔۔" کیا یہ بھی انومالی ہے؟
جواب	واللہ اعلم (اللہ ہی بہتر جانتا ہے) ایک بہت مفید فقرہ اور بہت مناسب رویہ ہے۔بنیادی طور پر یہ اپنی عاجزی کا اقرار ہے۔اور ایسی عاجزی نہ صرف اپنی روزمرہ زندگی میں بلکہ سائنس کرنے کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اس کا متبادل کیا ہے؟ ایسی وضاحت کر دینا جس کے شواہد نہیں؟

مسئلہ صرف اس وقت ہے جب یہ کہا جائے کہ خدا جانتا ہے اور ہمیں جاننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔	
Tahir Rizwan Khan اس کا متبادل " ابھی ہم نہیں جانتے" بھی تو ہو سکتا ہے یا نہیں. اور سائنس میں تو یقیناً یہی ہے کیونکہ سائنس مذہب کو علم کے ساتھ نہیں جوڑتی.	سوال
یہ متبادل بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ذرا غور کیجئے گا کہ اصل میں ہوتا کیا ہے	جواب
Tariq Ahmad awan Last waly coment ki wazahat dar kar he **Tahir Rizwan Khan** میری بھی یہی درخواست ہے کہ آخری بات غور کرنے پہ بھی سمجھ نہیں آئی کہ اصل میں ہوتا کیا ہے. تو ذرا وضاحت فرما دیں	سوال
عقل و خرد سے ہر چیز کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے؟ فلاں بیماری کا علاج یقیناً مل جائے گا؟ دو چار چیزوں کو چھوڑ کر ہم معاملے کو حتمی طور پر جان چکے ہیں؟ ٹیکنو اوپٹیمزم؟ کیا اس قسم کے فقرے عام سننے میں ملے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ درست ہیں کہ نہیں۔ اور اب اس کو سائنس سے پھیلا کر دوسرے موضوعات پر بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ سائنس مذہب سے بالکل جدا کھڑا الگ سے علم تو نہیں۔سائنسی علوم ہوں یا کوئی بھی دوسرے، ہمارے شعور میں ہی کہیں نہ کہیں فٹ ہوتے ہیں۔یہ الگ بات کہ سطحی علم رکھنے والے دوست جب ان کو ملا کر کچھ عجیب خیالات پیش کرتے ہیں تو کم از کم میرا کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں کو الگ ہی رکھیں۔ تھیولوجی صرف سپرنیچرل کا یقین نہیں، بڑا ہی وسیع موضوع ہے۔اپنی عاجزی کا ادراک اس کا بڑا ہی اہم ستون ہے۔اور اس کا یہی والا رویہ سائنس میں بھی بڑا مدد کرتا ہے۔ خیر، طویل موضوع ہے۔اس کو پڑھنے اور ہضم کرنے والے شاید زیادہ نہیں۔	جواب
Asia Bashir جس چیز کے بارے میں ہم نے سوچا بھی نہ ہو مگر وہ انہونی جیسی ہو اچانک ہمارے سامنے آ جائے تو کیا اس کو بھی انومالی کہیں گے؟	سوال
جی، یہ ایک بظاہر انومالی ہے۔اس پر کچھ تفصیل، انشاء اللہ اس سے اگلے آرٹیکل میں۔اس کے لئے ایک روز کا انتظار کرنا ہو گا	جواب

سوال	**Ali Jozaf** Kiya ye momkin nahi kay aapkay zahan may sub teek ha, chal raha ho? Conspiracy nahi hay, kiya ye aapka pasandeda kiyal hosakta hay?
جواب	سازش تو ہر وقت ہوتی ہیں۔دو لوگوں نے ملکر جرم کا پلان بنایا، یہ بھی سازش ہے۔اداروں میں گروپ ایک دوسرے کے خلاف۔ادارے ایک دوسرے کے خلاف۔ایک ملک کی دوسرے ملک میں۔یہ چلتا رہتا ہے۔جہاں بات گرینڈ کانسپریسی کی ہے، وہ پھر ایک الگ معاملہ ہے۔اگرچہ ارادہ نہیں تھا لیکن اس ٹاپک پر ایک مضمون کچھ تفصیل میں لکھ دیتا ہوں۔اگر موقع ملا، تو تین سے چار روز میں۔اس سوال کو اس مضمون کے بعد کر لیجئے گا۔
سوال	**محمد سعد** کافی عرصہ پہلے ایک پیپر دیکھا تھا۔ Grimes, D. R. (2016). On the viability of conspiratorial beliefs. PLoS One, 11(1), e0147905. شاید اس سے بھی کچھ مدد لینا چاہیں۔
جواب	یہ بہت اچھا پیپر ہے۔مددگار رہے گا۔
سوال	**شہریار کلیم** جیسا ہم دیکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں کہ ایلومیناتی کے کافی گروہ سازشی کام کرتے ہیں۔ اور اس میں کانسپریسی تھیوریوں کو آگے بڑھاتے ہیں۔جس میں فلکیات کے بارے میں کافی من گھڑت باتیں۔ میڈیسن وائرسز اور بہت سی اور باتیں۔اس کے بارے میں کیا خیال ہے ؟؟؟؟
جواب	جی۔انہی قسم قسم کے خیالات پر "ریسرچ" کرنے والے بنیادی طور پر انومالی کے شکاری ہوتے ہیں۔
سوال	**شہریار کلیم** آپ کے مطابق انومالی وہ علم بھی ہے جس کی وضاحت سائنسی تھیوری سے نا کی جا سکے۔۔ مگر سائنس کے علاوہ اور بھی دنیا میں حقائق ہیں۔کیا پتہ کسی چیز کو سائنس تو مکمل بیان نا کر سکے مگر اور کوئی علوم اس کو مکمل طور پر صحیح ثابت کریں۔
جواب	"انومالی وہ علم بھی ہے جس کی وضاحت سائنسی تھیوری سے نا کی جا سکے۔۔"نہیں، اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ "مجھے نہیں پتا کہ یہ کیا ہے۔اس سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مجھے اس کے بارے میں علم نہیں۔" اس کو تسلیم کرنا بہت مشکل ہے اور یہ اٹھانے کے لئے بھاری بوجھ ہے۔ہمیں اپنی دنیا کے بارے میں جواب درکار ہیں۔فوری درکار ہیں۔غلط جواب چلے گا، جواب کا نہ ہونا نہیں۔من چاہی وضاحتوں کے کھیلنے کا یہی بہترین علاقہ ہے۔ مثال: حالیہ کووڈ کی وبا آئی۔ظاہر ہے کہ اس میں بہت سی چیزوں کا ہمیں علم نہیں تھا اور بہت سی چیزوں کا علم ابھی بھی نہیں ہے۔یہی تلاش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور آہستہ آہستہ بہتر پتا لگ رہا ہے۔ٹھیک؟ لیکن کیا اس دوران پراعتماد جوابات کی کمی کبھی بھی رہی ہے؟

سوال	**شہریار کلیم** آپ سے کچھ اور معاملوں میں بھی مدد چاہیئے۔اس ٹاپک سر ریلیٹڈ تو نہیں ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ اس بارے میں کچھ لکھیں کہ evolutionکے مراحل سے گزر کر جانور سے انسان بنا ہے۔۔۔ کیا انسان میں اس حوالے سے سائنسی طور پر تھوڑا کنفیوز ہوں اور۔مگر اسلام اس سے بر عکس نظریہ دیتا ہے۔ میں مذہب اور سائنس کو مکس تو نہیں کر رہا مگر ان دونوں نظریوں میں سے صرف ایک ہی بہتر ہے اور دوسرا بلکل غلط
جواب	شاید کچھ مدد اس پوسٹ سے مل سکے https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/1665896416846294/

کالی چھتری اور طیفے کی کرسی

امریکی صدر جان کینیڈی کو جب سڑک پر گولیاں ماری گئیں تو سڑک کے کنارے ایک شخص کھڑا نظر آ رہا تھا۔سیاہ رنگ کی چھتری کھولے ہوئے کھڑا تھا۔نہ ہی بارش تھی اور نہ ہی ایسے آثار تھے۔ کسی بھی اور شخص نے چھتری نہیں پکڑی ہوئی تھی۔ چھتری والا شخص اس میں ایک انوکھا منظر تھا۔بظاہر کوئی وجہ نہیں تھی، کوئی وضاحت نہیں تھی، کوئی منطق نہیں تھی کہ ایسا کیوں؟ اور یہ عین اس وقت جب صدر کو گولی ماری گئی؟؟ ان دونوں واقعات میں کوئی نہ کوئی تعلق ہو گا؟

اس کی اصل وضاحت بہت دلچسپ ہے لیکن جب تک آپ کو خاص نالج نہ ہو، آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ لیکن اگر آپ کانسپیریسی تھیورسٹ ہیں؟ اس کی وجہ یقیناً کوئی سازش ہی ہو سکتی ہے۔

دانستہ یا نادانستہ طور پر غلط سائنس کرنے والوں کی سب سے خراب سمجھ انامولی کی نیچر پر ہے۔

جب ہمارے پاس بہت سا ڈیٹا ہو، تو اس میں سے کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ہو گا جو بظاہر انامولی لگے گا۔ان کا ملنا خود میں کچھ بھی ثابت نہیں کرتا۔ہمارا ایک مغالطہ ہے کہ ہر انامولی اہم ہو گی اور اتفاق کے امکان کو ہم کم وزن دیتے ہیں۔

ہال میں سو لوگ اپنی کرسیوں پر بیٹھے۔طیفے کی کرسی ٹوٹ گئی۔ آخر طیفے کی ہی کیوں ٹوٹی؟ باقی ننانوے تو سلامت رہیں؟

اس کو ہم بعد کے امکان کو پہلے کے امکان سے کنفیوز کرنا کہتے ہیں۔جب ہم کہیں کہ اس کا کیا امکان ہے کہ طیفا ہی گرا تو وہ امکان حیرت انگیز لگے گا۔جب ہم کہیں گے کہ اس کا کیا امکان ہے کہ کوئی بھی گرا تو یہ سو گنا بڑھ جائے گا۔اور جب کوئی گرا ہے تو خواہ وہ طیفا ہو یا جیدا یا شیدا یا اللہ رکھا یا کوئی بھی اور۔ کسی کے بھی ہونے کا امکان برابر ہے۔

اور اگر ہم اس تعریف کو وسیع کر کے اس پر لے جائیں کہ اس محفل میں معمول سے ہٹ کر کوئی بھی واقعہ ہونے کا امکان کتنا تھا؟ تو معمول سے ہٹ کر کچھ بھی ہو جانا خود معمول ہے۔طیفے کی کرسی کا ٹوٹنا ایسا ہی واقعہ تھا۔یہ کوئی ایسی انہونی نہیں تھی جس کا کوئی بڑا گہرا مطلب ہو۔

واقعہ رونما ہو جانے کے بعد یہ سوال کہ "آخر اس کا امکان ہی کتنا ہے کہ عین اسی روز، اسی محفل میں صرف طیفے کی ہی کرسی ٹوٹی؟" ایک غلط سوال ہے۔

اب ہم جان کینیڈی کی انامولی پر واپس چلتے ہیں۔ایک اصل انومالی؟ ایک غیر معمولی اتفاق؟ سادہ سی حقیقت یہ ہے کہ لوگ عجیب وجوہات کی بنا پر عجیب حرکات کرتے ہیں۔کسی واقعے میں شامل ہر شخص کی سوچ کا تجزیہ نہیں کیا جا سکتا۔کئی بار ہمیں دوسروں کی حرکات کی سمجھ نہیں آتی۔ان کو ہم دانستہ اور پلاننگ کے مطابق سمجھ لیتے ہیں، نہ کہ اتفاقی۔

جب بھی آپ کسی بھی منظر کو بہت ہی غور سے دیکھیں گے تو اس میں کچھ نہ کچھ ایسا ملنے کا امکان بہت زیادہ ہے جس کی کچھ سمجھ نہ آئے۔"صدر کے قتل کے وقت اس بات کا کتنا امکان کتنا ہے کہ قریب ہی کوئی شخص کالی چھتری کھول کر کھڑا ہو؟" کے بجائے سوال یہ تھا کہ "صدر کے قتل کے وقت کسی کے بھی کسی غیر معمولی حرکت کرنے کا امکان کتنا تھا؟"۔اب اس کا امکان پہلے سے بہت زیادہ ہو جائے گا۔

ایسی چیز جس کی وضاحت سمجھ میں نہ آتی ہو، لازمی نہیں کہ کوئی بہت گہرا مطلب رکھے۔

تو پھر کالی چھتری کا قصہ کیا تھا؟

یہ شخص لوئی سٹیون وٹ تھے۔ان سے پوچھ گچھ کی گئی تھی۔وہ جوزف کینیڈی کی دوستانہ پالیسیوں کے خلاف تھے۔کالی چھتری ایک احتجاج کا پرانا طریقہ ہوا کرتا تھا۔برطانوی وزیرِاعظم چیمبرلین ہر وقت کالی چھتری رکھتے تھے۔یہ چھتری ان کی طرف ریفرنس تھا۔ چیمبرلین کی جرمن نازیوں سے مفاہمت کی پالیسی تباہ کن رہی تھی۔سیاہ چھتری کھول کر احتجاج کرنا ایسی پالیسیوں کے خلاف علامت تھا۔ساٹھ کی دہائی تک یہ طریقہ کم کم ہی رہ گیا تھا لیکن کئی لوگ باقی تھے۔ان میں سے ایک لوئی سٹیون وٹ تھے۔جب آپ کو تاریخ کا معلوم ہو جائے تو پھر اتنا انوکھا نہیں رہتا جتنا اس وضاحت کے معلوم ہو جانے سے پہلے لگا تھا۔

کیا اس وضاحت کے بعد سب نے یہ تسلیم کر لیا کہ اصل ماجرا کیا تھا؟ بالکل نہیں۔ایسے لوگوں کی کمی نہیں رہی جو صدر کے قتل کو کسی بڑی سازش کا حصہ بتاتے رہے ہیں اور ثبوت کے لئے کالی چھتری والے شخص کی طرف اشارہ کرتے رہے ہیں۔

سوالات وجوابات

سوال	**Zahid** صرف اسی وجہ سے کے اس کے پاس کالی چھتری ہے؟
جواب	جی۔اگر ساتھ لگی تصویر کو (بغیر اس پوسٹ کے پڑھے ہوئے) دیکھیں تو کیا سیاہ چھتری والا شخص صاف طور پر مشکوک نہیں لگتا؟
سوال	**Zahid** سر آپ پہلے سائنس پر لکھتے تھے لیکن اب عرصہ دراز سے آپ کی سائنس پر کوئ پوسٹ نہیں دیکھی آپکو بتایا ہے کہ زیادہ تر لوگوں کے ایسی پوسٹس سر سے گزر جاتی ہیں
جواب	سائنس تو خود میرے سر کے اوپر سے گزر جاتی ہے
سوال	**Zartasht Muzdaki** جین ڈکسن ایک مشہور پیش گوئ کرنے کی ماہر خاتون تھی اس کے جیکولین کے ساتھ قریبی تعلقات تھے اور اکثر وائٹ ھاؤس آتی تھی ایک دن اسنے جیکولین کو کال کیا کہ مین نے دو دفعہ یہ خواب دیکھا ھے کہ وائٹ ھاؤس سے ایک تابوت باہر لایا جا رہا ہے مجھے اندیشہ ھے کہ پریزیڈنٹ کو کچھ ھونے والا ھے آپ ان کی مصروفیات کینسل کر دیں. اگلے دن وہ ٹیکساس جارہے تھے جیکولین نے ان کو جین کے خواب کے بارے مین بتا کر ان سے دورہ ملتوی کرنے کو کہا مگر

	صدر نے اپنی بیوی کو جواب میں کہا کہ اگر مین امریکہ کی حکومت نجومیوں کے مشورے پر چلاؤں تو ہوچکی حکومت... اور اگلے دن سچ مچ کینڈی کا تابوت وائٹ ھاؤس سے باہر آرہا تھا
جواب	پیشگوئی کے ماہرین انہی ذہنی مغالطوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔
سوال	**Zartasht Muzdaki** جین ڈکسن کی بے شمار پیش گوئیاں درست ثابت ہوچکی ہیں
جواب	جین ڈکسن نے پیشگوئی کی تھی کہ سوویت یونین چاند پر پہلے پہنچے گا۔1958 میں تیسری عالمی جنگ چھڑ جائے گی اور اس کی وجہ چین کے جزیروں کا تنازعہ ہو گا۔والٹر ریوتھر 1964 میں امریکی صدارتی الیکشن لڑیں گے اور کینیڈا کے وزیرِاعظم ٹریوڈو (موجودہ وزیرِ اعظم کے والد) کے گھر لڑکی پیدا ہو گی۔ان کی آخری پیشگوئی کے ٹھیک نکلنے کا امکان پچاس فیصد تھا مگر یہ بھی غلط نکلی۔کسی کو جج اس کی hit سے نہیں بلکہ اس کی miss سے کیا جاتا ہے وہ کیوں؟ اس کے لئے چند روز پہلے گروپ میں پوسٹ کی تھی۔"تعصبات کا بادشاہ۔کنفرمیشن بائیس" کے عنوان سے پوسٹ سرچ کر کے پڑھی جا سکتی ہے۔
سوال	**Hussain Khan** جو لوگ چھتری والے صاحب پر شک کر رہے ہیں تو کیا وہ یہ ثابت کر سکتے تھے کہ چھتری میں ایسا کیا تھا جس سے امریکی صدر کی جان چلی گئی؟
جواب	کینیڈی کا قتل اگر اوسوالڈ نے اکیلے ہی کیا (جیسا کہ بعد کی تفتیش سے معلوم ہوا) تو اس کا مطلب یہ کہ کسی اور شخص کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے تھا۔کانسپیریسی تھیورسٹ چھتری شخص کی طرف اشارہ کر کے یہ کہتے رہے ہیں کہ یہ شخص اس میں ملوث تھا اور یہ وہ ثبوت ہے کہ معاملہ وسیع تر تھا۔
سوال	**Sartaj Ali** یہ بھی تو ھو سکتا ھے کہ اس شخص نے دھوپ سے بچنے کے لئے چھتری پکڑی ھو اور قتل کی تحقیقاتی ٹیم نے یہ ظاھر کرنے کے لئے کہ ان سے کوئی بھی پہلو مخفی نہیں رھا چھتری والے شخص کو بھی مشکوک قرار دیا ھو
جواب	ظاہر ہے کہ تفتیش تو ہر پہلو سے کی جاتی ہے۔
سوال	**Basharat ALey** سر آپکی تحریر پڑھ کر دماغ کے ایک کونے میں ہلچل سی ہوتی ہے۔وو کیا۔آپ بتا سکتے ہیں۔۔
جواب	نیند؟
سوال	Tanvir Rana کیا واقعی یہ قتل ایک اکیلے آدمی کا کام تھا مطلب ماسٹر مائنڈ بھی وہ خود ہی تھا؟؟
جواب	اس پر انوسٹیگیشن سے تو یہی جواب سامنے آیا تھا۔

چاند پر انسان اور زمین کی شکل ۔ ذہن کے کرتب

شاید آپ نے کسی سے ایسا دعویٰ سنا ہو کہ انسان کبھی چاند پر نہیں گیا اور یہ سب امریکہ کا ڈرامہ تھا جو مخالفین کو اپنی خلائی ٹیکنالوجی سے مرعوب کرنے کے لئے رچایا گیا تھا۔ اور ہر بڑی سازشی تھیوری کی طرح اس دعوے کی سپورٹ میں کچھ نہیں۔ اس پروگرام میں شامل چار لاکھ افراد میں سے کبھی کوئی سامنے نہیں آیا۔ کوئی سرکاری دستاویز کبھی منظرِ عام پر کبھی نہیں آئی، کسی خفیہ سٹوڈیو کا سراغ نہیں ملا۔ کسی فوٹیج میں کوئی سٹیج آلات غلطی سے سامنے نہیں آئے۔

تو پھر ان سب سازشی تھیوریوں کی بنیاد کس پر ہے؟ صرف ایک بنیاد پر اور وہ انومالی کا شکار ہے۔ آسمان پر ستارے کیوں نہیں؟ خلانورد سورج کے پیچھے ہونے کے باوجود کیوں نظر آ رہے ہیں؟ سائے پیرالل کیوں نہیں؟ ان سب کی وجہ یہ ہے کہ چاند فوٹوگرافی کے لئے ہمارے لئے غیرمانوس جگہ ہے۔ ان سب کی سادہ سی وضاحتیں موجود ہیں۔ ستارے دن کی روشنی کی وجہ سے نہیں (دن میں آسمان سیاہ ہونے کی وجہ فضا کا نہ ہونا ہے)۔ سطح ہموار نہیں اس لئے سائے پیرالل نہیں۔ چاند کی سطح ریفلیکٹو ہے اسلئے وہ روشنی ہے جو سورج پیچھے ہونے کے باوجود خلانوردوں کے سامنے نظر آ رہی ہے۔

کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں امریکی جھنڈا ہوا میں پھڑپھڑاتا نظر آ رہا ہے۔ حالانکہ ہوا کی غیرموجودگی ہی تو وہ وجہ ہے کہ خلانورد کے ہلانے کے بعد یہ دیر تک لہراتا رہا۔ ہوا ہوتو یہ لہرانا جلد ماند پڑ جاتا۔

بل کیسنگ کی کتاب میں لکھے ایک اعتراض کو کئی بار دہرایا جاتا ہے کہ وین ایلن بیلٹ اور کاسمک شعاعیں خلابازوں کو مار دیتیں۔ یہ دعویٰ غلط ہے۔ اپالو 11 میں خلابازوں نے 11 ملی سیورٹ شعاعیں جذب کی تھیں۔ مہلک حد 8000 ملی سیورٹ ہے۔ جبکہ ناسا کا ٹارگٹ 1000 ملی سیورٹ سے کم رکھنا ہے۔ مریخ تک ایک سال کے یک طرفہ مشن میں یہ اس حد کے قریب پہنچ سکتا ہے جبکہ اپالو کا طویل ترین مشن تیرہ روز کا تھا۔

یہ انامولی ان کو لگتی ہیں جن کا اس بارے میں علم نہیں ہوتا، کیونکہ چاند زمین جیسا نہیں۔ اور یہ دیکھنے والے کے لئے غیرمانوس ہے۔ لیکن سازش کا کوئی نام ونشان نہ ملنے اور ان "بظاہر انومالی" کا اصل نہ ہونے کے ساتھ ایک اور مسئلہ plausibility کا ہے۔

کیوں دوسرے ممالک، جیسا کہ سوویت یونین، نے کبھی سازش کے حق میں نہ دعویٰ کیا، نہ شواہد دئے؟ اور یہ چاند سے جو پتھر لائے گئے، یہ کہاں سے آئے؟ (نہیں، یہ شہابیے نہیں ہو سکتے۔ شہابیے جب فضا سے گزرتے ہیں تو اس رگڑ کے نشان ہوتے ہیں)۔

چاند پر انسانی اشیاء کی موجودگی کے ناقابلِ تردید شواہد ہیں۔ کسی کے پاس بھی آلات اور علم ہو، وہ چاند پر لیزر کی شعاع کو ایک ریفلیکٹر پر پھینک کر خود ہی دیکھ سکتا ہے۔ سازشی تھیورسٹ کہتے رہے ہیں کہ لینڈنگ کی سائٹ کو ٹیلی سکوپ سے نہیں دیکھ سکتے؟ ان کی ریزولیوشن اتنی نہیں ہے لیکن چاند پر بھیجے گئے پروبز کی ہے۔ یہ مشن ان کی تصاویر بھی لے چکے ہیں جہاں سے خلابازوں کے چاند پر چھوڑے گئے آلات دیکھے جاسکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کانسپیریسی تھیورسٹ کو ان سب کو بھی جعلی کہنا پڑتا ہے۔

اس حقیقت کے شواہد ناقابلِ تردید ہیں اور بے شمار ہیں کہ ناسا کے کئی مشن چاند پر اترے، قدموں کے نشان اور آلات چھوڑے، چاند کے پتھر لے کر اور تاریخ بنا کر واپس زمین پر پہنچے۔ لیکن اس سب کے باوجود اسی دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اس سب کا انکار کرنے کے لئے بظاہر انامولی کے شکار کو اپنی ناقابلِ یقین سازشی تھیوریوں کا جواز بناتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ علم کا سفر معاشروں میں آگے کی طرف بڑھتا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ اس کی بڑی واضح مثال اکیسویں صدی میں شروع ہونے والی ایک عجیب و غریب موومنٹ ہے۔۔ اکیسویں صدی میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک اور تعلیم یافتہ لوگوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جو زمین کو گول نہیں بلکہ چپٹا سمجھتے ہیں۔ اور نہیں، مذاق میں ایسا نہیں کہتے، سچ مچ میں ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اس بارے میں اتنے پرجوش ہیں کہ فلیٹ ارتھ کنونشن میں شرکت کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگ باقی سب سے پہلے کانسپریسی تھیورسٹ ہیں اور یہ اپنے اس یقین کا دفاع بظاہر انومالی کی فہرست سے کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر فلیٹ ارتھرز کا دعویٰ ہے کہ اچھی دوربین سے دسیوں میل دور کے شہر دیکھے جاسکتے ہیں، جبکہ زمین کے کروچر کے حساب سے افق کو اس سے زیادہ دور ہونا چاہیے تھا۔ کتنی دور نظر آنا چاہیے کا ایک جواب بلندی ہے۔ ساڑھے پانچ فٹ قد والے کے لئے یہ تقریباً تین میل دور ہونا چاہیے۔ تین سو فٹ کے ٹاور پر اکیس میل۔ (اگر فرض کیا جائے کہ سطح ہموار ہے)۔ جتنا فاصلہ دیکھا جاسکتا ہے، اس کا انحصار اونچائی پر ہے۔ چھوٹی سی پہاڑی بہت فرق ڈال سکتی ہے۔

لیکن یہ تمام وضاحت کے لئے کافی نہیں۔ ایک اور فینامینا فضا سے ریفریکشن ہے۔ فضا لینز کی طرح کام کرتی ہے کیونکہ اس کا خم زمین کی سطح کی طرح ہی خمدار ہے۔ اس خم سے ویژن کی رینج میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے اور آپ افق کے پار دیکھ سکتے ہیں۔

ریفریکشن سمیت، یہ سب کچھ انیسویں صدی میں معلوم ہو چکا تھا۔ لیکن فلیٹ ارتھ سائنس میں دو سو سال نہیں، دو ہزار سال پیچھے ہیں۔ کشتیوں کا افق پر غائب ہو جانا، گرہن کے وقت چاند پر زمین کا پڑنے والا سایہ، الگ مقامات پر زمین میں گاڑی گئی عمودی چھڑیوں کے سائے کی ایک ہی وقت لمبائی میں فرق۔۔۔ یہ قدیم مشاہدات ہیں۔ قدیم یونانی زمین کی شکل کی گولائی کو سمجھ چکے تھے (اور نہیں، اس وقت ناسا نہیں تھی)۔

جہاں تک میرے ذاتی مشاہدے کا تعلق ہے کہ فلیٹ ارتھ بالکل لغو خیال ہے؟ وہ چلی میں کھینچی گئی چاند کی تصاویر ہیں۔ زمین کے جنوبی نصف کرے سے کھینچی گئی تصاویر میں چاند شمالی نصف کرے کے نسبت الٹ ہے۔ کیونکہ مخالف نصف کرے کی نسبت میں اس وقت الٹ تھا۔ یہ تصاویر ایسی کیوں؟ اس لئے کہ زمین گول ہے۔

اور اگر یہ سب کچھ سازش ہے تو کتنی گہری؟ اس میں کون کون شامل ہے؟ اور کیوں؟

چند پر انسانی مشن کا انکار کرنے والے اور فلیٹ ارتھر ہمیں انسانی ذہن کے کمالات کے بارے میں سوچنے کا ایک موقع دیتے ہیں۔ یہ سوالات اہم نہیں ہیں۔ ان مثالوں میں سمجھنے کے لئے اہم چیز یہ ہے کہ انامولی کا شکار کرنے اور دوسرے ذہنی کرتبوں کی مدد سے انسان میں یہ بے پناہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ صاف چیزوں کا انکار کر دے۔ اور خود کو کسی بھی طرح کے جھوٹ پر قائل کر لے۔

اگر کہیں کوئی فلیٹ ارتھر مل جائے تو اس سے مکالمہ بہت مفید رہے گا۔ اس سے جو چیز سیکھی جا سکتی ہے، وہ زمین کی شکل نہیں، انسانی ذہن ہے۔ اگر کسی کا زعم ہے کہ فیکٹ، سچ، حقیقت ذہن کو تبدیل کر سکتے ہیں تو یہ ختم ہو جائے گا۔ ہمارے درمیان ایسے لوگ ہمارے لئے خود کو سمجھنے کا ایک اچھا ذریعہ ہیں۔

ذہن کسی بھی طرح کی چیز کو قبول کرنے اور اس پر یقین کر لینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ایسی چیزوں پر بھی جن کے بارے میں سچ جاننے کے لئے آسمان پر نگاہ ڈال لینا ہی کافی ہے۔

سوالات وجوابات

نوٹ: اس مضمون پر ایک ہی شخص نے بہت سے سوالات کئے اور سر وہارا کے علاوہ اور صاحبان نے بھی بحث میں حصہ لیا اس لیے ساری بحث کو مکالمہ کی شکل میں لکھا جارہا ہے۔

Kamran Muhammad

بھائی جان بڑا زور لگایا آپ نے۔ لیکن اس زور لگانے کا مقصد کیا ہے۔ اگر لوگ یقین نہیں کرتے تو نہ کرنے دیں۔ بس ایک بات کا جواب عطا کر دیں کے کسی بھی تصویر یا ویڈیو میں ستارے کیوں نظر نہیں آ رہے۔ فضا تو خلاء میں بھی نہیں ہوتی وہاں کی ویڈیو میں تو ستارے نظر آتے ہیں۔

Wahara Umbakar

"اگر لوگ یقین نہیں کرتے تو نہ کرنے دیں"

مجھے بالکل بھی خوش فہمی نہیں کہ کانسپریسی تھیورسٹ اس تحریر کو پڑھ کر بات سمجھ لیں گے۔

یہ تحریر عام لوگوں کے لئے ہے تاکہ وہ انسانی ذہن کے کمالات کو سمجھ سکیں۔ اور آپ کا یہ کمنٹ بھی اس نکتے کی مزید وضاحت کر دیتا ہے جس کو پوسٹ میں لکھا تھا

Kamran Muhammad, mentioned to sir whara

ستارے نظر نہ آنے کی وجہ تو بتا دیں

Aziz Rehman, mentioned to Kamran Muhammad

عقل کا استعمال کرتے تو جواب حاضر تھا. خلابازوں نے چاند پر رات گزارنے نہیں گئے تھے. یہ چند گھنٹوں پر مشتمل دن کا وقت تھا اور دن کو تارے کیسے نظر آئیں؟

Wahara Umbakar

مضمون میں صاف صاف اس کی وجہ لکھی تو تھی۔ شاید آپ کی نظر سے نہیں گزری

Kamran Muhammad mentioned to Aziz Rehman

اس کی ویڈیوز میں نظر آتے ہیں۔ بلکل ویسے جیسے ہیں

Aziz Rehman mentioned to Kamran Muhammad

... یہ تو زمین کے گرد محوِ گردش ہے نہ کہ چاند پر اترا ہے

Kamran Muhammad mentioned to Wahara Umbakar

کیا لکھی ہے بھائی

Wahara Umbakar

اتنی لمبی تو نہیں ہے، بھائی۔ دوبارہ پڑھ لیں۔

Kamran Muhammad mentioned to Aziz Rehman

isis 14 بار دن کا سامنا کرتی ہے۔ لیکن ستارے پھر بھی دکھائی دیتے ہیں

Aziz Rehman mentioned to Kamran Muhammad

.انسان آخری بار 1972 کو چاند پر گیا. اس وقت کے کیمروں اور آج کے ہائی ریزولوشن کیمروں میں زمین آسمان کا فرق ہے
اگر آپ سمیت اربوں اور لوگ بھی چاند کی تسخیر کو نہ مانیں تب بھی سائنس کا کچھ نہیں بگڑے گا اور نہ امریکی ٹیکنالوجی پر حرف آئے گا. اُلٹا آپ
.... جیسے کروڑوں کی جہالت پر آنے والا دور افسوس کرتا رہے گا

Kamran Muhammad mentioned to Aziz Rehman

سائنسی جواب دیں میرے تعلیم یافتہ دوست آئیں بائیں شائیں نہ کریں۔ ہم جاہلوں کو تعلیم دینا آپکا فرض ہے ورنہ ہم جاہلوں پر آنے والا دور افسوس کریگا

Kamran Muhammad mentioned to Aziz Rehman

کبھی آپ کہتے ہیں فضا نہ ہونے سے ستارے نظر نہیں آے اب آپ لو ریزولیوشن کیمروں کو قصوروار ٹھہرا رہے ہیں۔ سائنسی جواب دیں وہ بھی مستند

Aziz Rehman mentioned to Kamran Muhammad

میں نے سائنسی جواب ہی تو دیا ہے. آپ میں شاید بنیادی علم کی کمی ہے. اپنے آئیں بائیں شائیں کا ادراک نہیں رکھتے اور الزام مجھ پر لگاتے ہیں. آپ
... کے لئے حق کی طرف سے چشمِ بینا کی عطا گی کی دعا ہی کر سکتے ہیں

Wahara Umbakar

عزیز رحمان صاحب کا لو ریزیولیوشن کیمرے والا جواب درست نہیں ہے۔ آپ ایک بار پوسٹ کو دوبارہ سمجھنے کی نیت سے پڑھ لیں۔

Owaiz Bin Batoota mentioned to Kamran Muhammad

آپ کو تعلیم دینا کسی کا بھی فرض نہیں ہے بلکہ یہ آپ کے شوق و ذوق پر منحصر کرتا ہے۔۔ اگر آپ نہیں مانیں گے تو زبردستی تو نہیں آپ کے دماغ
میں سائنس ڈالیں گے۔ آپ کو بچپن میں پڑھایا گیا کہ سائنسدان چاند پر نہیں گیا اور اس کے ساتھ کچھ ثبوت دے دیے اور آپ نے یقین کر
... لیا۔۔۔ بس سائنس کی حد یہاں ہی ختم ہو گئی آپ کے لیے

Aziz Rehman mentioned to Wahara Umbakar

.. سر جی آپ ہی سمجھا دیں. میں نے ایسے ناہنجاروں کو کلاس آؤٹ کرنا ہے

Aziz Rehman mentioned to Owaiz Bin Batoota

..جی ہاں... جو سمجھنا ہی نہیں چاہتا, اُسے کیا سمجھایا جائے

Kamran Muhammad

چلیں اس بات کے سائنسی جواب میں مشکل ہو رہی ہے تو آسان سے سوال کا جواب دیں۔ ورلڈ ٹریڈ ٹاور پر ہوائی جہاز ٹکرایا تو پوری بلڈنگ گر گئی۔
کراچی میں جہاز گھروں پر گرا لیکن کوئی گھر تباہ نہیں ہوا۔ کیوں۔ بعض گھروں کی تو وہ دیوار بھی نہیں گری جس کے برابر میں ... جہاز گرا تھا۔ کیوں

Wahara Umbakar

کسی کو بھی ناک آوٹ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

اور جہاں تک کامران صاحب کا تعلق ہے تو ان کا اصل سوال تو وہ ہے ہی نہیں جو کہ انہوں نے پہلے پوچھا تھا حالانکہ اس کا جواب تو پوسٹ میں ہی لکھا ہے۔(اور نہ ہی ایک بالکل ہی مختلف سوال، جو انہوں نے بعد میں پوچھا ہے

پوسٹ انہی ذہنی کرتبوں کے بارے میں ہی تو کی گئی تھی نہ کہ چاند پر مشن کے بارے میں۔

Aziz Rehman mentioned to Kamran Muhammad

... کیوں, کیوں, کیوں, کیوں

..... ایک ہفتے تک اس لفظ کی گردان کرو.. پھر دوسرا لفظ سکھادیں گے سائنس کا کام کیسے کا جواب دینا ہے نہ کہ کیوں کا

- پہلے سوال کرنے کا طریقہ سیکھو

Kamran Muhammad

یار یہ لوگ سائنسی ذہن والے ہیں ہی نہیں کسی بات کا جواب سائنسی دیتے ہی نہیں۔ آئیں بائیں شائیں کرتے رہتے ہیں۔

Wahara Umbakar mentioned to Kamran Muhammad

آپ کی بات بالکل درست ہے

Aziz Rehman mentioned to Kamran Muhammad

آپ پہلے سائنس کی تعریف تو کریں. سائنس سے کیا مراد ہے بتائیں

Kamran Muhammad mentioned to Aziz Rehman

یا ان کے پاس جواب ہیں ہی نہیں۔

Wahara Umbakar

آپ کے سوالات کے جوابات واقعی نہیں ہیں۔ اس کو تسلیم کرنے میں کم از کم مجھے کوئی عار نہیں۔ اور یہی پوسٹ کا نفسِ مضمون تھا۔

Kamran Muhammad mentioned to Wahara Umbakar

سر جی ایسے مباحثوں سے ذہن کھلتے ہیں اور سائنسی ترقی ہوتی ہے اگر ہم اسے ذاتیات پر نہ لے جائیں تو

Kamran Muhammad mentioned to Wahara Umbakar

ویسے ایک اور سوال ہے امریکہ میں روزانہ دو تین ہزار لوگ کرونا سے مر رہے تھے۔ لاکھوں لوگ مظاہرے کرنے لگے جارج فلائڈ کی موت پر

	لیکن لاکھوں مظاہرین کے باوجود کرونا سے اموات بڑھی نہیں۔ کیوں۔ **Wahara Umbakar mentioned to Kamran Muhammad** آپ کو اس کی وجہ کیا سمجھ آتی ہے؟ **Kamran Muhammad** اس وجہ یہ ہے کے کرونا بھی ان کے بہت سارے ڈراموں میں سے ایک ہے۔ **Wahara Umbakar** mentioned to Kamran Muhammad بہت ہی عمدہ جواب دیا ہے۔ کیا آپ نے دیکھا ہے کہ امریکہ میں کس روز کرونا کے مریضوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوئی تھی؟(یہ زیادہ مشکل سوال نہیں، چند سیکنڈ میں معلوم کیا جاسکتا ہے)
سوال	Rifat Noor
جواب	آپ نے بڑی اچھی مثال پیش کی ہے۔اسی قسم کی گرافکس ہی فلیٹ ارتھرز کے یقین کا ایندھن ہیں۔
سوال	**Rifat Noor** ایسے ہی بیوقوف بنا رہے ہیں اور بھی بہت سارے تصاویر سامنے آیے ہیں جو کے زمیں کی ہے لیکن ایڈٹ کر کر کے mars بتایا گیا ہے
جواب	آپ بالکل درست کہہ رہے ہیں۔فوٹو شاپ اور پیریڈیولیا مل کر بہت کچھ "ثابت" کر دیتے ہیں۔اور سوشل میڈیا اس قسم کی تصاویر بہترین گراونڈ ہے۔ یہ صرف یہاں تک محدود نہیں۔تصاویر کی مدد سے جذباتی اپیلیں، سیاسی اور سماجی ڈسکورس۔۔۔سب کچھ چلتا ہے
سوال	**گیانچند میگھواڑ** اگر اور اس طرح کی تصاویر آپ کے پاس ہو تو وہ بھی اس گروپ میں شئر کر دیجیے
جواب	ایک آدھ مثال تک تو ٹھیک ہے۔ایسی تصاویر کی جگہ کچرادان ہے، گروپ نہیں۔ہر قسیم کے جھوٹ سے سوشل میڈیا بھرا پڑا ہے۔
سوال	**Namaloom Saahib** Sir 1972 ke bad Chand per koi mission q Nahi beja Gaya Ab to NASA ke pass fund ba available he aur technology be kafi jadeed ho chuki hi

جواب	اس سوال پر ایک تفصیلی پوسٹ ایک سال پہلے کی تھی۔اب سرچ کیا ہے تو وہ فیس بک کی سنسرشپ کی زد میں آ کر ہٹا دی گئی ہے کچھ دیر بعد اس کو دوبارہ کر کے لنک یہاں شئیر کر دوں گا۔
سوال	**Namaloom Saahib** sir intzar rahe ga
جواب	ہم نے چاند پر جانا کیوں چھوڑ دیا۔مئی 2019 کی پوسٹ نشرِمکرر کے طور پر یہاں سے https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/2456883721080889/
سوال	**Shahid Hussain** Sir,clear only one question, how they cross the ozone layer whiteout burning (temperature exceeds more than 5000fht) and safe and sound landing or dropping in the ocean. Google has many link about making sequence but not in real in the landing except imagenery picture, please reply. 2.watch the James Bond (007) diamonds are forever movie, in which the NASA reveal the secrets of Moon landing, please reply
جواب	نہیں، اوزون لئیر میں کچھ ایسا نہیں کہ وہاں پر جا کر کوئی "جل" جائے کئی ہزار سپیس مشن جا چکے ہیں۔ چین، انڈیا، روس، جاپان، یورپ سمیت بہت سے ممالک کے۔اور اگر یہاں سے نہ گزر سکتے تو سیٹلائیٹ کیسے خلا میں جا سکتے؟ عام کمرشل جہاز کی فلائٹ کی بلندی اتنی ہوتی ہے کہ اوزون لئیر سے گزرتے ہیں۔یہاں پر کچھ اچانک غیر معمولی نہیں ہو جاتا۔
سوال	**Shahid Hussain** sorry Sir, not departing the layer but enter in the layer you will be burn, there for NASA design the space shuttle but with the latest technology they can't protect the Colombia shuttle from the high temperature of ozone layer, shuttle was blasted in the sky with out any survivel
جواب	زمین کیsurfaceگول ہے فلیٹ نہیں۔ ہم سمندر اور جہاز کی مثال دیکھ سکتے ہیں جب سمندر میں بحری جہاز دور سے آتا دیکھائی دیتا ہے تو اس کا صرف اوپر والا حصہ نظر آتا ہے سارے کا سارا نظر نہیں آتا۔لیکن جوں ہی وہ قریب آتا جاتا ہے تو آہستہ آہستہ پورا جہاز نظر آجاتا ہے یہی زمین گول ہونے کا ثبوت ہے۔اگر زمین فلیٹ ہوتی تو جہاز تھوڑا تھوڑا نظر آنے بجائے پورا نظر آتا۔

ڈیٹا کی کان میں

آسٹریلیا کے ایک مالیاتی ادارے نے فروری 2002 میں گاڑیوں کے حادثات کے انشورنس کلیم کا ڈیٹا پبلک کیا جس میں 160000 دعووؤں میں سے یہ دکھایا گیا تھا کہ کسی کے برج کا تعلق حادثے سے کیا ہے؟ سب سے خطرناک ڈرائیور برج جوزا، حوت اور ثور والے نکلے۔سب سے محفوظ برج جدی، عقرب اور قوس والے۔لیکن پریشان نہ ہوں، انشورنس کمپنیاں آپ کا برج دیکھ کر انشورنس ریٹ طے نہیں کریں گی۔

چند آسٹرولوجر ایسے تھے جنہوں نے یہ دیکھ کر جشن منایا کہ "دیکھا، ہم نہ کہتے تھے۔ستارے قسمت لکھتے ہیں"۔لیکن یہ نتیجہ ہمیں کیا دکھاتا ہے؟

کمپیوٹنگ کی ٹیکنالوجی طاقتور ہو رہی ہے۔ڈیٹا حاصل کرنے اور اس میں سے مطلب ڈھونڈنے کی رفتار تیز ہو رہی ہے۔اس ڈیٹا میں سے کانکنی کر کے پیٹرن تلاش کئے جا سکتے ہیں۔وہ بھی جو "بظاہر" پیٹرن ہیں۔

اس چیز کو پہچاننے کی ضرورت ہے کہ دنیا میں بہت سے بظاہر پیٹرن موجود ہیں جو کسی گہری حقیقت کی طرف اشارہ نہیں کرتے۔کئی پیٹرن اصل ہیں۔درجہ حرارت کے پیٹرن دیکھ کر موسموں کے چکر معلوم کئے گئے تھے لیکن بہت کچھ رینڈم ہے۔

ڈیٹا کے تجزیے کے لئے ہم دو سٹیپ کا عمل استعمال کرتے ہیں۔پہلا پیٹرن کی پہچان (اور یہ ہمارے دماغ کی سب سے بڑی مہارت ہے)۔دوسرا، اس اصل اور بظاہر پیٹرن میں فرق کرنا۔یہ کام آسان نہیں اور ہمارا دماغ اس میں غلط مثبت کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔یعنی اس جگہ پر انہیں دیکھنا جہاں وہ موجود نہیں۔دوسرا سٹیپ یہ ہے کہ ہم پیٹرن کا تجزیہ کرتے ہیں کہ واقعی اس کی تُک بنتی ہے؟ کیا یہ ہمارے باقی علم سے مطابقت رکھتا ہے؟ اس کو ماہرِ نفسیات "حقیقت کو ٹیسٹ کرنا" کہتے ہیں۔اور ہم اس دوسرے سٹیپ میں اتنے اچھے نہیں۔

یہ وہ وجہ ہے کہ ہمیں سائنس کی ضرورت پڑتی ہے۔سائنس کا ایک بڑا کام اصل پیٹرن کو اتفاقی سے الگ کرنا ہے۔یہ حقیقت کو ٹیسٹ کرنے کا رسمی اور باقاعدہ طریقہ ہے۔

ڈیٹا مائننگ میں ہم ڈیٹا کے بڑے سیٹ کا تجزیہ کرتے ہیں۔ رینڈم ڈیٹا ایک سا پھیلا نہیں ہوتا۔ اس لئے حادثاتی پیٹرنز کے ابھرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ چونکہ اس میں پہلے سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ دیکھا کیا جا رہا ہے، اس لئے ہر کوریلیشن ایک نئی دریافت ہوتی ہے۔ ہم اپنی زندگی میں بھی ایسے کرتے ہیں۔

ڈاکٹر نے محسوس کیا کہ فلاں علامات والے مریض زیادہ آ رہے ہیں۔ پہلے اتنے تو نہیں تھے۔ وبا پھوٹ پڑی ہے؟

کسی نے نوٹ کیا کہ ہر منگل کو دفتر میں اس کے ساتھ کوئی برا واقعہ پیش آتا ہے۔ منگل کا دن منحوس ہے؟

ہم ہر وقت ایسی ہی ڈیٹا مائننگ کر رہے ہیں۔ کچھ پیٹرن انفارمیشن رکھتے ہیں، زیادہ پیٹرن نہیں۔ اور ضروری نہیں کہ غیر معمولی لگنے والا پیٹرن بھی کوئی معنی رکھے۔ لاکھوں واقعات جن میں سے ہر ایک کے ہونے کا امکان کسی روز میں لاکھوں میں ایک کا ہو۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی نہ کوئی واقعہ روزانہ ہو گا۔ امکان کی کیلکولیشن ڈیٹا دیکھنے سے پہلے نکالی جاتی ہے، نہ کہ بعد میں (اور یہ وہ نکتہ ہے جہاں پر شماریات کے ماہرین بھی کئی بار دھوکہ کھا جاتے ہیں)۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اس کا ٹھیک طریقہ یہ ہے کہ اگلا کام یہ کیا جاتا ہے کہ نیا ڈیٹا لے کر ٹیسٹ کیا جاتا ہے کہ کیا یہ کورلیشن ابھی بھی باقی ہے اور اس میں پچھلے ڈیٹا میں سے کچھ استعمال نہیں کیا جاتا جس کی بنیاد پر یہ پیٹرن نکلا تھا۔ نئے ڈیٹا پر ہم امکان کی کیلکولیشن کا سوال پہلے کر رہے ہیں۔ نئے ڈیٹا کو پچھلے سے بالکل الگ ہونا چاہیے۔

ایک اور امریکی کمپنی (انشورنس ہاٹ لائن) نے ایک لاکھ انشورنس کے دعووں پر اسی قسم کا تجزیہ کیا جیسا ہم نے پہلے دیکھا تھا۔ اس میں برج میزان، دلو اور حمل والے ڈرائیور سب سے برے نکلے اور برج اسد، جوزا اور سرطان والے بہترین۔ یہ نتائج پہلے والے تجزئے سے بالکل مختلف تھے۔

ظاہر ہے کہ یہ نتائج توقع کے مطابق تھے۔ کسی بھی ڈیٹا میں تجزیہ کیا جاتا تو کوئی نہ کوئی برج تو آگے ہونا تھا اور پیچھے۔ اور اگر برج اور حادثات کا کوئی تعلق نہیں تو اس کی پیشگوئی یہ ہے کہ الگ الگ ڈیٹا میں کون آگے ہے اور کون پیچھے؟ اس کے درمیان کوئی ربط نہیں ہو گا۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ڈیٹا مائننگ سائنس میں کی جاتی ہے۔مثلاً، بیماریوں کی سٹڈی میں یہ بہت اہم ہے۔ان میں کوریلیشن ڈھونڈنے جاتے ہیں۔اور اس مائننگ سے نکلنے والے نتائج کو ابتدائی (preliminary) کہا جاتا ہے۔تصدیق کے پراسس سے گزر کر پتا لگتا ہے کہ یہ اصل ہیں بھی یا نہیں

اور یہ وقت طلب کام ہے۔کئی بار برسوں لگتے ہیں۔جبکہ میڈیا اکثر ان ابتدائی رپورٹوں کو دیکھ کر اس طرح پیش کرتا ہے کہ گویا یہ نتائج ہیں اور ان کے ساتھ باقاعدہ کانٹیکسٹ نہیں دیا جاتا۔

بغیر تصدیق کے میڈیا تک ان ابتدائی کورریلیشن کو بتانے میں صرف میڈیا ہی نہیں، سائنسدان اور ادارے بھی قصوروار ہیں۔.نیا دلچسپ کورریلیشن ملا ہے" اور "کورریلیش کی تصدیق ہوئی ہے" میں بہت فرق ہے۔اور یہ وہ وجہ ہے کہ اخباری سرخیاں "سائنسدانوں کی دریافت" جیسی خبروں کی مسلسل زد میں رہتی ہیں۔

جہاں پر سائنس اور اس کی رپورٹنگ میں یہ بظاہر کورریلیشن ایک مسئلہ ہیں جن سے اچھے سائنسدان اور شماریات کے ماہرین کو واقف ہونا چاہیے۔وہاں پر سوڈوسائنس چلتی ہی ان پر ہے۔

اپنی روزمرہ کی دنیا میں ہم یہ پیٹرن دیکھتے ہیں۔یہ ہم سے باتیں کرتے ہیں۔ہماری کامن سینس ہماری ٹھیک راہنمائی نہیں کرتی۔ڈیٹا کے سمندر سے ٹھیک انفارمیشن نکالنے کے سسٹمیٹک طریقے ہیں۔اگر ایسا نہیں کریں گے تو ہم اس غلط فہمی میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں کہ آسمان پر ستاروں کے پیٹرن کسی طریقے سے سڑک پر ہونے والے حادثے کا امکان کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔

میرا مشورہ: موٹرسائیکل سواری کے وقت ہیلمٹ پہنا کریں۔خواہ موٹر سائیکل چلا رہے ہوں یا پچھلی نشست پر بیٹھے ہوں۔اس سے بچنے کا امکان بہت بڑھ جائے گا۔خواہ برج کوئی بھی ہو اور خواہ منگل کا منحوس دن ہو یا بدھ کا مبارک دن۔۔۔

سوالات وجوابات

سوال	**Umar Abdul Rehman** **عمدہ**۔ سر پیٹرن کی کیا تعریف ہوگی
جواب	گرمی کا موسم آتا ہے، پھر بارشیں ہوتی ہیں، پھر موسم سرد ہونے لگتا ہے۔کچھ عرصہ سردی رہنے کے بعد واپس گرم۔یہ سب کچھ 365 دن کے سائیکل پر دہرایا جاتا ہے۔ اس پیٹرن کو دیکھ کر کیلنڈر بنے۔
سوال	**Muhammad Imran Khattana** سر آپ معدنی تیل اور اس کی تاریخ پر بھی تحریر لکھیں بہت شکریہ
جواب	معدنی تیل کے آغاز پر پرانی تحریر۔ وہیل اور توانائی" وہیل کا شکار قدیم زمانے سے کیا جا رہا ہے لیکن انیسویں صدی تک عالمی معیشت میں اس کی اہمیت بہت بڑھ چکی تھی۔ اس کے ہر حصے سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا تھا۔رنگ اور وارنش کی تیاری میں، کپڑے اور چمڑے کے صنعت میں، صابن اور موم بتی بنانے میں اور کھانے میں بھی۔اس کی زبان خاص طور پر پسند کی جاتی تھی۔خواتین کی ملبوسات، شکم بند، کالر، پیراسول، پرفیوم اور بالوں کے برش اس سے بنا کرتے۔یہاں تک کہ اس کے فضلے سے سرخ رنگ کی ڈائی بنتی۔اور سب سے اہم وہیل کا تیل۔یہ ہر قسم کی مشینری کی لبریکیشن کے لئے استعمال ہوتا اور لیمپ جلانے کے لئے ایندھن کے طور پر بھی۔ دنیا میں 900 جہاز تھے جو وہیل کا شکار دنیا کے ہر سمندر میں کیا کرتے۔1835 سے 1872 کے درمیان تین لاکھ سے زیادہ وہیل شکار ہوئیں یعنی ہر سال پونے آٹھ ہزار کے قریب۔اچھے سال میں وہیل سے نکلے تیل بزنس آج کی کرنسی کے اعتبار سے بیس کروڑ ڈالر سالانہ تھا۔یہ خطرناک کام تھا لیکن ستر ہزار لوگوں کا روزگار وہیل پکڑنے سے تھا۔امریکہ میں یہ پانچویں سب سے بڑی صنعت تھی۔ پھر وہ ہوا جو محدود ذخائر والی صنعت کے ساتھ ہوتا ہے۔وہیل کی تعداد کم ہونا شروع ہو گئی۔بحری جہازوں کی تعداد بڑھ گئی تھی اور وہیل کی تعداد کم ہو رہی تھی۔ایک جہاز جو اپنا چکر ایک سال میں مکمل کرتا تھا،اس کو اب چار سال لگنا شروع ہو گئے۔تیل کی قیمت بڑھنا شروع ہو گئی جس سے پوری معیشت ہل گئی۔مستقبل توانائی کے مسئلے کے بحران کی وجہ سے تاریک نظر آ رہا تھا۔ پھر ریلوے سے تعلق رکھنے والے ایک ریٹائرڈ شخص ایڈورڈ ڈریک نے سٹیم انجن کی ڈرل استعمال کرتے ہوئے امریکہ کی ریاست پینسلوینیا میں ٹٹسول کے مقال سے زمین میں ستر فٹ کی گہرائی پر تیل نکال لیا۔توانائی کا مستقبل ابل کر سطح پر آ

	گیا تھا۔سمندروں میں جان خطرے میں ڈال کر توانائی کی تلاش کے لئے وہیل کے شکار کی ضرورت نہیں رہی تھی۔یہ تہہ خانے میں ہی موجود تھی۔ یہ تیل نہ صرف سستا تھا بلکہ وہیل کے تیل کی طرح ہر جگہ استعمال ہو سکتا تھا۔روشنی کے لئے لیمپ میں، مشینری کے لبریکنٹ کے طور پر، گاڑیوں کے ایندھن کے لئے اور گھر گرم کرنے کے لئے۔اس سے پلاسٹک بھی بن جاتا تھا اور نائلون کی جرابیں بھی۔تیل کی نئی صنعت نے نہ صرف دنیا کو معاشی تباہی سے بچایا اور ترقی کے راستے کھولے بلکہ وہیل کو یقینی معدومیت سے بچا لیا۔پٹرول کی قیمت وہیل آئل کا دسواں حصہ تھی۔ اگر تیل کی دریافت نہ ہوتی اور کیروسین لیمپ نہ ایجاد ہوتا تو آج دنیا میں وہیل کی کوئی نوع نہ بچتی۔اس پر کیلیفورنیا فائرسائیڈ جرنل نے یہ لکھا۔ Had it not been for the discovery of Oil, the race of whales would soon have become extinct. It is estimated that ten years would have used up the whole family. وہیل کے شکار پر عالمی پابندی 1986 میں لگی ہے اور اس کی کچھ انواع کی تعداد بڑھنا شروع ہوئی ہے لیکن شمالی ایٹلانٹک کی وہیل کو معدومیت کا خطرہ ہے۔ ایک صدی سے زیادہ دنیا کی ترقی کا انجن زمین کے نیچے کروڑوں سال سے دفن زندگی کی باقیات رہی ہیں۔وہیل کی طرح ان کے ذخائر بھی لامحدود نہیں۔کیا اسی طرز کے ٹیکنالوجی کے کسی بریک تھرو کی مدد سے ہم ان پر انحصار ختم کر پائیں گے یا پھر ختم ہوتے ذخائر دنیا کو معاشی بدحالی کی طرف دھکیل دیں گے؟ یہ اب توانائی کی ٹیکنالوجی کا سب سے بڑا چیلنج ہے۔"
سوال	**Abbas Zuhair** یہ کس کتاب کا ترجمہ ہے؟
جواب	Skeptic's Guide to Universe: Steven Novella زیادہ مواد اس سے لیا گیا ہے۔

1 ۔ عظیم سازش

کیا دنیا میں سازشیں ہوتی ہیں؟ ظاہر ہے کہ ہاں۔جب دو لوگ اکٹھے ہوئے اور کوئی جرم کرنے کی ٹھانی تو یہ ایک سازش ہے۔اداروں کے بورڈ روم میں، ایک کمپنی کے کسی حلقے میں، سرکاری ایجنسی میں۔۔۔جہاں انسان ہیں، وہاں سازشیں بھی۔

عظیم سازش ایک مختلف جانور ہے۔ایک سازش جو بہت سے لوگوں تنظیموں، حتیٰ کہ بہت سے ممالک پر پھیلی ہے۔اور یہاں تک کہ نسل در نسل چلی آ رہی ہے۔

عظیم سازش کی ایک مثلث ہے جس کے تین کونے ہیں۔

سازش کرنے والے۔یہ بڑے، طاقتور اور خفیہ ہیں۔ان کے پاس بہت سے وسائل ہیں اور دنیا پر کنٹرول ہے۔اور ابھی ان کو اور بھی زیادہ کنٹرول حاصل کرنا ہے۔اور ایسا کرنے کے لئے ان کو چاند پر انسان کو لینڈ کروانا ہوتا ہے، عمارتوں کو جہازوں سے ٹکرا کر گرانا ہوتا ہے، ویکسین یا نمک میں آئیوڈین ڈال کر کر آبادی کو زہر کھلانا ہوتا ہے۔(اور کئی بار یہ اپنے ارادوں کا اظہار کارٹونوں، فلموں، موسیقی میں، یا کئی جگہوں پر اپنی علامات اور پیغامات سے بھی کرتے رہتے ہیں)۔

دوسرا سازش سمجھنے والے۔یہ وہ لوگ ہیں جن کو پہلے گروہ کے خفیہ ارادوں کا خفیہ ذرائع سے علم ہو جاتا ہے۔یا پھر یہ پہلے والوں کے بچھائے جال سے بچ جاتے ہیں کیونکہ یہ بہت زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

اور تیسرا بھولے لوگ۔وہ بھیڑ بکریاں جو تاریخ، حالاتِ حاضرہ وغیرہ کی باتوں پر آنکھ بند کر کے یقین کر لیتے ہیں۔

بھولے، ہوشیار اور وہ۔یہ عظیم سازش کی مثلث ہے۔

کانسپریسی سوچ کا بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ ڈبہ بند سسٹم ہے۔اس کا ڈیزائن ہی ایسا ہے کہ یہ انکار پروف ہے۔کوئی بھی ایسے شواہد جو سازشی تھیوری جھٹلا دے؟ وہ خود ہی سازش کا حصہ ہوتے ہیں۔خلا بازوں کے چاند پر چھوڑے گئے آلات کے ثبوت یہ ہیں۔سازشی خیالات غلط ہو گئے؟ نہیں، یہ ثبوت بھی سازش کا حصہ ہیں۔یہ سائنسی سٹڈی ہے جو بتاتی ہے کہ ویکسین محفوظ ہے۔سازش غلط ہو گئی؟ نہیں، یہ سٹڈی سازش کا حصہ ہے۔

اگر یہ سازش ہوتی تو فلاں چیز ملنی چاہیے تھی؟ نہیں، یہ اس لئے نہیں ملی کہ سازش کو چھپایا اچھی طرح گیا ہے۔اور سازش کو کتنا زیادہ اچھا چھپایا گیا ہے؟ جتنا سازشی تھیوری بنانے والا کا دل کرے۔

مثال: ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا حملہ جارج بش کا ڈرامہ تھا۔

ان سے بہت تلخ اختلافات رکھنے والی ڈیموکریٹ پارٹی نے اس ڈرامے کو بے نقاب کیوں نہیں کیا؟ اس وقت بھی نہیں جب ان کے مخالفین حکومت میں آئے؟ وہ بھی سازش کا حصہ تھے۔

اور میڈیا نے اس کو بے نقاب کیوں نہیں کیا، جو بڑی کہانیوں کی سن گن میں رہتا ہے؟ وہ بھی سازش کا حصہ ہے۔

اور دوسرے ممالک کی حکومتوں نے اس کو بے نقاب کیوں نہیں کیا؟ ان حکومتوں نے بھی، جو امریکہ سے خاصی مخاصمت رکھتی ہیں؟ اب اس سوال جواب کا اندازہ آپ خود لگا لیں۔

سازشی تھیوری کی سوچ کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ اس کو کسی بھی وقت کسی بھی طریقے سے پھیلا کر کسی بھی سوال کا جواب دیا جا سکتا ہے۔اور اس میں زیادہ وقت نہیں لگتا جب تک ان سوالوں کا سرا ڈھونڈتے ہوئے آپ اس یقین تک پہنچ جائیں کہ کوئی بہت ہی طاقتور طاقت پسِ پردہ تمام دنیا کو کنٹرول کرتی ہے۔

نہ صرف ان سازشی تھیوریوں کو وسیع اور سکوپ کو بڑا کئے جاتے رہنا پڑتا ہے بلکہ ایسا کرنے والوں کی طاقت اور مکاری میں بھی اضافہ کرتے رہنا پڑتا ہے۔"اُن" کے پاس کینسر کا علاج ہے لیکن وہ چھپا رہے ہیں۔یہاں پر "وہ" کون ہیں؟ اب یہ بہت سے مفروضوں کو چھپا کر رکھتا ہے۔بڑی فارماسیوٹیکل کمپنیاں؟ نہیں، اس کا یہ جواب نہیں۔

بڑی فارماسیوٹیکل کمپنیوں کا ایک دوسرے سے کانٹے دار مقابلہ ہوتا ہے اور اگر یہ بالفرض آپس میں کوئی معاہدہ کر لیں؟ نئ کمپینیاں آتی رہتی ہیں۔کسی بھی نئے علاج کا دریافت کر لئے جانا کسی کو بہت امیر کر سکتا ہے۔کون کسی کو اس علاج کو پیٹنٹ کروانے سے روک رہا ہے؟ اور دنیا میں صرف ایک ملک نہیں۔بہت سے ممالک میں میڈیکل تحقیق ہوتی ہے۔

اور اس تحقیق کو کنٹرول کون کرتا ہے؟ کینسر کی بنیادی تحقیق سرکاری فنڈ سے یونیورسٹیوں میں کی جاتی ہے۔بڑے ادارے اس کو کیسے کنٹرول کر سکتے ہیں؟ پیپر جرائد میں شائع ہوتے ہیں۔ تحقیق شئیر کی جاتی ہے۔جہاں پر کہیں کوئی امید نظر آئی تو درجنوں لیباریٹریوں کے کئی سال کے اشتراک کا نتیجہ ہی ہو گی۔ویسے ہی جیسا اس پر پہلے پیشرفت ہوتی رہی ہے۔

اور فارمیسوٹیکل ادارے تو علاج کے صرف ایک مرحلے پر آتے ہیں، جہاں پر کام ممکنہ ڈرگ کو ڈویلپ کر کے قابلِ عمل دوا کو بنانا ہے۔

کیا سازش کے پیچھے کینسر کے ڈاکٹر ہو سکتے ہیں؟ ہسپتال اور ڈاکٹر بھی تحقیق کو کنٹرول نہیں کرتے۔ محقق کا مقصد تحقیق کے لئے فنڈنگ حاصل کرنا اور مشہور ہونا ہے۔انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ڈاکٹر، ہسپتال اور دواساز ادارے کتنی کمائی کرتے ہیں۔اور میڈیکل اداروں کے لئے پیسے کمانے کا سب سے کامیاب طریقہ مریض کا کامیاب علاج کرنا ہے۔طویل مدت میں یہ اپنے گاہکوں کو مرنے دینا اچھی حکمتِ عملی نہیں۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ سسٹم چلتا کیسے ہے۔افراد اور اداروں کے اپنے اپنے مقاصد ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوتے ہیں تو یہ خیال کہ "وہ" اس سب کو اپنے مذموم عزائم کے لئے سب کچھ ہی قابو کر سکتے ہیں ایک بے تکا خیال رہ جاتا ہے۔کسی کے پاس ایسی طاقت نہیں ہے کہ وہ کینسر کے علاج کو چھپا سکے۔

سازش کرنے والے اتنے زیادہ عقلمند، بڑے اور طاقتور ہیں کہ دنیا بھر کو بے وقوف بنا دیتے ہیں۔اور اتنے زیادہ احمق ہیں کہ صاف نشان چھوڑ جاتے ہیں جو ہمارے ہوشیار لوگ پکڑ لیتے ہیں۔یہ خلابازوں کو چاند پر بھیج دینے کا ایک عظیم الشان ڈرامہ رچا کر دنیا بھر کو بے وقوف بنا لیتے ہیں۔اور ساتھ ساتھ، ویڈیو بناتے وقت پنکھا کھلا چھوڑ دیتے ہیں جو ہوشیار لوگوں کو نظر آ جاتا ہے۔

ایک بار سازشی نظریے کا بیانیہ اپنا لیا جائے تو یہ حقیقت کو دیکھنے کی عینک بن جاتی ہے۔ہر واقعہ، خواہ رینڈم ہی کیوں نہ ہو، اس میں جھٹ سے فٹ ہو جاتا ہے۔انامولی کا شکار اور کنفرمیشن بائیس اس بیانیے کو مضبوط تر کرتے ہیں۔اتفاق بھی پیٹرن کا حصہ بن جاتے ہیں۔

سازشی تھیوریاں بنانے والوں کا ایک اور اچھا ہتھیار ذاتی حملوں کا ہے۔اگر آپ اعتراض کریں گے تو یا تو آپ بھولے ہیں یا اندھے۔ اگر آپ لاجک یا فیکٹ کی غلطیوں کی طرف نشاندہی کریں گے تو آپ یا تو بہک چکے ہیں یا بِک چکے ہیں۔یا پھر آپ ایلومناٹی ہیں۔

لاعلمی کی دلیل بھی ان میں بہت مدد کرتی ہے۔اگر ہر چیز کے ہر جزو کی وضاحت نہیں کی جا سکتی، تو میری والی سازشی تھیوری ٹھیک ہے۔

عظیم سازش کی اس مثلث کے "ہوشیار" لوگ آخر ایسا کیوں کرتے ہیں؟ کیا اس جال سے نکلا جا سکتا ہے؟ حالیہ برسوں میں نفسیات کی ہونے والی سٹڈیز اس پر دلچسپ جوابات دیتی ہیں۔

سوالات وجوابات

سوال	**Imran Rajpoot** ہمیشہ کی طرح بہترین۔۔۔سر یہ الیومیناٹی کیا بلا ہے۔اور اسکا حقیقت سے کتنا تعلق ہے ذرا اس پر بھی ایک تفصیلی تحریر ہو جائے۔۔کان پک گئے بچپن سے اس کے بارے میں سن سن کے
جواب	اٹھارہویں صدی میں جرمنی میں یہ خفیہ تنظیم ہوا کرتی تھی جو اس وقت کی اسٹیبلشمنٹ کے خلاف کام کرتی تھی۔ تنظیم تو ختم ہو گئی، نام رہ گیا۔
سوال	**Saleh Javed** سر آپ کے خانہ کعبہ والی تحریر میں ایک جملہ پڑھا تھا غالباً اس کا مطلب یہ تھا کہ جحیمی مارا گیا مگر اس کی سوچ ختم نہ ہو سکی کیا اسی تناظر میں دیکھیں تو کیا اس تنظیم کے ختم ہونے کے بعد کیا یہ سوچ بھی ختم ہوگئی ہو گی

جواب	ایلومناٹی کے مقاصد میں اس وقت کی جرمن اسٹیبلشمنٹ کی مخالفت تھا۔خفیہ اس لئے کہprosecution سے بچنا چاہتے تھے۔اگر بالفرض آج اگر یہ تنظیم ہو تو کیا کرے گی۔
سوال	**Hassan Khan** پوری دنیا پر کنٹرول کا خواب دیکھ سکتی ہے جیسے کہ اُس وقت صرف جرمنی میں تھا
جواب	جی اچھا۔
سوال	**Aziz Rehman** نائن الیون کا سازش ہونے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ امریکہ جیسے ملک میں ایک ہی وقت پر چار جہاز کیسے کامیاب اغوا ہوئے؟ .یہ ایک ناممکن بات ہےورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت کے ساتھ جہاز ٹکرائے اور عمارت کا نچلا حصہ فورا زمین بوس ہوجائے .یہ ناممکن ہےمغوی جہاز میں سوار افراد اغواکار کو کسی بھی جہاز میں دبوچنے کی کوشش نہ کریں.یہ بھی تعجب خیز ہے
جواب	**سر قدیر قریشی** /ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت کے ساتھ جہاز ٹکرائے اور عمارت کا نچلا حصہ فورا زمین بوس ہوجائے.یہ ناممکن ہے ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت فوراً زمین بوس نہیں ہوئی تھی **سرزاہدارئیں** اگر چار لوگوں کو خودکشی کسی کو مار کر کرنی ہو تو وہ کچھ بھی کر لیتے ہیں کیونکہ سب سے بڑا ڈر مر جانے کا ہوتا ہے اگر وہ ایک طرف کر دیا جائے تو آپ بھی ایفل ٹاور گرا سکتے ہیں۔ **اسداقبال** امریکہ میں چار جہاز ایک ساتھ اغوا ہونا ناممکن نہیں911 سے پہلے ایئرپوٹس پر سیکیورٹی وہ نہیں تھی جو آج ہے۔ مغوی لوگوں نے جہاز کو اس لیے نہیں دبوچا، کیونکہ اُن کو خبر نہیں تھی کہ اغوا کرنے والے جہاز کو عمارت میں مارنے (والے ہیں۔(چوتھے جہاز کو مسافروں نے دوبوچ لیا تھا کیونکہ انہیں دہشتگروں کی عزائم کا پتہ چل گیا تھا. اور عمارت کا تباہ ہونے کا طریقہ کوئی عجب نہیں۔اس کی پوری وضاحت موجود ہے۔
سوال	**اقبال صدیقی** مسلمان ممالک ان سازشی عناصر کی چال کو روکنے کیلے کیا کر رہے ھیں
جواب	عوام کو تعلیم دینے کی کوشش کر رہے ہیں تا کہ وہ ایسے لوگوں سے بچ کر رہیں جو اس قسم کی سازشی تھیوریاں گھڑتے ہیں۔
سوال	**Shahzeb Alam Rehan** sir kya un logo ko control ni kya ja skta jo es tra ki theories bnaty hey
جواب	نہیں، کسی کو سوچنے اور بات کہنے سے تو نہیں روکا جا سکتا۔خواہ بات بالکل ہی جھوٹ ہو۔ ہم آگاہی پیدا کر سکتے ہیں۔خود کریٹیکل سوچ رکھ سکتے ہیں تا کہ جھوٹ کو پھیلنے سے روکا جا سکے۔

Nadia Nasir Yani chand pe janay ka waqiya b Aik sazish thi????asal May ayssa nahi hoa?	سوال
ہائیں؟ یہ کہاں لکھا ہے؟ نشاندہی کر دیجئے۔ پوسٹ کے متن کو ٹھیک کر دیتا ہوں تا کہ پڑھنے والوں کو کنفیوژن نہ ہو۔	جواب
Nadia Nasir سازش کرنے والے۔ یہ بڑے، طاقتور اور خفیہ ہیں۔ ان کے پاس بہت سے وسائل ہیں اور دنیا پر کنٹرول ہے۔ اور ابھی ان کو اور بھی زیادہ کنٹرول حاصل کرنا ہے۔ اور ایسا کرنے کے لئے ان کو چاند پر انسان کو لینڈ کروانا ہوتا ہے، عمارتوں کو جہازوں سے ٹکرا کر گرانا ہوتا ہے، ویکسین یا نمک میں آئیوڈین ڈال کر کر آبادی کو زہر کھلانا ہوتا ہے۔ (اور کئی بار یہ اپنے ارادوں کا اظہار کارٹونوں، فلموں، موسیقی میں، یا کئی جگہوں پر اپنی علامات اور پیغامات سے بھی کرتے رہتے ہیں)۔ سازش کرنے والے اتنے زیادہ عقلمند، بڑے اور طاقتور ہیں کہ دنیا بھر کو بے وقوف بنا دیتے ہیں۔ اور اتنے زیادہ احمق ہیں کہ صاف نشان چھوڑ جاتے ہیں جو ہمارے ہوشیار لوگ پکڑ لیتے ہیں۔ یہ خلابازوں کو چاند پر بھیج دینے کا ایک عظیم الشان ڈرامہ رچا کر دنیا بھر کو بے وقوف بنا لیتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ، ویڈیو بناتے وقت پنکھا کھلا چھوڑ دیتے ہیں جو ہوشیار لوگوں کو نظر آ جاتا ہے۔	سوال
یہ rhetorical تھا۔ یعنی عظیم سازش کو بے نقاب کرنے والے خیالات کی بے ربطگی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ وہ لوگ جو دنیا کو اتنا زیادہ کنٹرول کرتے ہیں کہ دنیا کا ہر کام صرف انہی کی مرضی سے ہوتا ہے، انہیں دنیا کو اور زیادہ " کنٹرول کرنے کے لئے یہ کرنا پڑتا ہے"۔ لیکن سوچتا ہوں کہ اس کو کیسے بہتر طریقے سے لکھا جا سکتا ہے۔	جواب
Salaar KhAn Wahara umbakar ke columns to main bohat shoq se partha ho.... Lekan bieng a medical students main pochna chahta ho ke ee iodine aor salt waly sentence ko tora wazih kry......	سوال
اس بارے میں ایک پوسٹ یہ والی پڑھ لیں https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/1425655967537008/	جواب

سوال	**Saleh Javed** سر اوپر ایک کمنٹ میں صاحب کمنٹ نے غالباً ازراہ تفنن الیومیناتی لکھا ہے آپ سے گزارش ہیکہ اس پر بھی کسی تحقیق و تحریر سے روشنی ڈالیں
جواب	گزرے وقتوں کی ایک تنظیم تھی، جس کی محدود سے ممبرشپ تھی۔چونکہ خفیہ تھی، اس لئے چٹ پٹی کہانیاں بنانا آسان ہے۔وہ بہت سی پڑھی جا سکتی ہیں۔ **زاہد ارائیں** الومناتی (معنی روشن خیال) ایک نام جو متعدد حقیقی اور خیالی گروہوں کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔تاریخی طور پر یہ نام بواریائی الومناتی روشن خیالی کے دور کی خفیہ انجمن کا ہے جو یکم مئی 1776 کو جرمنی کی ایک ریاست باواریا (Bavaria)میں قائم ہوئی جو رقبے اور آبادی کے لحاظ سے جرمنی کی سب بڑی ریاست ہے۔ اس انجمن کے مقاصد میں توہم پرستی، بد گمانی، عوامی زندگی پر مذہبی اداروں کی اثر اندازی اور حکومتی اقتدار کے ناجائز استعمال کی مخالفت اور خواتین کی تعلیم اور جنسوں کی برابری وغیرہ تھے۔1785 میں اس سے منسلک دیگر خفیہ تنظیموں کے ساتھ، الومناتی کو بواریائی ریاست کے حکمراں چارلز تھیوڈور نے غیر قانونی قرار دیا اور رومی کتھولک کلیسا کی پشت پناہی کے ساتھ اسے مکمل طور پر منسوخ کر دیا گیا۔ آئندہ چند سال میں قدامت پسند اور مذہبی تنقید کاروں کی جانب سے دعویٰ جتایا جاتا رہا کہ ان کی تنظیم دوبارہ منظم ہو گئی ہے اور وہی فرانسیسی انقلاب کے ذمہ دار ہیں۔ حال کے الومناتی استعمال میں میں متعدد گروہوں کے بارے میں فرض کیا جاتا رہا ہے کہ اصلی بواریائی الومناتی کے ساتھ ان کا ربط ہے، حالانکہ یہ دعوے غیر ثابت شُدہ رہے۔ اکثر ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ عالمی معاملات پر واقعات کے کارفرما بننے کے لیئے اپنے کارندے حکومتوں اور کمپنیوں میں خفیہ طور پر داخل کر کے عالمی حالات کو اپنے قابو رکھنے کی سازش کرتے رہتے ہیں، تاکہ وہ سیاسی اقتدار حاصل کر کے ایک نیا عالمی نظام (نیو ورلڈ آرڈر) قائم کر سکیں۔ جدید سازشی مفروضوں (کنسپریسی تھیوری) کے مطابق، عالمی واقعات ایک الومناتی نامی خفیہ تنظیم کی طرف سے عظیم پیمانے پر منصوبہ بندی سے ہو رہے ہیں۔اس کے مفروضہ کار دعویٰ کرتے ہیں کہ کئی عالمی قابل ذکر افراد الومناتی کے رکن ہیں یا تھے۔امریکا کے صدور اکثر ایسے دعووں کا نشانہ بنتے آئے ہیں کیوں کہ یہ بھی فرض کیا جاتا ہے کہ بے شمار تاریخی واقعات الومناتی کے کارنامے تھے، جیسے کہ جنگ واٹرلُو، فرانسیسی انقلاب اور جان ایف کینیڈی کا قتل وغیرہ وغیرہ۔مزید استاد محترم وہاراراامباکر تصیح فرما دیں تو نوازش ہو گی۔ https://en.wikipedia.org/wiki/Illuminati?wprov=sfla1

سوال	**Saleh Javed** جناب محترم اسی حوالے سے جناب وہارا امبارکر صاحب سے درخواست کی ہے کہ کیا جو معاملات اور جو کہانیاں اس سے منسوب کر کے پیش کی جاتی ہیں کیا وہ درست ہیں یا صرف حالات و واقعات کو ڈرامائی رنگ دینے کے لئے گھڑی گئیں ہیں جس طرح کی کہانیاں اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنے کا طریقہ اس تنظیم سے منسوب ہے تو مجھے یہ تنظیم چارلس تھیوڈور اور باواریہ خاندان کی کاوشوں سے زیادہ اٹلی کے مشہور زمانہ گاڈ فادر کی دماغی صلاحیت نظر آتی ہے اس وقت اس سے منسوب جتنے بھی معاملات پیش کئے جارہے ہیں اور اس تنظیم میں ممبرز کی بھرتی کا جو طریقہ کار سنتے آرہے ہیں وہ ٹوٹلی گاڈ فادر کا طریقہ تھا کہ ایک وقت ایسا آیا جب اٹلی میں ہر اہم پوسٹ پر تعینات بندہ تھرو پراپر چینل گاڈ فادر کا نمائندہ ہوتا تھا
جواب	**زاہد ارائیں** ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ سب کہانیاں ہیں جو آگے اور بھی بنی ہیں۔اور کیوں بنتی ہیں اسی بارے میں تو یہ سلسلہ ہے۔۔۔
سوال	**Saleh Javed** ایسے کڑی سے کڑی ملاتے ہیں کہ اچھا بھلا علم رکھنے والا انسان بھی ایک بارڈانواں ڈول ہو جاتا ہے اس تھیوری کے لوگ بہت ماسٹر مائینڈ ہوتے ہیں
جواب	**زاہد ارائیں** جی بالکل۔اور سر سے مزید تصحیح کی گزارش بھی کی ہے۔
سوال	aise theories bnany ka maqsad kia hota or kn log bnaty yeh
جواب	**زاہد ارائیں۔** سر وہارا کا یہ سلسلہ اسی متعلق ہے محترم **سر وہاراامبارکر**۔زاہد صاحب نے ٹھیک وضاحت کر دی ہے۔
سوال	**احسن ملک** سر جی آپ تو نے شاید انکھیں اور سمجھ دونوں میچی ھوئی ھیں جیسے کبوتر بلی کو دیکھ کر کرتا ھے اگر اپکو آج ثابت کر دوں کے یہ خفیہ تنظیمیں وجود رکھتی ھیں اور شیطان کے ساتھ ھی انکا اوڑھنا بچھونا ھے اول یہ شیطان ھی کی جماعت ھے اسی کی پوجہ ھوتی ھے اور اسکی کا مشن جاری و ساری ھے اور مزید مختلف سیلیبریٹیز کا اعتراف اور ھر جگہ litreallyھر جگہ ایک انکھ دکھانے کا مقصد اور ھر جگہ پیراڈ دکھانے کا منطق اور حال ھی میں اقوام متحدہ کا لوگو میں نیا دنیاوی نظام نیو ورلڈ آرڈر کی بات اور تبدیلی یہ تو سطحی سی باتیں ھیں گہرای میں اس سے بھی چونکا دینے والی باتیں پتہ چلیں گی آپ انکھیں کھولو سر جی

جواب	**Asif Sultan Tatrri** آپ کے نزدیک دنیا میں وہ لوگ موجود ہیں جو شیطان کے پیروکار ہیں۔اور وہ جانتے بھی ہیں کہ ان کی لڑائی خدا کے ساتھ ہے، اور خدا کے سامنے شیطان کو مدد فراہم کر رہے ہیں۔۔۔ یقیناً وہ لوگ جنت اور دوزخ کو بھی مانتے ہوں گے۔۔۔اور ان کو یقین ہو گا کہ وہ مرنے کے بعد جہنم میں جائیں گے؟؟؟؟ **سروبہارا امباکر** جہاں تک مجھے سمجھ آئی ہے، احسن صاحب نے "عظیم سازش" کی ایک مثال پیش کی ہے۔ظاہر ہے کہ وہ خود تو اس پر یقین نہیں رکھتے۔گرینڈ کانسپریسی کی نظر سے دنیا کو دیکھنے والوں کے لئے منطق، حقیقت وغیرہ اثر نہیں رکھتے۔
سوال	**احسن ملک** اور یہ تنظیمیں بہت کنکشن ھے اور ھمیں یہ ایسے پتہ چلتا ھے کے یہ تو سر عام ھمیں دکھاتے ھیں کے دیکھو ھم تمارے ساتھ یہ کر رھے ھیں اور تم کو سمجھ بھی نھیں انکا۔کنٹرول تو پوری دنیا پر ھے مانو نا مانو انکے مطابق ھم اتنے سو رھے ھیں کے یہ سر عام کارٹونز میں ھمیں دکھاتے ھیں کے فیوچر میں کیا ھونے والہ ھے
جواب	اگرچہ آپ نے مذاق میں لکھا ہے لیکن اچھی مثال ہے۔کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اس قدر لمبی لمبی چھوڑنے والوں پر بھی یقین کر سکتے ہیں
سوال	**Shoaib Nazir** سر یہ بتایئے گا کہ ایک عام شخص اس چیز کا تعین کیسے کرے کہ یہ کانسپرینسی تھیوری ہے ؟؟ دوسری بات یقین کس پہ اور کیوں کیا جائے؟یقین کا معیار کیا ہو؟
جواب	اگر ہم تھوڑی سی انفارمیشن رکھتے ہوں تو کم از کم بالکل نامعقول سازشی تھیوریوں کو پہچان لیں گے۔وائرس کیا ہوتا ہے؟ بیماری کیسے پھیلتی ہے؟ اگر صرف ان دو سوالات کے جواب کا علم ہو تو موجودہ وبا کے بارے میں بیشتر سازشی تھیوریاں خود ہی مزاح کی بھونڈی کوشش سے زیادہ نہیں لگیں گی۔ماہر ہونا ضروری نہیں، بنیادی علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔
سوال	**شعیب نذیر** خوب۔۔بالکل نامعقول کو تو پہچان لیں گے پرپر اگر بالکل نا معقول نہ ہوں تب؟؟کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟۔ سراگر سازشی تھیوری سے ہٹ کر بھی عالمی تناظر میں دیکھا جائے تو یعنی اس سوال کو پھیلا دیا جائے تو۔۔۔۔ پھر یقین کا معیار کیا ہو؟۔یعنی کسی بھی خبر کے لیے؟۔جس کی تصدیق بذات خود اپنی آنکھوں و کانوں سے ممکن نہ ہو۔۔ مثال کے طور پر اسامہ بن لادن کی ہلاکت کو میں کیسے لوں؟امریکہ کے بیانیہ کو مان لوں اور اگر ہاں تو کیوں کر۔۔؟ امریکہ مرے لیے سند کیوں ہو؟۔۔پلیز رہنمائی کیجیے گا سر۔۔

جواب	**Shakeel Firoz Ayyan** شائد اس لیے کے اس بات کو اہمیت دینا کوئ معانی نہیں رکھتا کے وہ اب زندہ ہے کے نہیں ، جبکہ ہم یہ تو جانتے ہی ہیں کے وہ امریکہ کے قید میں تھا، تو کوئ وجہ نہیں بنتی شک میں پڑنے کی،
سوال	▪ **Shoaib Nazir** یہ ایک مثال تھی اپنی سوال واضح کرنے کے لیے۔۔۔ **Shakeel Firoz Ayyan** امریکہ کی قید میں کب تھا؟ میں نے بھی مثال پیش کی ہے اس سے نمٹ نے کی، **Shoaib Nazir** آپ کی مثال تو نہیں لگتی؟ **Shakeel Firoz Ayyan** آپ نے غور نہیں کیا قید مثال ہی تھی **Shoaib Nazir** عجیب مثال **Shakeel Firoz Ayyan** جی عجب ہو سکتی، غریب نہیں تعلیم کی کمی ہے، شائد اس لیے اور ہاں، آپ کی نہیں میری **Shoaib Nazir** یہ شائد مری فہم کا مسئلہ ہے۔ **Shakeel Firoz Ayyan** نہیں نہیں آپ ماشااللہ پڑے لیکھے نوجوان ہے، اور کی ذاتی پوسٹ آپ کی قابلیت کا ثبوت ہیں میرے لیے، **Shoaib Nazir** Thank you
جواب	**Javed Siddiqui** بہت بہترین وضاحت۔۔معیاری تعلیم و تحقیق کی غیر موجودگی کی بدولت در آنے ولی معاشرتی اور معاشی پسماندگی کی

<table>
<tr><td></td><td>وجہ سے غیر ترقی یافتہ اور نیم ترقی پزیر ممالک کے رجعت پسند لوگ ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ اپنا تقابل کرتے ھیں تو احساسِ کمتری کا شکار ھوجاتے ھیں۔۔
ترقی اور تنزلی کے مابین تفاوت بہت بڑھ گیا ھے جس کو ناقابل عبور سمجھنے کی وجہ سے آسان راستہ یہی معلوم ھوتا ھے کہ ترقی یافتہ اقوام کے جدید کارناموں کا اعتراف کرنے کے بجائے سازشی تھیوریوں کا سہارا لے کے انکا مذاق بنایا جائے تاکہ اسکی آڑ میں اپنی پسماندگی پر تفاخر کا جواز پیدا کیا جاسکے۔۔
اس حرکت میں ملک کے رجعت پسندوں کے منظم ادارے بمع نام نہاد دانشور بھی ملوث ھیں۔
Zahid Arain
بالکل درست</td></tr>
<tr><td>سوال</td><td>Sartaj Ali
کرونا بھی تو سازش ھے جس کے اثرات ساری دنیا کی اکانومی پر پڑے ہیں مگر امریکی ڈالر مستحکم ھے بلکہ گرو کر رھا ھے آخر امریکہ کا اپنا ذریعہ آمدن کیا اتنا وسیع ھے کیا جتنی گردشی کرنسی ڈالر کی صورت میں موجود ھے اور کریڈٹ میں چل رہی ھے کیا اتنا زرمبادلہ بھی امریکہ بہادر کے پاس موجود ھے یا خشک چوھدراہٹ ھی ھے اور ہمیں اور ھم جیسے ملکوں کو ٹرک کی بتی کے پیچھے لگایا ھوا ھے</td></tr>
<tr><td>جواب</td><td>ٹھیک</td></tr>
<tr><td>سوال</td><td>Ehtsham abbasi
</td></tr>
<tr><td>جواب</td><td>یہ تو غالباً کسی نے مذاق ہی کیا ہو گا</td></tr>
</table>

2۔عظیم سازش۔ نفسیات سے

مائیکل وڈ، کیرن ڈگلس اور روبی سٹن نے بہت دلچسپ تحقیق 2012 میں کی۔ یہ تحقیق دکھاتی ہے کہ سازشی تھیوریوں پر یقین کرنے والے متضاد خیالات پر کیسے بیک وقت یقین رکھتے ہیں۔ کیا شہزادی ڈیانا کی موت حادثہ تھی؟ کئی لوگ اس کو سازش گردانتے ہیں۔ یہاں تک تو ٹھیک۔ اگلا سوال: سازش کا مطلب کیا تھا؟ "انہیں اس روز پلان کر کے قتل کیا گیا"۔ "اس روز وہ گاڑی میں تھی ہی نہیں اور یہ جعلی تھا"۔ دونوں متضاد خیالات ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں خیالات ایک ہی وقت میں درست نہیں ہو سکتے۔ لیکن محققین نے جو سروے کئے، اس کے مطابق سازشی نظریات پر یقین رکھنے والے کی بڑی تعداد کے لئے دونوں باتیں درست تھیں۔

انسانی ذہن کمپیوٹر کی طرح نہیں۔ اس کی ایک بڑی طاقت ہے کہ یہ بیک وقت متضاد خیالات سنبھال سکتا ہے۔ ایک چیز پر یقین رکھتے ہوئے بھی دوسرے اس سے مخالف خیال کو ذہن میں جگہ دے سکتا ہے۔ جہاں پر یہ وہ ذہنی صلاحیت ہے جو نظریاتی شدت پسندی کم کرتی ہے۔ دوسرے لوگوں کو سمجھنے کا طریقہ دیتی ہے۔ فکری بلوغت کے لئے ضروری ہے، وہاں اس کی ایک تاریک سائیڈ بھی ہے۔ اور وہ متضاد حقائق پر یقین رکھنا ہے جو پسندیدہ کہانی کو سپورٹ کرتے ہوں۔ بے ربط خیالات اس کی نشانی ہیں۔

یہ تحقیق کم از کم میرے لئے زیادہ اچنبھے کا باعث نہیں تھی کیونکہ اس سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ مثلاً، ایک بار ایک صاحب نے گفتگو میں چند منٹ کے اندر اندر ہی یہ دعوے کئے کہ اسامہ ایبٹ آباد آپریشن سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے اور یہ کہ انہیں اس آپریشن میں مارا ہی نہیں گیا، وہ زندہ ہیں اور یہ کہ وہ امریکہ کے ایجنٹ تھے اور یہ کہ وہ مغربی طاقتوں کے خلاف جہاد کے ہیرو تھے اور یہ کہ انہیں ایبٹ آباد میں شہید اسی لئے کیا گیا کہ وہ مغربی قوتوں کے لئے سب سے بڑا خطرہ تھے۔

صحیح یا غلط کی بحث سے قطع نظر، یہ سب کچھ ایک ہی وقت میں درست نہیں ہو سکتا۔

منطقی طور پر دیکھا جائے تو یہ خیالات الگ الگ لوگوں کے ہو سکتے ہیں، ایک شخص کے اپنے زندگی کے مختلف وقتوں میں ہو سکتے ہیں لیکن ایک ہی شخص کے ایک ہی وقت میں؟

ہماری وفاداری حقیقت سے زیادہ اپنی کہانی سے ہوتی ہے۔ خاص طور پر اس کہانی سے جس سے جذباتی وابستگی ہو۔ اور یہ وہ چیز ہے جو اس بے ربطگی کو ممکن کرتی ہے۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سازشی تھیورسٹ کا ایک اور ہتھیار یہ سوال ہوتا ہے، "فائدہ کس کو ہوا؟" جب آپ کسی جرم کے بارے میں مفروضہ قائم کر رہے ہیں تو یہ ایک قابلِ غور سوال ہوتا ہے، نہ کہ کسی چیز کی دلیل۔ کانسپریسی تھیورسٹ اس کو اپنی خاص تھیوری کے حق میں دلیل کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ (اس کو ٹاٹولیجی کا مغالطہ کہا جاتا ہے)۔

ہر واقعے میں فائدہ اور نقصان اٹھانے والے ہوتے ہیں۔ ہر تاریخی واقعے سے بھی کسی کو فائدہ یا نقصان ہوا ہوتا ہے۔ اس کا لازم مطلب یہ نہیں کہ فائدہ اٹھانے والا ذمہ دار ہو۔ (اگر کوئی شخص انتقال کر جائے اور وراثت بیٹے کو مل جائے تو اس بات کی دلیل نہیں کہ بیٹے نے مرنے والے کو زہر دیا۔ اس کے لئے کوئی ثبوت تلاش کرنا ہو گا)۔

بچگانہ باتیں نہ کرو۔ "اُن" کو فائدہ ہوا تو لازمی مطلب ہے کہ "وہ" ذمہ دار ہیں" ایک بے کار دلیل ہے۔"

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ڈیوڈ رابرٹ گرائمز نے سازشی تھیوریوں کی ریاضی کیلکولیٹ کی۔ جب سازش بڑی ہو جائے، زیادہ لوگ، زیادہ ادارے اور زیادہ برس یا دہائیاں آ جائیں تو اس کو برقرار رکھنے کے لاجسٹکس کیا ہو سکتے ہیں۔ بڑی سازشیں خود اپنے وزن تلے دب کر گر جاتی ہیں۔

گرائمز نے اپنے پیپر میں عظیم سازشوں کا فیلئیر انالسس کیا اور اس پر کہ اگر بیرونی ذرائع سے اسے کوئی بے نقاب نہ بھی کرے تو اندرونی ذرائع سے اس کے گرنے کا کتنا امکان ہے۔ یعنی کہ کوئی اندر سے بھانڈا پھوڑ دے۔

ایسا ہوتا رہا ہے۔ ایڈورڈ سنوڈن کا بے نقاب کیا گیا جاسوسی کا سکینڈل، ٹسکیجی میں سائفلس کے تجربات یا ایف بی آئی فورنزک سکینڈل۔

ان کے عوامل میں کئی فیکٹر ہیں۔ کتنے لوگ ملوث ہوں گے؟ وقت کے ساتھ ساتھ کتنے لوگ تبدیل ہوتے رہیں گے؟ ہر شخص کتنا قابلِ اعتبار ہوتا ہے؟ انہوں نے اپنے اندازوں میں محتاط اعدادوشمار لئے ہیں اور کئی عظیم سازشی تھیوریوں کا تجزیہ کیا ہے۔ کینسر کا چھپایا گیا علاج۔ چاند پر لینڈنگ۔ ویکسین۔ موسمیاتی تبدیلی۔

ناسا کے اپالو پروگرام میں 411000 لوگ ناسا کا حصہ تھے۔ ویکسین کے لئے عالمی ادارہ صحت کے بائیس ہزار ملازمین ہیں۔ باقی مقامی ممالک کے لوگ۔ کینسر کے لئے 714000 افراد کی شمولیت درکار ہے۔ ان سب کو تہہ دل سے سازش کا حصہ ہونا ضروری ہے تاکہ بات باہر نہ نکلے۔

بہت ہی قابلِ اعتبار شرکاء ہوں تو ان اعداد کے مطابق چار برس سے زیادہ سازش کا کامیابی سے برقرار رہنا مشکل ہے۔ باقی تفصیلات ان کی سٹڈی سے۔ لیکن ڈین کونٹز اس کا تجزیہ ایسے کرتے ہیں کہ عظیم سازشیں تخیل میں ہی ہوتی ہے۔ کوئی بھی، جو انسانوں کو جانتا ہے، یہ سمجھ سکتا ہے کہ عظیم سازش کا

برقرار رہنا اس لئے ممکن نہیں کہ ہم انسان ہیں۔ تفصیل کی طرف توجہ نہ دینا، گھبرا جانا اور منہ بند نہ رکھ سکنا ہماری بنیادی خاصیتوں میں سے ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے۔

اگر آپ نوٹ کریں تو ہم سب خود ان سازشوں پر اور ان کہانیوں پر جلد یقین کر لیتے ہیں جو ہمارے یقین سے مطابقت رکھتی ہوں۔ مثال کے طور پر، سیاست کے بارے میں آپ خود اپنا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ فلاں سیاسی لیڈر نے فلاں کام ویسے ہی کیا تھا جو وہاٹس ایپ کے ایک پیغام میں پڑھا؟ اس کو قبول کرنے کا پیمانہ لیڈر کے بارے میں پہلے سے قائم کردہ رائے ہے۔ اس رویے کے حوالے سے لبرل، کنزرویٹو، پروگریسو، آرتھوڈوکس سمیت کسی گروپ کے تناسب میں فرق نظر نہیں آتا۔ عظیم سازشی تھیوریوں کے حوالے سے بھی ایسا ہی ہے، اس میں بھی نظریاتی سپیکٹرم میں ہر طرح کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔ صرف کہانی اور ولن مختلف ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی حد سے زیادہ نامعقول تھیوریوں کے ماننے والوں کی بھی معقول تعداد مل جائے گی۔

ماہرینِ نفسیات وائرن سوامی اور ربیکا کولز نے 2010 میں اس پر تحقیق کی۔ اس کا نتیجہ یہ بتاتا ہے کہ کانسپریسی تھنکنگ کی جڑ ہماری اس دنیا کو سمجھنے کی کوشش میں ہے۔ دنیا کے بارے میں ہماری انفارمیشن نامکمل ہوتی ہے اور سچ پیچیدہ۔ سازشی تھیوری اس سب کی آسان کہانی بتا دیتی ہے۔

سازشی کہانیاں ہمیں پرکشش اس لئے بھی لگتی ہیں کہ یہ اصل میں امید کی کہانیاں ہیں۔ اگر ہمارا یقین ہے کہ تمام خرابیاں کسی ایک بڑے ولن کی وجہ سے ہیں تو یہ درحقیقت اس بات پر یقین ہے کہ اس ولن کی شکست سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

حقیقت اس سے زیادہ خوفناک ہے۔ ہماری دنیا کسی شخص، کسی ادارے، کسی نظریے، کسی تنظیم، کسی طبقے، کسی ملک یا کسی قوم کے کنٹرول میں نہیں۔ کانسپریسی تھیوریاں اس خوفناک سچ سے نجات دلوا دیتی ہیں۔

اور ایک بار اگر ہر چیز کو ان کی نظر سے دیکھنے لگیں تو مشاہدے اور منطق کے عام اصول ختم ہو جاتے ہیں۔ کوئی بھی ویسا نہیں جیسا دکھائی دیتا ہے۔ اس سے بچنے کا طریقہ سازشی سوچ کے فینامینا کو سمجھنا ہے تاکہ یہ پہچانا جا سکے کہ یہ کیا ہیں اور ان کو کیسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

لیکن عظیم سازشی تھیوریوں کا سٹرکچر سمجھنا ایک ویکسین ہے، دوا نہیں۔ یعنی اس کو سمجھ کر ان سے بچا جا سکتا ہے۔۔۔ جبکہ ایک بار اگر آپ سازشی بیانیے کو واقعی دل سے قبول کر لیں۔۔۔ اس وقت تک دیر ہو چکی ہوتی ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Syedhasan Qayamraza** بہتریں سلسلہ ، محترمی۔۔اسلام کے خلاف بھی زبردست سازش ہوئی ہے اس سازش کے بارے میں بھی راز فاش کیجیۓ ۔۔۔تفصیل سے مضمون آنا چاہیے۔
جواب	کئی لوگ ایسے ہیں جو اسلام کا نام جہالت اور جھوٹ کے پردے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔سائنس سے لڑتے ہیں۔ سازشی نظریات گھڑتے ہیں اور اس کے لئے اسلام کا نام استعمال کیا جاتا ہے۔اسلام کے خلاف اس وقت یہ بڑی سازش ہے جس کا علاج کیا جانا ضروری ہے۔یہ مضمون بھی اسی سلسلے میں کیا گیا ہے۔
سوال	**Summer Abbas** وہارا صاحب آپ یہ مضمون پڑھ دماغ میں بہت سوال پیدا ہو گئے۔ لیکن اتنے زیادہ پوچھنا شاید ممکن نہیں۔مثلا جب میں آپ کے مضمون کے چند آخری پیراگراف پڑھ رہا تھا میرے ذہین میں ایک سوال آیا کہ یا مذہب بھی ایک سازشی تھیوری کی طرح عمل تو نہیں کرتا۔ وہ ایک زیادہ خوفناک حقیقت کو ہمارے چند اعمال یا چند ولنز کے سر تھوپ دیتا ہے۔

جواب	مذہبی نظریات ہوں یا سماجیات کے ہوں یا سیاست میں یا کوئی اور۔یہ سب نظریات ہماری فکر اور شخصیت کا حصہ ہیں۔ ان میں شدت ہمیں حقیقت سے انکار کی طرف لے جا سکتی ہے اور یہ سازشی نظریات کی دلدل ہے۔ مثال: کوئی سوشلسٹ خیالات رکھتا ہے تو وہ ایک بات۔اب وہ اگر ہر شے کے پیچھے سرمایہ داروں کی سازش دیکھنے لگ جائے تو پھر ہم کہیں گے کہ وہ حقیقت سے تعلق واسطہ توڑ چکا ہے۔
سوال	**Kamran Muhammad** عمدہ تحریر ہے۔لیکن کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکالیں کے دنیا میں کوئی سازش نہیں ہوتی۔سب کچھ اتنا ہی سچ ہے جتنا ہمیں مغربی میڈیا یا حکومتیں دکھاتی یا بتاتی ہیں۔
جواب	نہیں۔اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالیں۔اس سے وہ نتیجہ نکالیں جو پوسٹ میں لکھا گیا ہے
سوال	**Umar abdur Rehman** یعنی مشاہدے اور منطق کے عام اصول بھی اس 'پیچیدہ سچ' کو پانے میں مستقل حیثیت نہیں رکھتے؟ تو کیا انسانی تعاملات کی اس دنیا کو ہم گرے ایریا میں ہی شمار کریں؟
جواب	فلسفے میں یہ پوسٹ ماڈرن ازم کی پوزیشن ہے لیکن اس کوBlanketپوزیشن کے طور پر ہر جگہ پر لینا ٹھیک نہیں۔ ہم بہت سی چیزوں کو آسانی سے غلط کہہ سکتے ہیں۔
سوال	ع سے عبداللہ سر! اپنا قلم کسی اور ٹاپک پر بھی اٹھائیے۔سازش سازش پڑھ کہ اکتا گئے ہیں
جواب	یہ والی پوسٹ پڑھنا کسی کے لئے بھی ضروری نہیں۔گروپ میں بہت کچھ اور ہے۔دوسرے موضوعات پر لکھی پوسٹس پڑھ لیجئے۔
سوال	**Shoaib Nazir** بہترین لکھا ہے۔سر اسامہ بن لادن والی سٹوری پر آپ کی رائے جاننے کی کوشش کی ہے۔رائے دینا پسند کریں گے؟۔
جواب	پہلے اس کتاب میں سے اس سب کا پس منظر پڑھنا پڑے گا https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/2018156974953568/
سوال	**Sanam Khan** سر آپ سے ایک درخواست ہے کہ مجھےNASA میں ٹی بوائے کی نوکری دلوا دیں ، پلیز
جواب	ناسا میں چائے سب کو خود بنانی پڑتی ہے۔

1۔ انکار پسندی۔ انکار کی ضد

ایڈز کا مرض 1981 میں دریافت ہوا۔1983 میں پتا لگا لیا گیا کہ اس کی ممکنہ وجہ ایک ریٹروِوائرس ہو سکتا ہے، جو کہ ایچ آئی وی وائرس ہے۔1985 میں پہلا اس کے لئے بلڈ ٹیسٹ منظور ہوا۔1987 میں اس کی پہلی دوا منظور ہوئی جوAZT تھی۔

اگلے بیس برسوں میں سائنسدانوں نے اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی ڈویلپ کی جو HAART ٹریٹمنٹ تھی۔

اس میں کئی ادویات ہیں جو مختلف سٹیج پر دی جاتی ہیں۔ جس طرح یہ ڈویلپ ہوتی گئیں، ایچ آئی وی کا شکار ہونے والوں کی زندگی کی طوالت بڑھتی گئی۔2013 کی سٹڈی بتاتی ہے کہ جو اس علاج کو جلد شروع کر لیتے ہیں، ان کی متوقع عمر نارمل ہوتی ہے۔ تیس سال کی میں ایچ آئی وی موت کے پروانے کے بجائے ایکmanage جانے والی بیماری بن گئی تھی۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

ایچ آئی وی کے مکمل علاج بہت ہی کم ہوئے ہیں۔یعنی جن میں وائرس کا خاتمہ ہو گیا ہو۔ان میں سے ایک طریقے ہڈی کے گودے کے ٹرانسپلانٹ کا ہے۔اس کی ویکسین پر تحقیق جاری ہے اور یہ بڑا مشکل چیلنج ہے۔ایک وجہ یہ ہے کہ ایچ آئی وی دورانِ انفیکشن بھی میوٹیٹ کرتا رہتا ہے۔امیون سسٹم سے بڑی ہوشیاری سے بچ جاتا ہے اور خاموش پڑا رہتا ہے۔ابھی تک فیز تھری ٹرائل میں 31 فیصد بچاؤ کے نتائج نکلے ہیں۔یہ بہت اچھے اعداد نہیں لیکن یہ دکھاتا ہے کہ کچھ پروگریس ہو رہی ہے۔

ایچ آئی وی جدید میڈیسن کی کامیابی کی ایک کہانی ہے۔اس کو دریافت کرنا، اس کی وجہ تک پہنچنا۔۔اس وائرس کی سمجھ بتدریج بہتر ہوئی ہے۔اب یہ ایسی بیماری ہے جس کو سنبھالا جا سکتا ہے اور ممکن ہے کہ اس کی ویکسین بن جائے اور یہاں تک بھی ممکن ہے کہ اس کے علاج تک پہنچا جا سکے۔

ان واضح کامیابیوں نے لوگوں کو اس کی سائنس کا انکار کرنے سے نہیں روکا۔ایسے لوگ ہیں، جو یہ کہتے ہیں کہ ایڈز کا ذمہ دار ایچ آئی وی وائرس نہیں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اس کے ابتدائی برسوں میں تو اس کا علاج نہیں تھا لیکن دریافت کا سفر ہمیں کیا بتاتا ہے؟ اگر ہماری سمجھ درست رہی ہے تو ہی یہ نتائج نکلے ہیں۔اگر وائرس کا انکار کرنے والے درست ہوتے تو اس کی پیشگوئی کیا ہوتی؟ اگر مریض کو یہ دوائیاں دی جائیں تو مثبت کچھ نہیں ہو گا۔

تیس سال میں یہ معلوم ہو گیا کہ ایچ آئی وی تھیوری بہت کامیاب تھی۔جو ڈرگز اس کو ٹارگٹ کرتی ہیں، انہوں نے مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔

اکیسویں صدی کے آغاز تک انکار کرنے کا فیشن ختم ہونے لگا تھا۔اس انکار کے لئے نئے رنگروٹ بھرتی کرنا مشکل ہو گیا تھا کیونکہ ادویات سے نتائج سامنے تھے۔ایڈز کے وائرس کا انکار کرنے اور اس پر متبادل علاج کے لئے بنائے گروپ کی بانی کرسٹین میگیور تھیں جو ایچ آئی وی پوزیٹو تھیں۔ان کے انکار کی ضد نے ایک جان نگل لی۔وہ جان ان کی اپنی بیٹی کی تھی۔میگیور نے نہ صرف ادویات لینے سے انکار کر دیا جو پیدائش کے وقت بچی میں ایچ آئی وی کا خطرہ کم کر سکتی تھیں بلکہ انہوں نے اپنی بچی کو اپنا دودھ پلوایا تھا۔ باوجود اس کے، کہ یہ معلوم تھا کہ ایسا کرنا بچی کے لئے وائرس پکڑنے کا سبب بن سکتا ہے۔اپنی بیٹی کا نہ ٹیسٹ کروایا اور نہ ہی ادویات دیں۔ان کی بیٹی کا انتقال تین سال کی عمر میں نمونیا بگڑ جانے سے ہوا جو ایڈز کی علامت ہے۔موت کے بعد پوسٹ مارٹم رپورٹ واضح تھی۔بچی کی موت کی وجہ ایڈز تھی۔بچی کی موت کے بعد بھی ان کی والدہ نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ بچی کی موت ایڈز سے ہوئی ہے۔

ایچ آئی وی کا انکار کرنے والی کمیونیٹی نے ان کا پرجوش طریقے سے ساتھ دیا۔اور دعویٰ کیا کہ موت کی وجہ نمونیا کے وقت دی گئی دوا اموکسیلین کا ری ایکشن ہے۔دسمبر 2008 میں ایڈز کے وائرس کا انکار کرنے والی میگیور کا انتقال ایڈز کی پیچیدگی کی وجہ سے ہو گیا۔خود ان کی اور ان کی بیٹی کی جان محفوظ رہ سکتی تھی۔

میں نہیں مانتا” بہت طاقتور الفاظ ہیں۔“

میگیبور کی کہانی افسوسناک ہے۔یہ جان کا بلاوجہ ضیاع تھا لیکن اس انکار کے بہت ہولناک اثرات آج دنیا کے ایک اور خطے میں ہیں۔ جہاں حقیقت سے انکار نے لاکھوں جانیں بلاسبب ضائع کر دی ہیں۔

سوالات وجوابات

سوال	**Adil Bashir** جب تک ھم قدرت کے خلاف چلتے ہیں تو پھر ہمیں قدرت کے قہر کا سامنا کرنا پڑتا ہے
جواب	قدرت کے خلاف چلنے کا کیا مطلب ہے؟
سوال	**Muhammad Shakeel Akhtar Marwat** Free Relationship with more than one person?

جواب	ہائیں؟؟؟ اس کا پوسٹ سے کیا تعلق؟؟؟
سوال	**Adil Bashir** جب آپ اپنے ساتھی کے علاوہ کسی اور سے تعلق قائم کرتے ہیں یعنی آپ غیر فطری جنسی تعلق قائم کرتے ہیں تو پھر اس اللہ تعالیٰ کا قہر جاری ھوتا ھے
جواب	اس کا ایڈز کی بیماری سے کیا تعلق ہے بھائی؟؟؟
سوال	**Muhammad Yasir** جب آپ اپنے ساتھی کے علاوہ کسی اور سے تعلق قائم کرتے ہیں یعنی آپ غیر فطری جنسی تعلق قائم کرتے ہیں تو // پھر اس اللہ تعالیٰ کا قہر جاری ھوتا ھے یہ ایک اخلاقی، سماجی اور شرعی طور پہ برائی ہے مگر اس کا اس وائرس سے کوئی تعلق نہیں۔ایڈز بھی بیماری ہے دوسری مہلک بیماریوں کی طرح۔اگر کوئی اپنے ساتھی کے علاوہ غیر سے بھی سیکس کرتا رہےاور اسے ایسی کوئی بیماری منتقل نا ہو تو پھر آپ کیا کہیں گے؟ کہ یہ کام درست ہے؟ نہیں نا !!!تو جناب یہ غیر سے جنسی تعلق اخلاقی برائی اور گناہ ہے۔ایڈز ایک وائرس اور بیماری ہے، سمپل
جواب	ایڈز کے پھیلنے کے بہت سے طریقے ہیں۔صرف جنسی ہی نہیں۔اور جن کیسز میں یہ جنسی طریقے سے پھیلتی ہے، وہاں پر وائرس فریقین کا نکاح نامہ چیک نہیں کرتا۔اور اگر حفاظتی اقدامات ٹھیک ہوں تو بغیر نکاح ناموں والوں میں بھی نہیں پھیلتا۔شریکِ حیات سے بے وفائی نہ کرنے کی وجوہات اخلاقی حدود و قیود ہیں، میڈیکل نہیں۔
سوال	**Adil Bashir** اس کا مشاہدہ آپ یورپ میں جگہ جگہ نظر آرہا ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے قدرت کے قانون کے خلاف چل کر اسکا انجام دیکھ چکی ہے
جواب	اگر پورے یورپ میں دیکھا جائے تو اوسط متوقع عمر پاکستان سے تیرہ سال زیادہ ہے۔مغربی یورپ میں یہ فرق مزید زیادہ ہے۔ اب اس کی وجہ کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ میڈیکل سسٹم کا معیار اور موثر پبلک ہیلتھ پالیسی اس کی بڑی وجہ ہے۔
سوال	**Adil Bashir** اپ قوموں کا عروج وزوال دیکھ لیں ک جن قوموں نے قدرت کے قانون کی خلاف ورزی کی اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کا نام نشان مٹا دیا
جواب	ٹھیک۔لیکن اس کا اس پوسٹ سے کیا تعلق ہے بھائی؟؟؟
سوال	**Adil Bashir** جب آپ قدرت کے قانون کو نہ مانیں تو پھر قدرت انسان کو مختلف موذی بیماریوں میں مبتلا کر دیتا ہے
جواب	قدرت ہر انسان کو، نیک و بد، مختلف موذی بیماریوں میں مبتلا کرتی ہے۔اس دنیا سے نہ کوئی زندہ بچ کر گیا ہے اور نہ

آئندہ جائے گا۔اس کی موت کی وجہ یہ نہیں ہو گی کہ وہ قدرت کے قانون کو نہیں مانتا۔موت خود قدرت کا قانون ہے۔اگر یہاں تک اتفاق ہے تو پھر آگے بیماری پر بات کر لیتے ہیں؟ ٹھیک؟	
Nida e Haq جن پہلے پانچ نوجوانوں کا ذکر کیا گیا ہے جنکو یہ وائرس تھا وہ پانچوں ہم جنس پرست تھے. مطلب اس وائرس کے پھیلاؤ کی شروعات غیر فطری جنسی عمل سے ہی ہوئی.	سوال
جن پانچ میں سب سے پہلے "شناخت" ہوئی، وہ ہم جنس پرست تھے۔ یہ مرض اس سے کئی دہائیاں پہلے سے موجود تھ۔ا۔اس نے چمپینزی سے انسان میں اس شناخت سے بہت پہلے جمپ کیا تھا اور اس کی وجہ شکار تھی۔(جب کسی جانور کو ذبح کیا جائے اور ذبح کرنے والے کے ہاتھ میں کٹ لگا ہو تو جمپ کرنے کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے)۔اس کے پھیلنے کی کئی وجوہات میں سے ایک طریقہ غیر محفوظ جنسی تعلقات ہیں اور وہ خواہ ہم جنس سے ہوں یا جنسِ مخالف سے۔ یاد رہے کہ اگر ہم ایسے تعلقات نہیں رکھتے تو اس کی وجوہات یہ نہیں کہ اس سے بیماری پھیلے گی یا نہیں۔اس کی اپنی دوسری وجوہات ہیں۔ورنہ پھر کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ اگر ہمسائے کی بیوی کا ٹیسٹ ہوا ہو اور حفاظتی طریقے بھی استعمال کئے جائیں تو بیماری نہیں پھیلے گی، اس لئے یہ ٹھیک ہیں۔یہ حرکت اخلاقی لحاظ سے پھر بھی غلط ہی رہے گی۔ اس کی تاریخ کے بارے میں https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/2106809916088273/?hc_location=ufi	جواب
Muhammad Sibtain Ali Naqvi یہ تصویر مینگیور کی ہے؟	سوال
جی	جواب
Bareera Shah Shah Mera question hy yeh insan k andr kis tarha aaya jo phla shaks tha us my yeh virus kis tarha enter howa **Shoaib Baloch** chimpanzee se	سوال
https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/2106809916088273/ https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/2256293041139959/	جواب
Bareera Shah Shah chimpanzee sy tu aaya likn kaisy	سوال

جواب	اگر آپ اوپر دی گئی پوسٹس کا مطالعہ کر لیں تو بہت تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ کیسے
سوال	زاہدارائیں سر یہ پوسٹ بھی گزشتہ سلسلے کی کڑی ہی لگتی ہے تو کل والی پوسٹ پر آپ نے جاری ہے کیوں نہیں لکھا تھا کیا وہ سلسلہ وہاں ختم سمجھیں۔؟ https://m.facebook.com/groups/779457452156866?view=permalink&id=2463978877038040
جواب	ایک لحاظ سے تو پچھلی 20 کے قریب پوسٹس ایک ہی سلسلے سے ہیں۔یہاں پر جس کا ذکر ہے، وہ denialism ہے۔دو سے تین پوسٹس شاید اس کو کور کرنے پر لگ جائیں۔۔۔
سوال	زاہدارائیں ٹھیک سر، اصل میں آپ کی اجازت سے ہم اس سلسلے کی پی ڈی ایف بنانا چاہ رہے، کیونکہ اردو میں ان موضوعات پر بہت کم تحاریر دستیاب ہیں۔
جواب	ضرور۔کیوں نہیں۔
سوال	**Shoaib Nazir** خوب۔۔۔۔ سر ایک مسئلے میں رہنمائی درکار ہے۔۔۔ہمارے علماء کی طرف سے ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ موت کا ایک دن معین ہے۔۔۔یہ لکھا ہوا ہے۔۔۔یہ بدل نہیں سکتا۔۔تو پھر ایسے لوگ جو بیمار ہوتے ہیں اور علاج نہ کرانے کی ضد میں مر جاتے ہیں یا کسی ایکسیڈنٹ میں ڈرائیور کی غلطی کی وجہ سے۔۔کیا سب کو تقدیر مان کر سو جائیں۔۔۔؟؟؟؟ یورپ میں لوگوں کی جو اوسط عمر ہم سے زیادہ ہے۔۔۔۔کیا اس میں انسان کی اپنی محنت ہے۔۔؟ مرے خیال سے شائد ایسا ہی ہے۔۔۔تو ایسے میں ہم کیا کریں۔۔۔کیا مذہبی خیالات کی دوبارہ تشریح کی ضرورت ہے؟۔
جواب	موت کا ایک دن معین ہے" سے کم از کم میرے ذہن میں تو یہی آتا ہے کہ موت کبھی نہ کبھی آئے گی۔یہ نہیں " کہ ہم جو مرضی کرتے رہیں، اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ہم اچھی غذا کھاتے ہیں، ورزش کرتے ہیں، ضرر رساں چیزوں سے دور رہتے ہیں، موٹر سائیکل میں ہلمٹ اور گاڑی میں سیٹ بیلٹ پہنتے ہیں، بچوں کو بیماریوں سے بچاو کی ویکسین لگواتے ہیں، بیمار ہو تو ہسپتال جاتے ہیں، بلاوجہ خطرات مول نہیں لیتے۔اور یہ طریقے کام کرتے ہیں۔
سوال	**Shoaib Nazir** شکریہ۔۔ _یعنی ہم بہترین اقدامات کر کے اپنی زندگی کو بڑھا سکتے ہیں۔۔؟؟
جواب	امکان بڑھا سکتے ہیں۔باقی یہ تو میں سو فیصد گارنٹی سے نہیں کہہ سکتا کہ آج باہر جاؤں گا تو حادثے میں انتقال نہیں ہو

	جائے گا۔لیکن یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر بغیر دیکھے سڑک پار کروں گا تو ایسا ہونے کا امکان بہت بڑھ جائے گا۔
سوال	**Naina Ali Haider** اسی سال کے ابتدا میں ایک خبر پڑھی تھی کہ دنیا میں ایڈز کا دوسرا مریض بھی مکمل طور پر صحتیاب ہوا اس شخص کے جسم میں ایچ آئی وی وائرس مکمل طور پر ختم ہوا ہے اب معلوم نہیں کہ اس خبر میں کتنی سچائی ہے
جواب	یہ خبر درست ہے۔
سوال	**Hassaan Ahmad Chishti** لیکن یہ تو لاعلاج مانا جاتا ہے؟ اگر محض ایک یا دو مریض شفایاب ہوئے ہیں اور انہی دواؤں سے باقی نہیں مکمل شفاء پارہے تو کیا اس شفاء کے پیچھے دوا کے علاوہ کچھ اسباب نہیں ہو سکتے؟ یعنی جیسے جینز یا ایمیونٹی .... کیونکہ دوا تو ان دو کے ساتھ باقیوں میں بھی یکساں ہے. تو صرف دو پر ہی کیوں (مکمل) اثرانداز ہوئی اور باقیوں پہ نہیں. یہ سوال اس لئے ذہن میں آیا کہ جب دوا نے دو بندوں میں ایڈز وائرس کو مار دیا تو باقیوں میں کیوں فیل ہو گئی. کیا اس کی وجہ وہ چیز ہے جو آپ نے مضمون میں لکھی کہ ایڈز ہر انسان میں آجانے کے بعد بھی خود کو میوٹیٹ کر رہا ہے. تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ ہر دو انسانوں میں ایڈز کلّی طور پہ یکساں نہیں؟
جواب	جو دو افراد صحتیاب ہوئے ہیں، اس ریجیم کا ایک اہم جزو بون میرو ٹرانسپلانٹ رہا ہے۔جبکہ HAART اس کی مینجمنٹ کا پروٹوکول ہے کہ یہ ایڈز میں تبدیل نہ ہو۔بون میرو ٹرانسپلانٹ نہ صرف بہت مہنگا ہے بلکہ ناکامی کا تناسب ابھی زیادہ ہے اور بون میرو کی دستیابی آسان نہیں۔تا ہم ان دو مریضوں کی مکمل شفایابی یہ امید پیدا کرتی ہے کہ اس کا مستقل بنیادوں پر علاج مستقبل میں ممکن ہو سکے گا۔
سوال	**Afaq Ahmed** Wahara Umbakar sir plz inkaar ki waja b btae or sath lagi tasveer ka b btae?????
جواب	ساتھ لگی تصویر ان خاتون کی ہے جن کا ذکر مضمون میں ہے۔ denialism کی وجہ وہی ہے جو کانسپریسی تھنکنگ کی۔یعنی کہ یہ یقین کہ سب دھوکا ہے۔
سوال	**Rai Raza Haider** عصرِ حاضر کے ضدی عناصر کیلئے جامع تحریر کیا اس وائرس پر بھی آپ کی رقم تحریر ہے؟ اس کے پھیلاؤ، وجوہات علامات پر سیر حاصل...؟
جواب	https://www.facebook.com/groups/AutoPrince/permalink/2106809916088273/

2۔ انکار پسندی۔ انکار کے ظلم

افریقہ میں ایڈز کا بحران ہے۔ اور اس کی وجوہات میں سے ایک انکار کی تاریخ رہی ہے۔ اس انکار کی، کہ ایڈز کی وجہ ایچ آئی وی وائرس ہے۔ ایک اندازے کے مطابق جنوبی افریقہ کی آبادی کے 20.4 فیصد لوگ ایچ آئی وی انفیکشن کا شکار ہیں۔ جنوبی افریقہ اس حوالے سے دنیا میں بدترین متاثر ہونے والا ملک ہے۔

جنوبی افریقہ کے صدر 1999 سے 2008 تک تھابو مبیکی رہے اور اپنے دورِ حکومت میں اس بارے میں شک و شبہے کا شکار رہے کہ ایڈز کی وجہ ایچ آئی وی وائرس ہی ہے اور اس ملک میں بیماری پر قابو پانے میں ان کے رویے نے شدید نقصان پہنچایا۔ انہوں نے ایک پینل تشکیل دیا کہ وہ اس ایشو پر تحقیق کریں اور اس کو ایچ آئی وی کا انکار کرنے والوں سے بھر دیا۔ اس میں سب سے نمایاں امریکی مائیکروبائیولوجسٹ پیٹر ڈوسبرگ تھے جو ایچ آئی وی کے وائرس کے انکار کے حوالے سے شہرت رکھتے تھے۔ اس پینل نے صدر کے انکار کی تصدیق کر دی۔

اس کی وجہ سے حکومت نے HAART کی ادویات کو مریضوں کو دینے سے انکار کر دیا وزیرِ صحت شبالا سیمانگ کو بنایا گیا تھا۔

جو اس بارے میں یہی پوزیشن رکھتی تھیں۔ سیمانگ نے کہا کہ، "ہم مغربی تحقیق پر بھروسہ نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے کلچر

اور لوگوں سے مطابقت بھی رکھتی ہے یا نہیں"۔ انہوں نے مقامی ادویات، جن میں لہسن اور چقندر کے عرق تھے، کو علاج کے لئے استعمال کیا اور ظاہر ہے کہ یہ بے کار تھے۔

جب ان سے سوال کیا گیا کہ چقندر سے علاج کے شواہد کیا ہیں تو سیمانگ نے کہا کہ "مغربی میڈیسن شواہد اور کلینکل ٹرائل کے چکر میں پڑ جاتی ہے۔ یہ بہت سست طریقہ ہے۔ مریضوں کو آج علاج کی ضرورت ہے۔ ٹرائل وقت ضائع کرتے ہیں۔ میں نے اس علاج کی مدد سے مریض کو اچھا ہوتے ہوئے خود دیکھا ہے"۔

مبیکی کا کہنا تھا کہ ایڈز دراصل بیماری نہیں اور اگر ہے تو اتنی اہم نہیں۔ "ایڈز نسل پرستی کی بیماری ہے۔ یہ افریقیوں کے غربت کے مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے سفید فام نے ایجاد کی ہے۔ سیاہ فام اس لئے ان گوروں کی بات مان آنکھ بند کر کے مان لیتے ہیں کہ یہ صدیوں کی غلامانہ سوچ کا نتیجہ ہے"۔ یہ 2004 میں کہا گیا۔

نائب وزیرِ صحت نوزیزرو ٹلیج نے ان غلط پالیسیوں کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی کہ جنوبی افریقہ کے شہریوں کو علاج میسر آسکے۔ انہیں اپنے عہدے سے ہاتھ دھونا پڑے۔ صدر نے انہیں برطرف کر دیا۔

پرائیڈ چگوردے نے 2008 میں سٹڈی سے بتایا کہ مبیکی کی پالیسیوں کی وجہ سے 2000 سے 2005 کے درمیان 343000 ایسی اموات ہوئیں جن کو بچایا جاسکتا تھا۔ 35000 ایسے بچے پیدا ہوئے جن کو ایچ آئی وی تھی۔ سٹینڈر علاج سے یہ روکا جاسکتا تھا۔

یہ سوڈوسائنس سے ہونے والی موت کا بہت بڑا عدد ہے۔

کوئی ان زندگیوں کو واپس تو نہیں لا سکتا لیکن مبیکی نے 2008 میں صدارت چھوڑ دی۔ ان کے بعد اگلے آنے والے نے وزیرِ صحت باربرا ہوگن کو بنایا، جنہوں نے یہ پالیسی ختم کی اور مریضوں کو ادویات ملنا شروع ہوئیں۔

یہ مسئلہ صرف ایچ آئی وی اور ایڈز کا نہیں۔ ان لوگ کی کمی نہیں جو بیماریوں کے سنجیدہ مسئلے کے ساتھ ایسا کرتے رہے ہیں۔ تمباکو کی صنعت نے ایک وقت میں تمباکو نوشی اور کینسر کے تعلق کو جھٹلانے کے لئے زور لگایا تھا۔ ایسے لوگ ہیں جو ویکسین کی مخالفت کرتے ہیں۔ ذہنی بیماریوں کے انکار نے بہت سے افراد پر ظلم ڈھایا ہے۔

یہ افسوسناک ہے کیونکہ ہم نے تحقیق کی ہے۔ بڑا عرق ریزی والا کام کیا ہے۔ اصل حل ہیں جو لوگوں کے مصائب کم کرسکتے ہیں۔ انکار پر اڑنا، ضد اور آئیڈیولوجی۔۔۔ جب علم کے آڑے آتے ہیں تو نتیجہ ہمیشہ اچھا نہیں نکلتا۔

جنوبی افریقہ میں لاکھوں لوگوں کی موت، جن کو بچایا جاسکتا تھا، انکار پرستی کے بھیانک نتائج کی ایک مثال ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Asia Bashir** ہمارے ہاں بھی ابcovid-19 سے انکار ہی کیا جا رہا ہے
جواب	پاکستان میں کووڈ کے بارے میںdenialismبہت لوگوں میں پایا جاتا ہے اور کئی طرح کا ہے۔ (اس فورم پر بھی ایسے دوست موجود ہوں گے)۔اپنے آس پاس ایسے لوگوں کو آگاہی فراہم کرنا اور جھوٹ بولنے والوں کی نشاندہی کرنا ہماری ذمہ داری ہے
سوال	**ملک بلال** سر جی آپ کا حکم مانتے ہوئے یہ ذمہ داری ادا کی اور نتیجے کے طور پر کئی لوگوں نے ان فرینڈ کر دی
جواب	نشاندہی ذرا پیار سے کرنی تھی
سوال	**Sanam Khan** سر انگریزی زبان میں لکھی گئی تحریر کا اردو میں ترجمہ کے لئیے ہم گروپ ممبران کو کچھ ترکیب تو بتائیں ، برائے مہربانی۔
جواب	مجھے اچھا ترجمہ کرنا بالکل نہیں آتا۔اس گروپ میں اس کے ایک ماہر علیم احمد ہیں۔وہ راہنمائی کر سکتے ہیں۔

3۔ انکار پسندی۔ میں نہیں مانتا

سوڈوسائنس کا سب سے کامیاب حصہ انکار (denialism) کا حربہ ہے۔نہ صرف عام ہے بلکہ کامیاب بھی۔

اس وقت باقاعدہ نظریاتی تحریکیں موجود ہیں جو موسمیاتی تبدیلیوں کا، ماڈرن سنتھیسز کا، جراثیم کو بیماریوں کی وجہ کہنے کا، ذہنی امراض کی موجودگی کے انکار کا، ویکسین کی افادیت کا,ایچ آئی وی کو ایڈز کی وجہ کہنے کا اور دوسرے بنیادی حقائق کا انکار کرتی ہیں۔

حقائق سے لڑائی کرنے کے اس والے راستے کے چیدہ چیدہ گُر کیا ہیں؟

سوال ہی تو پوچھا ہے

شک سائنس کے لئے بنیادی چیز ہے۔شک نہ کرنے والا ہر چیز پر یقین کر لے گا۔ تشکیک، تجسس، سوال سائنس کا اوزار ہیں۔اور اس اوزار کو بڑی آسانی سے انہیں سائنس کے خلاف ہتھیار بنایا جا سکتا ہے۔

جب سائنسدان سوال پوچھتے ہیں تو اس کا مقصد جواب تک پہنچنا ہوتا ہے اور اس کے لئے امکانات کو سامنے رکھا جاتا ہے۔انکار کرنے والا وہی سوال بار بار پوچھتا رہے گا جس کا جواب ملے عرصہ بیت چکا۔اس کا مقصد شک پیدا کرنا ہے نہ کہ دریافت کا سفر کرنا۔

ظاہر ہے کہ شک ہمیشہ رہتا ہے۔کوئی چیز سو فیصد درست کبھی نہیں ہوتی۔سائنس نہ یقین کے بارے میں ہے اور نہ کسی چیز کو ٹھیک ثابت کرنے کے بارے میں۔بلکہ اس کے برعکس، یہ چیزوں کو غلط ثابت کرنے کے بارے میں ہے۔

سائنسی تھیوریوں کا کام وضاحت کرنا ہے۔جن میں ایسا کرنے کی طاقت ہو اور وہ دوسری تھیوریوں سے بھی مطابقت رکھتی ہوں تو پھر آہستہ آہستہ ایک باربط ماڈل بنتا جاتا ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا کیسے چلتی ہے۔

سائنسی فہم کا مطلب نہ صرف سائنسی وضاحت کو سمجھنا ہے بلکہ اس کا بھی کہ ہمیں کتنا اعتماد ہے کہ یہ وضاحت درست ہے اور ہمارا جواب کتنا مکمل ہے اور یہ کس چیز کی وضاحت نہیں کرتا۔کچھ تھیوریاں متنازعہ ہوتی ہیں، کچھ غیر معروف، کچھ خاصی مضبوط۔

انکار کرنے والوں کا مقصد اعتماد کے لیول کی کمی کے بارے میں مبالغہ آرائی کرنا ہے۔(اس کی انتہا کی پوزیشن اس چیز سے ہی انکار ہے کہ ہم کچھ بھی جان سکتے ہیں)۔

اس حکمتِ عملی کا مقبول فقرہ یہ ہے کہ "سائنسدان ماضی میں بھی غلط نکلے ہیں، وہ اب بھی غلط ہوں گے"۔ظاہر ہے کہ اس سے کوئی انکار نہیں کرتا کہ ہمارا علم کل تبدیل نہیں ہو سکتا لیکن یہ اعتراض بنیادی نکتہ مِس کر دیتا ہے۔ماضی کے کسی کم اعتماد والے خیال میں غلطی کا موازنہ آج کی کسی مضبوط شواہد پر قائم تھیوری سے مقابلہ کرناfalse analogy ہے۔

مثال: یہ دعویٰ "ماضی میں ایتھر غلط ثابت ہو گیا تھا، ہو سکتا ہے کہ ہیضہ بیکٹیریا سے نہ ہوتا ہو" اس کی مثال ہے۔ماضی میں ایتھر ایک خیال تھا جس کے حق میں خاص شواہد نہیں تھے۔ہیضے کے بیکٹیریا سے ہونے کے حق میں بہت اچھے شواہد موجود ہیں۔

مزید شواہد درکار ہیں

"شواہد کہاں ہیں؟"۔"یہ رہے"۔"مزید شواہد کہاں ہیں؟"۔"یہ"۔"اور مزید؟"

ٹھہر جائیں، یہ نہ ختم ہونے والا کھیل ہے۔

مثال: ارتقا کا انکار کرنے والوں کا پسندیدہ سوال فاسل ملنے کے گیپ رہے ہیں یا یہ کہ ہمارا فلاں نوع کے آباء کے بارے میں علم مکمل نہیں۔یہ "جب تک سب کچھ نہیں پتا، اس وقت تک کچھ بھی نہیں پتا" کا مغالطہ ہے۔"ہم ثابت نہیں کر سکتے کہ پرندوں کا ارتقا کونسے گروپ سے ہوا، اس لئے ارتقا سرے سے غلط ہے" اس مغالطے کی مثال ہے۔

سائنسی تھیوری کو جج اس کی افادیت سے کیا جاتا ہے۔پوچھنے والا سوال یہ ہے کہ وقت کے ساتھ علم کی سمت کیا رہی ہے۔کیا گیپ کم ہو رہے ہیں یا زیادہ؟

کسی کو بھی اگر اس بارے میں معمولی سا بھی علم ہے تو وہ بتا دے گا کہ حیاتیاتی ارتقا کے بارے میں یہ کم ہو رہے ہیں۔پرندوں اور ڈائنوسار، وہیل اور خشکی کے جانوروں، مچھلی اور ٹیٹراپوڈ اور کئی دوسرے خلا بڑی خوبصورتی سے بھر رہے ہیں۔پچھلی صدی میں اس کا انکار کرنے والے جن نامعلوم کی طرف اشارہ کرتے تھے، ان میں سے کئی اب نہیں۔"چمگادڑ اور ممالیہ کے درمیان کا لنک کیا ہے؟" نہیں، ہمیں آج نہیں پتا لیکن اس کا نہ پتا ہونا صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ والا لنک نامعلوم ہے۔

یا ایسے شواہد کا مطالبہ کرنا جو دئے ہی نہیں جا سکتے۔"ویکسین لگوانے والوں اور نہ لگوانے والوں کی رینڈمائزڈ سٹڈی کی جائے اور نتائج دکھائے جائیں"۔یہ پہلی نظر میں معقول لگے لیکن ایسا ٹرائل ایتھیکل ہی نہیں۔ویکیسین سٹینڈرڈ ہیلتھ کئیر کا حصہ ہیں۔(ویکسین بمقابلہ ویکسین نہ لینے والوں کی سٹڈی موجود ہیں۔صرف یہ کہ یہ ٹرائل رینڈمائزڈ نہیں)۔

حقائق کا انکار اصطلاحات کی من مانی تعریف بنا کر کرنا

جو ماضی میں ہو چکا ہے، وہ سائنس کی پہنچ سے باہر ہے۔سائنس تجربات کا نام ہے۔اگر تجربہ نہیں کیا جا سکتا تو یہ سائنس نہیں۔" ماضی کے بارے میں کوئی بھی سٹڈی سائنس نہیں"۔

یہاں پر سائنس کے انکار کی تکنیک اس کی تعریف کو انتہائی محدود بنا کر کی گئی ہے۔سائنس صرف لیبارٹری میں تجربے کو نہیں کہتے۔ مفروضے کو شواہد کے ذریعے ٹیسٹ کرنے کو کہتے ہیں۔گزرتا وقت اپنے نشان چھوڑتا ہے اور وہ شواہد ہیں۔ہم ان کی مدد سے اپنے مفروضات کو ٹیسٹ کرتے ہیں۔

ذہنی بیماری پیتھالوجیکل نہیں، اس لئے یہ کوئی بیماری نہیں"۔"

یہاں پر اس کا انکار بیماری کی تعریف کو بے حد محدود بنا کر کیا گیا ہے۔بیماری صرف پیتھالوجیکل نہیں ہوتی۔یعنی کسی خلیے، ٹشو، یا عضو کا ایبنارمل ہو جانا ہی بیماری نہیں۔مثلاً، مائیگرین سردرد ایک بیماری ہے اور اس کی کوئی قابلِ تشخیص پیتھالوجی نہیں۔
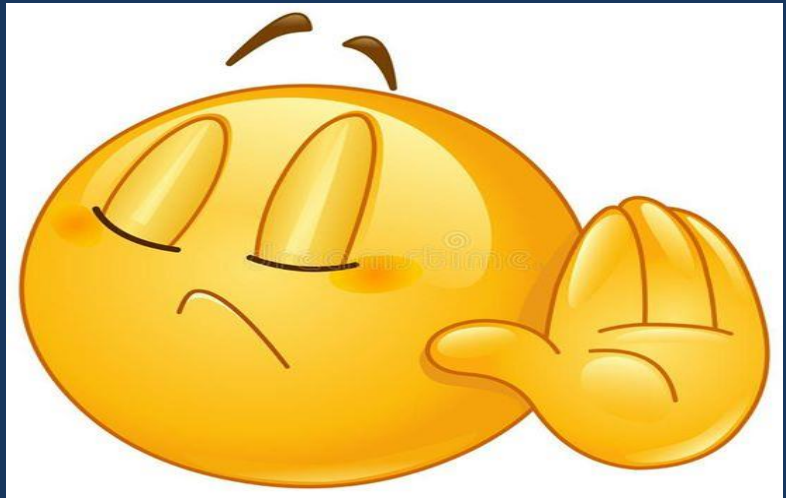
سوالات وجوابات

سوال	Kaynat Abbas ایچ آئی وی کو ایڈز کی وجہ نا ماننے کی آخر وجہ کیا ہے؟مطلب ہمارے ہاں اگر پولیو کے قطروں پے شک کیا جاتا ہے تو وہ اس لیئے کہ سب کو پلانے آخر کیوں ضروری ہے، ایڈز کا کیس تو اس سے مختلف ہے نا؟؟؟؟
جواب	آجکل کووڈ کی وبا دنیا میں پھیلی ہے۔کچھ لوگ ایسے مل جائیں گے جو اس کے بارے میں سازشی تھیوریوں پر یقین رکھنا پسند کرتے ہیں۔سازشی تھیوریاں حقیقت سے انکار کر کے دل کو تسلی دینے کا ایک حربہ ہیں۔
سوال	**نور محمد محسود** کووڈ انیس کا انکار کرنے والوں کی اکثریت راہ راست پر آرہی ہے کیونکہ کیسز اتنے بڑھ گئے ہیں کہ انکار کرنا ممکن نہ رہا
جواب	دعا ہے کہ وبائی صورتحال میں بہتری جلد سے جلد آئے۔لیکن زیادہ پرانی بات نہیں جب "یہ کیسی وبا ہے جس کے ہونے کا بھی پتا نہیں لگ رہا" جیسے فقرے عام کہے جاتے تھے۔ آنکھ بند کر لینے سے حقیقت تبدیل نہیں ہوتی"۔یہ وہ سبق ہے جو بار بار سیکھنا پڑتا ہے"
سوال	Musarat Mahar بہت خوب۔۔۔انکار پسندی اچھی شے ہے کیوں کے آئیڈلزم اور پرفیکشنزم جیسی کوئی شے نہیں۔۔سائنس کی بنیاد ہی سوال اور انکار ہے۔۔گزارش یہ ہے کہ کچھ اسٹیبلش سائنسی حقائق ہیں جن کا انکار ممکن نہیں۔مثال کے طور ہر یہ اسٹیبلش بات ہے کہ پٹرول آگ کو بھڑکاتاہے۔۔اسکا انکار نہیں۔۔
جواب	کیا زمین گول ہے؟
سوال	Musarat Mahar جی نہیں۔۔کم از کم موجودہ تحقیق یہی کہتی ہے ،پہلے گول زمین کا نظریہ تھا جو کہ اب باطل ہو چکا جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔۔ہو سکتا ہے۔مزید تحقیق کچھ مختلف تھیوری سامنے لے آئے کیونکہ یہ اسٹیبلش فیکٹ نہیں۔۔
جواب	ٹھیک ہو گیا
سوال	Musarat Mahar اصلاح کیجے اگر غلطی پر ہوں
جواب	صرف نشاندہی کر سکتا ہوں کہ آپ کی بات نہ صرف غلط ہے، بلکہ سراسر غلط ہے۔باقی پھر مصلح آپ کو بہت مل جائیں گے۔میں ان میں سے نہیں
سوال	Musarat Mahar غلط ہے؟وضاحت کیجے گا اگر تکلف نہ ہو

جواب	"پہلے گول زمین کا نظریہ تھا جو کہ اب باطل ہو چکا"یہ والا جملہ غلط ہے۔ "یہ اسٹیبلش فیکٹ نہیں"اور یہ والا جملہ بھی غلط ہے۔
سوال	**Shoaib Nazir** سر زمین مکمل گول ہے یاGeo sphericalمطلب شطر مرغ کے انڈے جیسی؟۔
جواب	زمین کی لی گئی اصل تصویر ساتھ لگی ہے۔اس کو دیکھ کر کیسی لگتی ہے؟

4۔ انکار پسندی۔ حقائق سے کُشتی

یہ ایک حقیقت ہے کہ حقیقت سے اختلاف سے رکھنا زیادہ مشکل نہیں۔ اس سے انکار کے گُر۔

فلاں شے پر اختلاف ہے؟ چلو جی، کام بن گیا

اس کے لئے پہلے سائنس کی ایک چیز کو سمجھنا پڑے گا۔ جب سائنس ترقی کرتی ہے تو ہم باریک سے باریک تر تفصیلات میں جاتے ہیں کہ نیچر کام کیسے کرتی ہے۔ مثلاً، ہمیں زمانہ قدیم سے یہ تو پتا ہے کہ بچے والدین سے خاصیتیں وراثت میں لیتے ہیں۔ کیسے؟ اس کا معلوم نہیں تھا۔

مینڈیل نے جین دریافت کی لیکن یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ انفارمیشن کہاں پر ہوتی ہے۔ کچھ سائنسدانوں کا خیال تھا کہ یہ کوئی پروٹین ہے لیکن بعد میں پتا لگا کہ یہ ڈی این اے کا مالیکیول ہے۔

ڈی این اے وراثت کی انفارمیشن رکھتا ہے، اب یہ بہت اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ ہم نے جینیاتی کوڈ معلوم کر لیا۔ یہ کوڈ کیسے پروٹین میں تبدیل ہوتا ہے اور ڈی این اے کے فنکشن کی ریگولیشن کیسے ہوتی ہے۔ لیکن ابھی اس کے بارے میں بہت کچھ جاننا باقی ہے۔

لیکن اہم نکتہ یہ ہے کہ ہمیں مزید گہرائی میں جو بھی معلوم ہو جائے، یہ بنیادی نکتہ تبدیل نہیں ہو گا کہ ڈی این اے وراثت کا پرائمری مالیکیول ہے۔ جین ریگولیشن کے مباحث ہوں یا جینیاتی کوڈ کے ارتقا کی تفصیلات پر اختلافات، وہ سب اپنی جگہ لیکن بنیادی فیکٹ تبدیل نہیں ہو گا۔

\---------------

اتفاق کا انکار

تقریباً تمام سائنسدان متفق ہیں کہ زمین کا درجہ حرارت بلند ہو رہا ہے اور اس میں انسانی سرگرمیوں کا ہاتھ ہے۔ تقریباً تمام سائنسدان متفق ہیں کہ بائیوٹیکنالوجی سے جینیاتی طور پر تبدیل شدہ اجناس محفوظ ہیں۔

انکار کرنے والوں کا یہاں پر دو طرح کا حربہ ہوتا ہے۔ یا تو سائنسی اتفاق سے انکار کر دینا یا کہنا کہ اتفاق سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

نیت ٹھیک نہیں

اس حربے میں سائنسدانوں کی نیت کے بارے میں شک کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یہ غیر جانبدار نہیں، یہ کرپٹ ہیں۔

ظاہر ہے کہ سائنس انسان ہی کرتے ہیں اور اس میں تعصب اور کرپشن بھی ہوتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو آپ کو پسند نہیں، اس کو کرپشن کہہ کر ایک طرف کر دیں۔ البتہ، انکار کرنے والے بالکل ایسا ہی کرتے ہیں۔

تمام دنیا کے سائنسدان اپنے فنڈ لینے کے چکر میں گلوبل وارمنگ کا ہوا کھڑا کر رہے ہیں"۔ اس استدلال کی مثال ہے۔"

نتیجے سے دلیل

گلوبل وارمنگ کے دعووں کا مطلب یہ نکلے گا کہ حکومت کی اداروں پر ریگولیشن بڑھ جائے گی۔ اکانومی کا کیا ہو گا؟ لہذا یہ غلط ہے۔

ارتقا سے مجھے لگتا ہے کہ اخلاقیات متاثر ہوں گی۔ معاشرے کا کیا ہو گا؟ لہذا اس کی دھجیاں اڑا دینا ضروری ہے۔ یہ غلط ہے۔

یہاں پر سائنس ثانوی ہے۔ انکار کا مقصد کچھ اور ہے۔ اور یہاں پر دو غلطیاں ہیں۔ اول تو نتیجے سے خوف کسی چیز کو غلط کہنے کی دلیل نہیں۔ دوسرا اکانومی اور اخلاقیات کی خرابی کا دعویٰ خود ہی غلط ہے۔

اگر نتیجے سے دلیل کی وجہ سے انکار کا طریقہ آپ استعمال کرتے ہیں تو ذرا کان قریب لے آئیں، آپ کو چپکے سے ایک بات کہنی ہے۔ آپ کی حکمتِ عملی بڑی کمزور ہے. اگر آپ کسی بھی معاملے میں اپنی اخلاقی یا ایتھیکل پوزیشن کی پرواہ کرتے ہیں اور اس کی وکالت کرنا چاہتے ہیں تو جو بدترین حکمتِ عملی آپ اپنا سکتے ہیں، وہ یہ کہ اپنی پوزیشن کو غلط سائنس کے ساتھ باندھ لیں۔ ایسا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی پوزیشن کو غلط ثابت کرنا بہت آسان ہو گیا۔ آپ کے مخالف آپ کی اخلاقی پوزیشن کو غلط ثابت کرنے کے لئے آپ کی سوڈوسائنس پر حملہ کریں گے۔ اور پھر، اگر آپ کی سائنس غلط ہے تو آپ کی اخلاقی پوزیشن بھی غلط ہے۔ اس سے کہیں بہتر حکمتِ عملی یہ ہے کہ سائنس کو تسلیم کر لیں اور اخلاقی پوزیشن کی وکالت اخلاقی میدان میں کریں۔ اسی طرح اگر آپ آزاد مارکیٹ کے حق میں ہیں۔ گلوبل وارمنگ کا انکار مت کریں، اس کے لئے فری مارکیٹ کے حل پیش کریں۔ (نہ ہی یہ اتنا مشکل ہے اور کیا مضبوط پوزیشن سے دلائل زیادہ موثر نہیں ہوں گے ؟)۔

حقیقت پسندی جرات کا تقاضا کرتی ہے۔ حقیقت کا سامنا کرنے کی جرات اور نتائج تسلیم کرنے کی جرات، خواہ ہمیں پسند آئیں یا نہیں۔ انکار پسندی ایسا کرنے میں ناکامی ہے۔ اور اس پر تنقید لوگوں پر نہیں، رویے پر تنقید ہے۔ اور ایسا کوئی بھی رویہ سب سے زیادہ ہمیں خود میں دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	سر یہ بتایئے گا کہ ایک انسان کی فطرت میں ماحول کا اثر کتنا ہوتا ہے اور وارثت کا؟ مطلب اگر ایک اوسط ریشو نکالی جائے تو؟؟
جواب	اس کا کوئی ٹھیک جواب ممکن نہیں کیونکہ فیصد نکالنے کا کوئی اچھا طریقہ نہیں۔ لیکن اگر پھر بھی ایک اندازے کے لئے بتانا ہو تو وراثت سے شخصیت کا پچاس فیصد حصہ آتا ہے اور دس سے پندرہ فیصد ماحول ہے۔

سو فیصد قدرتی؟

جب ہم قدرتی ماحول کے بارے میں سوچتے ہیں تو خالص، صحت بخش اور انسانی مداخلت سے پاک ماحول کا تصور کرتے ہیں۔سرسبز جنگل، صاف پانی کے نیلگوں دریا اور اونچی گھاس والے وسیع میدان۔اور یہ تصور ہمیں ایک اور خیال کی طرف لے جاتا ہے۔جو قدرتی ہے، وہ ہمیں ضرر نہیں پہنچائے گا۔اور اسی کا معکوس۔۔۔جو نیچرل نہیں، اس میں کچھ گڑبڑ ہے۔کیا یہ تصور ٹھیک ہے؟

جب ہم اس کا قریب سے جائزہ لیتے ہیں تو اس کے دو ستون دھڑام سے گر پڑتے ہیں۔پہلا یہ کہ "جو قدرتی ہے، وہ اچھا ہے" اور دوسرا یہ کہ "ہمارے پاس قدرتی کی تعریف کرنے کا کوئی طریقہ موجود ہے"۔

قدرت میں ہر شے اپنی حفاظت کے طریقے رکھتی ہے۔اور ہماری تمام خوراک جانداروں کے اعضاء ہیں جو وہ ہمیں خوشی خوشی نہیں دیتے۔(پھل اس میں استثنا ہیں۔پودے انہیں ہمیں اپنے بیج بکھیرنے کے لئے دیتے ہیں)۔پودوں نے اپنے کھانے والوں کو دور رکھنے کے لئے طرح طرح کے کیمیکل بنائے ہیں جو اپنے دفاع کے لئے ہیں۔دنیا کا سب سے مہلک ترین زہر، بوٹیولم آکسائیڈ، قدرتی ہے۔کئی قدرتی زہر ہم صاف کر کے اور احتیاط سے اور پیمائش کر کے دی گئی مقدار میں بوقتِ ضرورت کھاتے ہیں۔ان کو ہم ادویات کہتے ہیں۔لیکن یہاں یہ ملحوظِ خاطر رہے کہ جن پودوں میں یہ کیمیکل ہیں، وہ انہیں کیمیائی جنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

اور یہ جو پھل آج ہم کھاتے ہیں، ان کی موجودہ شکل بھی سینکڑوں یا ہزاروں برسوں کی چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ہے۔کئی قدرتی پھل بھی ہمیں بیمار کر سکتے ہیں۔"قدرتی بادام" تھوڑی مقدار میں ہمیں مار بھی سکتے ہیں۔

اور ایسا نہیں کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ہر کوئی یہ جانتا ہے۔اگر کسی کو کہیں پر کوئی نامعلوم پودا ملے جس کا پھل کی شناخت نہ ہو تو کوئی بھی ایسا نہیں کرے گا کہ ایسے نامعلوم پھل کو منہ میں ڈال لے۔اور اگر آپ ایسا کریں گے تو بہت امکان ہے کہ بیمار پڑ جائیں گے یا فوت بھی ہو سکتے ہیں۔

اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ قدرتی کی تعریف کیسے کی جائے؟ خوراک کا بہت ہی کم حصہ ایسا ہے جسے قدرتی کہا جا سکتا ہے۔شکار کئے گئے پرندے یا جانور، جنگلی بیریاں اور مشروم یا سمندری مچھلی کے علاوہ باقی خوراک مصنوعی چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ ہے۔کیا سیب مصنوعی

پھل ہے؟ اسکا کوئی معروضی طور پر درست جواب نہیں۔آج کا کسی بھی نسل کا سیب ہزاروں سال کی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے۔اور اگر ہم سیب کو قدرتی مان لیں تو کوئی اگر سیب کی چٹنی بنا لے تو کیا وہ قدرتی خوراک ہو گی؟ اور اگر اس چٹنی میں چینی ڈال دے؟ کتنی پراسسنگ کی جائے کہ ہم کہیں گے کہ یہ قدرتی نہیں؟ یہ کوئی آسان اور سیدھی تعریف نہیں ہے۔

اور اگر کوئی مالیکیول لیبارٹری میں بنایا جائے۔مثلاً، لیموں سے کشید کی گئی وٹامن سی اور لیبارٹری میں بنائی گئی وٹامن سی میں تو کوئی فرق نہیں۔ایٹم یا مالیکیول کو تو پتا نہیں ہوتا کہ وہ کہاں سے آئے۔ان کی خاصیت کا تعلق ان کی سورس سے نہیں۔

قدرتی کے لفظ پر بہت سی چیزیں بکتی ہیں تو اسکی تعریف کیا ہے۔اس کے لئے ہم فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی گائیڈلائن دیکھتے ہیں جس میں اس کی تعریف ایسے کی گئی ہے۔

فوڈ سائنس کے نکتہ نظر سے کسی بھی خوراک کو نیچرل کہنے کی تعریف مشکل ہے۔اس لئے ایف ڈی اے اس اصطلاح کی تعریف "نہیں کر سکتی۔اگر کسی چیز میں رنگ، مصنوعی ذائقہ اور سنتھیٹک شے کا اضافہ نہیں کیا گیا تو ایجنسی کو اعتراض نہیں ہو گا اگر کوئی اسے نیچرل کہنا چاہے"۔

مارکیٹنگ میں نیچرل کے لفظ کا اضافہ موثر ہے اور اس کی مدد سے اضافی قیمت لی جا سکتی ہے جس سے خریدار کی تسلی ہو جاتی ہے کہ پیکنگ پر "قدرتی" لکھا ہوا ہے۔خواہ کاسمیٹکس ہوں، غذا یا ہربل ادویات۔

آرگینک فوڈ انڈسٹری کی پوری صنعت اس لفظ کی مارکیٹنگ پر کھڑی ہے۔نہ صرف یہ صنعت زمین کا اچھا استعمال نہیں کرتی اور ہر ایک کے لئے خوراک کی قیمت میں بھی اضافہ کرتی ہے اور نتیجے میں ماحول کے لئے ضرر رساں ہے، بلکہ آرگینک فوڈ میں کیڑے مار ادویات بھی قدرتی استعمال کی جاتی ہیں اور کئی بار یہ ماحول کو سنتھیٹک ادویات سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہیں۔روٹینون اور کاپر سلفیٹ جیسی قدرتی کیڑے مار ادویات زہریلی ہو سکتی ہیں۔لیکن ان میں احتیاط اس لئے نہیں کی جاتی کہ ان کو "قدرتی" سمجھا جاتا ہے۔

جب ہمیں اس چیز کی سمجھ آ جائے کہ نیچرل کے لفظ کی کوئی خاص تعریف نہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ یہ سمجھا جائے کہ قدرتی ہونا لازمی طور پر صحت کے لئے بہتر ہونا ہے تو پھر سمجھ آ جاتی ہے کہ "نیچرل" کا لفظ مارکٹنگ کے لئے استعمال ہونے والے ہوشیار لیبل کے سوا کچھ نہیں۔

نہیں، اسکا یہ مطلب نہیں کہ قدرتی ہونا مضر ہے یا مصنوعی چیز محفوظ ہے۔ نہیں، بنیادی نکتہ یہ نہیں ہے۔ظاہر ہے کہ کسی نئ چیز میں احتیاط کی ضرورت ہے اور اس کے محفوظ ہونے کے ٹیسٹ کی اور شواہد کی ضرورت ہے۔بنیادی نکتہ یہ ہے کیا مفید ہے اور کیا مضر؟ اس کے بارے میں سوچنے اور پوچھنے کے لئے سوال کچھ اور ہیں۔صرف مارکیٹنگ کا ایک بے معنی لیبل اور دعوٰی اس کے لئے کافی نہیں ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Ali Asghar** استاد محترم بہت اعلی۔۔۔ واقعی ہی یہ قدرتی کی " لیبلنگ"ایک " مارکیٹینگ ترکیب" ہے اور ہم فورا سے اس طرف اٹریکٹ ہو جاتے ہیں۔دیکھا جائے تو کوئی بھی چیز چاہے جتنی مرضی قدرتی بنائی جا رہی ہو پروسیسنگ اور پریزروٹینگ کے دوران اس میں کیمیائی اجزا ضرور شامل کئے جاتے ہیں۔۔۔اب جن پروڈوکٹس پہ سو فیصد نیچرل لکھا ہوتا ہے ان کو پڑھ کے ہنسی ضرور آتی ہے۔۔۔ آپ نے کچھ سائنسی انداز میں وضاحت کی ہے۔۔۔۔۔لیکن اگر دیکھا جائے تو ہمارے بزرگوں کے دور میں پیدا ہونے والے پھلوں،سبزیوں اور دیگر ڈیری پراڈکٹس اور آج کل پیدا ہونے والی خوراکوں میں آپ کے نزدیک کوئی فرق ہے؟؟؟؟
جواب	جی ہاں، ان میں فرق ہے اور یہ فرق مسلسل ہوتا آیا ہے۔اس پوسٹ میں کچھ ذکر ہے۔ https://www.facebook.com/groups/ScienceKiDuniya/permalink/1038929406275595/

سوال	**Muhammad Yasir** وہارا صاحب آپ کو سوشل میڈیا سے سب سے قیمتی چیز پتاہے کیا مل رہی ہے؟ !ہر روز لوگوں کی دعائیں" یو آر رئیلی لکی"
جواب	اگر ایسا ہے تو اس سے قیمتی چیز اور کوئی نہیں
سوال	**Tabish Anjum** چکن کی ایک کمپنی کا سلوگن ہے raised on 100٪ vegetarian feed حالانکہ مرغی کی قدرتی خوراک میں non- vegetarian بھی ہوتا ہے
جواب	جی بالکل۔پرندے ویجیٹیرین نہیں ہوتے۔
سوال	**Ali Asif** میں یو ایس اے کے کچھ کلائنٹس کے ساتھ کام کر رہا ہوں انکی پروڈکٹس پر Non Gmo certified PAREVE OU- KOSHER VEGAN Certified وغیرہ لکھا ہوتا اسکا کیا مطلب ہوتا ہے ؟؟
جواب	ہر لیبل کا اپنا مطلب ہے۔مثلاً vegan ، کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اجزا میں سے کوئی بھی اینیمل سورس سے نہیں لیا گیا pareve اور kosherیہودی غذائی قوانین (جو خاصی تفصیلی ہیں) کے مطابق ہیں۔
سوال	**Sartaj Ali** کیا ایڈیٹڈ پریزرویٹوز بھی قدرتی ہیں کچھ جگہوں پر ان سے بچنے کے لئے سیلڈ چیزوں کو پریشر کُکنگ کے ذریعے بھی پریزرو کیا جاتا ھے قدرتی تو وہ بھی نہیں ھوتا مگر مختلف ایڈڈ پریزرویٹوز جیسےeسیریز سے بچا جا سکتا ھے مگر یہ بھی سچ ھے کہ اتنی عوام کی کثیر تعداد کی خوراک پوری کرنے کے لئے تو کیمیائی اور مصنوعی چیزوں کا ہی سہارا لینا پڑے گا بحرحال اب ترقی یافتہ ممالک میں بھی بغیر کیمیائی کھادوں کے پیدا کردہ سبزیوں اور پھلوں کا رجحان ھے
جواب	جی، ترقی یافتہ ممالک میں organic کی تحریک نے زور پکڑا ہے۔یہ اسی مغالطے پر بنی ہے
سوال	**Abdul Rafay** قدرتی غیر قدرتی کے درمیان حد فاصل تو قائم نہیں کر سکتے ہم بلکہ حد تو اکثر باتوں میں ہم قائم نہیں کر سکتے. لیکن مراد یہ ہوتی ہے بلاضرورت آرٹیفیشل اشیاء سے پرہیز کیا جائے. مثلا فوڈ سپمینٹس یا کیلشیئم وغیرہ کے بجائے خوراک کو بہتر رکھیں.ڈرنکس سے پرہیز وغیرہ. یعنی ممکنہ حد تک مارکیٹ کے "تیار کردہ" مال سے پرہیز ڈبے کا دودھ وغیرہ

.نیچرل یا ہربل کے نام سے پراڈکٹس کی حمایت نہیں کر رہا بلکہ وہ جس خیال کو کیش کر رہے ہیں اس کے حوالے سے کہا	
فوڈ سپلیمنٹس وغیرہ کے بارے میں آپ کا نکتہ درست ہے۔یہاں پر جس کی بات کی، وہ لیبل کی ہے۔یعنی کوئی چیز محض اس لئے اچھی یا بری نہیں کہ وہ قدرتی ہے یا مصنوعی۔ ہمیں برفی، فاسٹ فوڈ، کاربونیٹڈ ڈرنکس زیادہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔اسی طرح ہمیں بھنگ اور تمباکو سے دور رہنا چاہیے۔وجہ کیا ہے؟ کہ یہ مضرِ صحت ہیں۔خواہ تمباکو کتنا ہی "خالص" کیوں نہ ہو۔ انڈے دیسی ہوں یا شیور کے، قیمت میں فرق ہو تو ہو، غذائیت میں نہیں۔اسی طرح آرگینک میتھی یا عام میتھی بھی غذائیت کے لحاظ سے فرق نہیں رکھتے	جواب
Sanam Khan So if we are taking zinc in tab, is it like we are having spinach ?	سوال
اگر زِنک کی کمی ہے تو اس کی ٹیبلٹ ضرور لینی چاہیے۔	جواب

آسیب

ہم اپنے کئی خوف اس وقت کم کرسکتے ہیں جب ہم چیزوں کو سمجھ لیں۔ ناسمجھی سے خوف کا ایک نتیجہ ایک قدیم روایت رہی ہے جو آسیب اتارنے کی ہے۔ دنیا میں بہت جگہوں پر اس بارے میں روایات رہی ہیں اور انہوں نے بڑے لوگوں پر بہت طرح کے مظالم ڈھائے ہیں۔

اس رسم یا پریکٹس کی بنیاد اس پر ہے کہ کوئی انسان، جگہ یا شے کو کسی بدروح کی "انفیکشن" ہو گئی ہے۔ یہ دنیا کے بہت سے کلچرز کا حصہ رہا ہے۔ کتابوں اور ڈراونی فلموں میں یہ ایک مرکزی خیال رہا ہے۔

رومن کیتھولک چرچ نے 1614 میں ستائیس صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ جاری کیا جس میں آسیب اتارنے کی ہدایات تھیں۔ اس میں مقدس پانی، منتر، کچھ کلمات، لوبان، جانوروں کے خون اور ہڈیوں، صلیب جیسے اوزاوں کے استعمال کی تکنیک سکھائی گئی تھی۔ ان کو 1999 میں تبدیل کیا گیا اور نئی ہدایات، جنہیں جاری کرنے میں 385 سال کی تاخیر ہوئی تھی، میں کہا گیا کہ نفسیاتی مسائل کا کام ماہرینِ نفسیات کو دیکھنا چاہیے۔

یہ بزنس جاری ہے اور حالیہ برسوں میں ان کہانیوں میں دلچسپی میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کا کوئی ڈیٹا تو نہیں کہ کتنے لوگ یہ کام کرتے ہیں لیکن ایسے افراد کی تعداد کم نہیں جو یہ کام پیشے کے طور پر کرتے ہیں۔ اور اس کی سب سے تاریک سائیڈ کسی شخص کے اوپر سے آسیب نکالنا ہے۔

نفسیاتی اور نیورولوجیکل ڈس آرڈر میں مبتلا شخص نازک ذہنی کیفیت میں ہوتا ہے۔ اس کے شواہد کہ "اس پر آسیب ہے" یہ ہوتے ہیں کہ اس کی حرکات کیا ہیں۔ اور وہ حرکات ویسی ہوتی ہیں جیسا کہ دوسرے لوگ توقع کرتے ہیں کہ آسیب زدہ شخص کی حرکات کیسی ہونی چاہیے۔ عام طور پر یہ لاشعوری طور پر ہونے والی مدد کی اور توجہ کی پکار ہوتی ہے۔ اور یہ معصوم لوگ تشدد، ظلم اور یہاں تک کہ موت بھی اس علاج کی وجہ سے دیکھ لیتے ہیں۔

ذکیہ ایوری میری لینڈ میں چار بچوں کی والدہ تھیں جن کی عمر آٹھ، پانچ، دو اور ایک سال تھی۔ 2014 میں انہوں نے اپنے دو چھوٹے بچوں کو گلا گھونٹ کر اور چاقو کے وار کر کے مار دیا۔ ان کو یقین تھا کہ ایک بدروح ان کے بچوں کے درمیان پھر رہی تھی اور وہ صرف اس کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

جنوبی افریقہ میں چار خواتین ۔۔۔ فاکو، لنڈیلا، نوکوبونگا اور مڈلیش ۔۔۔ نے 2012 میں فاکو کی پندرہ سالہ کزن دلامینی سے آسیب نکالنے کی کوشش کی۔ اس پر ہونے والے تشدد سے جب دلامینی کی موت ہوئی تو اس کی آنتیں باہر نکل چکی تھیں۔

جرمنی میں اس سے موت کا سب سے مشہور واقعہ اینیلیز مشل کا ہے جو 1976 میں پیش آیا۔ (اسی واقعے پر بعد میں تین فلمیں بنیں)۔ مشل کے والدین کو یقین تھا کہ انکی بیٹی پر آسیب کا سایہ ہے۔ اس بچی کو مرگی کے دورے پڑتے تھے اور ڈیپریشن بھی تھا۔ والدین نے دو "ماہرین" بلوائے۔ اس بچی کی موت میں کئی مہینے لگے۔ یہ موت بھوک اور پیاس سے ہوئی۔ ماہرین کی راہنمائی میں والدین نے اس کا کھانا پینا بہت محدود کر دیا تھا۔ یہ ایک سست اور بہت ہی تکلیف دہ موت تھی۔ اینیلیز مشل کو بہت خوفناک سزا ملی تھی۔ عدالت نے والدین اور ماہرین کو بچی کے قتل میں قصوروار قرار دیا۔

جب اس قسم کی رسومات مارتی نہیں تو بھی بہت نقصان پہنچاتی ہیں۔ ایک شخص جو نفسیاتی طور پر مستحکم نہیں اور ذہنی فریب کا شکار ہے اس کی بدترین سزا اس کے فریب کو کنفرم کر دینا ہے۔ اسے بتانا کہ اس پر آسیب ہے، اس کو اس کا یقین دلا دیتا ہے۔ اس کا رشتہ حقیقت سے بالکل ہی منقطع کر دیتا ہے۔ جیسے کسی پیرانویا میں مبتلا شخص کو بتا دیا جائے کہ خفیہ ایجنسی اس کی سوچ کی جاسوسی اس کے دانت کے اندر لگے آلے سے کر رہی ہے۔ وہ اب اس فریب سے نکل بھی نہیں سکے گا۔

جب کسی کو آسیب کا یقین ہو جائے، اس کے ارد گرد کے لوگوں کو اس کا یقین ہو جائے تو پھر معمولی بھی غیر معمولی لگنے لگتا ہے۔ تعصبات کا بادشاہ، کنفرمیشن بائیس، میدان میں آ جاتا ہے اور یوں، یہ کہانیاں اصل ہو جاتی ہے۔ مریض کے لئے بھی اور اس کے آس پاس لوگوں کے لئے بھی۔

معلوم تاریخ میں دنیا بھر میں ایک بھی ایسا کیس نہیں جہاں پر یہ ثابت ہوا ہو کہ کسی شخص پر آسیب ہے لیکن دنیا میں کروڑوں (یا شاید اس سے بھی زیادہ) لوگ ایسے ہیں جنہیں یہ ماننے میں کوئی مسئلہ نہیں کہ آسیب لوگوں کو قابو کر لیتے ہیں اور ان کے ماہرین ان کو نکال سکتے ہیں۔

آسیب کے نام پر ہونے والے ظلم برِ صغیر میں کم نہیں اور یہ بہت طرح کے ہیں۔ جن نکالنے کے ماہر مشکلات میں گھرے افراد کا شکار کرتے ہیں۔ نہ صرف اس مریض کا بلکہ اس کے رشتہ داروں کا، جو کسی امید، کسی آسرے کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ بہت سی رسومات ابھی تک زندہ ہیں۔ ذہنی امراض کو بدروح کا چمٹنا یا جن چڑھنا قرار دینا اور مریض کی زندگی مزید بگاڑ دینا عام ہے۔ ایک اور مثال: ذہنی توازن ٹھیک نہ ہونے کو آسیب کا شکار کہہ کر اس کے سر میں زخم کر کے درخت کے ساتھ زنجیر سے باندھ کر چھوڑ دینا۔۔۔ یہ رسم پیچ نکالا کہلاتی ہے۔ آسیب اتارنے کے اکثر ایسے واقعات خبروں میں آتے ہی نہیں کیونکہ ان رسومات میں ملوث لوگ۔۔۔ نہ کرنے والے اور نہ ہی اس کا شکار ہونے والے۔۔۔ اس کو اصل سمجھتے ہیں۔

آسیب چڑھنے کا تصور اگرچہ کوئی مذہبی تصور نہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کو اتارنے کے "ماہرین" اپنے فن کے لئے مذہب کو استعمال کرتے ہیں اور یہ افسوسناک ہے۔ ذہنی بیماریاں بھی کسی دوسری بیماری کی طرح ہیں۔ ٹھیک تشخیص اور علاج سے ان کے مریضوں کو سنبھالا جا سکتا ہے۔ آسیب کا توہم بے ضرر توہم نہیں۔

یہ ہماری دنیا ہے۔ احتیاط، تشکیک اور علم۔۔۔ ہمارے پاس اس دلدل سے نکلنے کا راستہ ہیں۔

سوالات وجوابات

سوال	**Sohail Ahmed** .....سر میں نے خود ایک لڑکے کو دیکھا بقول اس لڑکے کے کہ اسے جن چھڑا تھا اس لڑکے کی کیفیت دیکھی اور اس کی آواز بھی کچھ مختلف تھی ردعمل بھی عجیب تھا اس کا اور اس میں طاقت اتنی تھی کہ چار جوان بڑی مشکل سے قابو کرپا رہے تھے پھر اس میں یہ تبدیلیاں کیسے؟اگر جن کا چکر نہیں تھا تو .یہ تحریر پڑھ کر تذبذب کا شکار ہو گیا ہوں اس لیئے سوال کیا، شکریہ
جواب	جیسا آپ نے لکھا ہے، ویسا ہی ہوا ہو گا اور یہی مضمون میں لکھا ہےpossessionکے تمام کیسز میں معمول سے ہٹ کر حرکات سے پہچانا جاتا ہے۔وہ لڑکا مدد کا طلب گار ہے۔ایک اچھا ماہرِ نفسیات مدد کر سکتا ہے۔آپ کے لئے اسے

	اور اس کے اہلِ خانہ کو قائل کرنا شاید آسان نہ ہو۔لیکن اگر ممکن ہو سکے تو کوشش کر کے دیکھئے۔
سوال	**Usama Siddique Meo** کپڑوں کو آگ لگنا ، اچانک کسی شکل کا سامنے آکر غائب ہو جانا، ایک جگہ رکھی ہوئی چیز کا کسی اور جگہ پہ ملنا یہ سب ذہنی بیماری کا سبب نہیں ہو سکتا **Azmat Ali** ایسی چیزوں کا نظر آنا جو موجود نہیں یہ بھی ذہنی مسئلہ ہے **Noor Rajpoot** ___یہ ضروری تو نہیں جو نظر نہ آئے__ اور جو ہمارے ساتھ نہ ہوا ہو وہ موجود ہی نہ ہو میں ان سب چیزوں کو نہیں مانتی__ لیکن میں جنات پر یقین رکھتی ہوں کیونکہ انکا وجود ہے___ لیکن کبھی کبھی ایسے __بہت سے واقعات ہوتے ہیں جنکے سامنے عقل دھنگ رہ جاتی ہے یہ سچ ہے آسیب نکالنا ڈھونگ ہے لیکن ہو سکتا ہے کہیں کچھ نا کچھ سچ ہو__ کیونکہ تصویر کے دو رخ اور ہر سکے کے دو __پہلو ہوتے ہیں
جواب	نہیں، یہ ذہنی بیماری نہیں۔ہم انہیں ذہن کے کرتب کہتے ہیں۔اس سیریز کے پچھلے آرٹیکل ذہن کے کام کرنے کے طریقوں کو اس بارے میں کچھ تفصیل سے بتاتے ہیں۔
سوال	**Rafi Ullah Farhan** سال پہلے چھوٹا بھائی بیمار ہوا۔کئی مہینے عاملین کے ہاں لے جایا گیا طرح طرح کے ٹوٹکے استعمال ہونے کے باوجود بھی فائدہ نہیں ہوا۔اب اک نفسیاتی ڈاکٹر کے پاس زیر علاج ہے۔مہینے میں ایک بار چیک اپ کروانے جاتا ہے الحمدللہ پوری طرح صحتیاب ہو چکا ہے
جواب	شئیر کرنے کا شکریہ اور یہی مضمون لکھنے کی بنیدی وجہ ہے۔اگر اسے پہلے لے جایا جاتا تو ابتدائی مہینے ضائع نہ ہوتے۔
سوال	**Belal A. Khan** میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کو کسی مافوق الفطرت مخلوق نے باقاعدہ اس کے پیچھے دوڑ کر کمر پر زوردار طمانچہ مارا تھا اور آج تک اس تھپڑ کا نشان اس کی کمر پر موجود ھے۔شاید لوگوں کو مذاق لگے لیکن یہ حقیقت ھے
جواب	نہیں، ایسا نہیں ہے۔مجھے یہ یقین ہے کہ آپ مذاق نہیں کر رہے۔ایسا کیوں ہے؟ اس سیریز کی پچھلے حصوں میں اس پر کچھ تفصیل سے لکھا ہے۔
سوال	**Ali Asghar** سر صرف ہاں یہ نا میں جواب۔۔۔۔۔۔۔ کیا جن اور بھوت ہوتے ہیں؟۔۔۔اور پلیز گول جواب مت دیجئے گا۔۔

جواب	اس مضمون میں ٹاپک possession ہے۔یعنی یہ یقین کہ کسی شخص میں کوئی اور بدروح، آسیب، بھوت وغیرہ گھس گیا ہے اور اس شخص کی حرکات اس کے کنٹرول میں ہیں۔ہم بہت آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوتا ۔یہ نفسیاتی مسائل ہو سکتے ہیں، کوئی توجہ لینے کے لئے ایسا کر سکتا ہے یا کچھ معاملات میں فراڈ بھی۔
سوال	**Haseeb Yousufzai** یہ زیادہ تر کنورژن ڈس آرڈرز میں ہوتا ہے۔اس میں مریض کو سچ مچ کے دورے پڑتے ہیں۔بعض میں مریض سیکھ جاتا ہے کہ کیسے میں اپنی اس بیماری کا استعمال لوگوں سے ہمدردی حاصل کرنے کیلئے کر سکتا ہوں۔اور بس پھر یہاں سے ایکٹنگ شروع ہوجاتی ہے۔یہ چیز دیہاتی خواتین میں زیادہ ہے۔
جواب	نوویلا اس بارے میں کہتے ہیں (یہ ان کا فیلڈ ہے) کہ جن لوگوں کو اس کیفیت میں دیکھا ہے، ان میں سے بعض کو یہ کہنے کا دل کرتا ہے کہ ایکٹنگ میں بہتری کی خاصی گنجائش ہے۔
سوال	**Hyder Khan** جنات موجود ہیں اور وہ یہ تمام کام کرتے ہیں اس پر سورہ جن جو کہ جنات کا مکالمہ ہے دلیل ہے اور اس کے علاوہ کئی احادیث بھی موجود ہیں۔
جواب	یہ پوسٹ possession پر ہے۔ ghost stories پر پوسٹ انشاء اللہ آئندہ کبھی۔
سوال	**Ahmad Raza** یہ دیکھیں جناب فرما رہے ہیں کہ یہ مذہبی تصور نہی۔۔۔ آسیب چڑھنے کا تصور اگرچہ کوئی مذہبی تصور نہیں لیکن
جواب	جی ہاں، possession کا تصور اسلامی تصور نہیں۔ہو سکتا ہے کہ کوئی نشاندہی کر دے کہ حدیث میں جو لکھا ہے، وہ possession یا آسیب چڑھنا نہیں لیکن اس کے لئے بہتر علم رکھنے والے بتا دیں گے۔ البتہ شاید یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک وقت میں یہ تصور رومن کیتھولک میں تھا اور تاؤ مذہب میں بھی رہا ہے۔تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ "مذہبی" تصور رہا ہے۔
سوال	**Ahmad Raza** محترم یہ اسلام میں بھی ہے۔۔۔اگر آپ سمجھتے ہیں تو مزید احادیث اپلوڈ کر دیتا ہوں
جواب	آپ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے

مفت توانائی

مفت توانائی ایک دعویٰ ہے کہ توانائی کی کنزرویشن کے قوانین توڑے جاسکتے ہیں اور کوئی ایسا طریقہ نکالا جاسکتا ہے جس سے توانائی مفت ملتی رہے۔ اس دعوے کے ساتھ ایک بنیادی مسئلہ ہے اور وہ یہ کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس نے لوگوں کو ایسا دعویٰ کرنے سے نہیں روکا۔

مفت توانائی کے آلات نمائش کے لئے پیش کئے جاتے رہے ہیں۔ یہ دنیا بھر میں ہوتا رہا ہے۔

دسمبر 2006 میں آئرلینڈ کی ایک کمپنی سٹیورن نے ایک ایسے آلے کا مظاہرہ کر کے دکھایا جس کو اوربو کا نام دیا گیا تھا۔ دعویٰ یہ تھا کہ یہ آلہ ہمیشہ برقرار رہنے والے موشن کے ذریعے مفت توانائی پیدا کر سکتا ہے۔ نومبر 2016 میں دس سال اور سرمایہ کاری کرنے والوں کے دو کروڑ ڈالر ضائع کرنے کے بعد یہ کمپنی بند ہو گئی۔ اس کی کہانی مفت توانائی پیدا کرنے والوں کی ایسی کہانی ہے جو بار بار دہرائی جاتی رہی ہے۔

سائنس کے قوانین میں توانائی اور میٹر کی کنزرویشن ایک پکا اور ایک آہنی قانون ہے۔ مفت توانائی نہیں آسکتی، اس کا کوئی طریقہ نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو کئی امکانات ہوسکتے ہیں۔ اسے غلط فہمی ہوئی ہے، اس کو سائنس کا فہم نہیں، اس کا حقیقت سے واسطہ ٹوٹ چکا ہے، کچھ کھسکا ہوا ہے یا فراڈ کر رہا ہے۔ جس چیز کا امکان بالکل نہیں ہے، وہ یہ کہ وہ کہیں اکیلے کام کرنے والا ایک شاندار سائنسدان ہے جس نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔

مفت توانائی کا دعویٰ کرنے والے بہت سے لوگ رہے ہیں۔ اور ان میں ایک چیز جو مشترک کہ رہی ہے وہ انکساری کی کمی ہے۔ اگرچہ یہ سوڈوسائنس میں عام ملتی ہے لیکن مفت توانائی والے اس کے چیمپئن ہوں گے اور شاید فزکس کے بنیادی ترین قانون کو توڑ دینے کا دعویٰ اس خاصیت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔

مفت توانائی کی مشین، جس کو اوور یونیٹی مشین کہا جاتا ہے، اپنی اِن پُٹ سے زیادہ آؤٹ پُٹ دیتی ہے یعنی اس کی ایفی شنسی سو فیصد سے زیادہ ہے۔ بدقسمتی سے، تھرموڈائنکس اس کے آڑے آجاتی ہے۔ اس کے پہلے دو قوانین ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ نہ صرف زیادہ توانائی نہیں حاصل کی جاسکتی بلکہ سو فیصد ایفی شنسی بھی ممکن نہیں ہے۔

یہ قوانین اس قدر اچھی طرح اسٹیبلشڈ ہیں کہ۔۔۔ یہ واقعی قوانین ہیں۔ یہ اندازے نہیں، یہ تھیوری بھی نہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ سائنسی علم ہمیشہ محدود ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی سائنس کی اتنی زیادہ بنیادی چیز کو ہلا دینے کا دعویٰ کرے تو اس کو پھر بہت ہی غیر معمولی شواہد دینا ہوں گے کہ اسے سنجیدگی سے لیا جائے۔

اور ایسا دعویٰ کرنے والے ایسا کبھی نہیں کرتے۔ وعدے اور مظاہرے پبلسٹی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور بو نے 2007 اور پھر 2009 میں مظاہرہ کر کے دکھایا اور پھر سائنسی کمیونیٹی کو چیلنج کیا کہ وہ ان کے آلے کی سائنسی تفتیش کر لیں۔ سائنسی پینل نے ایسا ہی کیا اور متفقہ طور پر بتایا کہ اور بو ہمیشہ قائم رہنے والا موشن حاصل نہیں کر سکتا۔ مزید بہانے، جواز، تاخیر، وعدے اور بالآخر یہ کمپنی بند ہو گئی۔

گھومتا فلائی وہیل یا گیند جس میں گریویٹی کی مدد لے کر یا مقناطیس لگا کر گھومتے دکھایا جاتا ہے جو لگتا ہے کبھی بند نہیں ہوتا؟ نہیں، یہ مفت توانائی نہیں۔ یہ بہت دلچسپ کھلونے ہوتے ہیں جس میں انجینیر فرکشن کو کم سے کم کر کے بہت دیر تک اس حرکت کو جاری رکھ سکتے ہیں لیکن ان سے توانائی نہیں مل سکتی۔

دعویٰ کرنے والے کئی لوگوں کی غلطی ریاضی میں ہوتی ہے۔ اِن پُٹ میں تمام توانائی نہیں گنی ہوتی۔ یہ کچھ بھولے "ماہرین" کو بھی بے وقوف بنا دیتے ہیں۔ جنہوں نے فزکس یا انجینیرنگ پڑھی تو ہوتی ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ایسے دعوے پرکھے کیسے جاتے ہیں۔ اس وقت مفت توانائی کے بے شمار کئے جانے والے دعووں میں کامیابی کا تناسب صفر ہے۔

کئی لوگ مفت توانائی پر خود یقین کر بیٹھتے ہیں جنہوں نے اس میں بیٹری اور موٹر لگائی ہوتی ہے اور اس سے موٹر کی حرکت سے دوسری بیٹری کو چارج کیا جا رہا ہوتا ہے۔ ہر موٹر آواز دیتی ہے یا شعلہ نکلتا ہے۔ آواز اور روشنی توانائی کو نکال رہے ہوتے ہیں۔ یہ گرم بھی ہوتی ہے۔ جتنی توانائی دوسری بیٹری تک پہنچتی ہے، وہ ہمیشہ پہلی بیٹری سے نکلنے والی توانائی سے کم ہوتی ہے۔

ایسے موجد خود حیران ہو جاتے ہیں کہ موٹر اتنی دیر کیسے چلتی رہی اور سمجھ بیٹھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی راز دریافت کر لیا جو باقی سب سے پوشیدہ رہ گیا تھا۔ اور جب یہ کام نہیں کرتا تو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے جو انجینیرنگ سے ٹھیک ہو جائے گا۔ بس چند چیزیں ٹھیک کرنی ہیں۔ یہاں پر جو چیز ضائع ہو رہی ہوتی ہے، وہ صرف بیٹری کی نہیں، اس موجد کی توانائی بھی ہے۔ کیونکہ مسئلہ انجیرنگ کا نہیں، فطرت کے بنیادی قانون کا ہے۔

جہاں پر کئی لوگ نادانستہ طور پر اس کے چکر میں پھنس جاتے ہیں، وہاں کئی دوسرے یہ کام صرف فراڈ کے لئے کرتے ہیں۔ مفت توانائی کا وعدہ پیسے حاصل کرنے کے لئے پر کشش ہے۔ کئی لوگ یہ فراڈ جانتے بوجھتے بھی کرتے ہیں۔

ان دعووں کے ساتھ انکساری نہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ انکساری کی رمق بھی ہو تو آپ اس امکان پر غور کریں گے کہ شاید آپ غلط ہوں اور شاید آپ دنیا کو بدل دینی والی ایجاد نہیں کر چکے۔

مضحکہ خیز حد تک بڑے دعوے اوور کانفیڈنس کے بغیر نہیں کئے جا سکتے۔ مفت توانائی کے آلات اکثر بڑی نفاست سے بنے آلات ہوتے ہیں۔ کئی بار بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان میں ٹیکنیکل تفصیلات کی طرف بھی توجہ دی گئی ہوتی ہے۔ لیکن یہ ایک بنیادی نکتہ

miss کر جاتی ہیں جو اصل سائنس اور اصل ترقی کے لئے ضروری ہے۔

یہ حقیقت سے دور ہوتی ہیں، سائنسی کمیونیٹی سے دور ہوتی ہیں۔ یہ تکبر کی یادگاریں ہیں اور سب سے زیادہ اہم۔۔۔ یہ کام نہیں کرتیں۔

پانی سے چلائی جانے والی گاڑیاں، فلائی وہیل سے بجلی اور یوٹیوب پر بہت سے "موجدین" کے دعوے سائنس کا واجبی علم رکھنے والوں کو دھوکا بھی دیتے رہے ہیں۔

اور مفت توانائی کے طریقوں پر یقین رکھنے والوں میں سے اکثر عظیم سازش کی تھیوری کا شکار ہوتے ہیں۔ جن کے مطابق اس قسم کے آلات پر تحقیق اس لئے نہیں ہو رہی یا انہیں روکا اور چھپایا جا رہا ہے تاکہ توانائی کے اداروں یا فوسل فیول کمپینیوں کا بزنس ٹھپ نہ ہو جائے۔ اگر ہم سائنس سے تھوڑی سی واقفیت حاصل کر لیں تو جان جائیں گے کہ یہاں پر مسئلہ فوسل فیول کمپنیوں کو نہیں۔۔۔ اس کائنات کو ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔

سوالات وجوابات

سوال	**Muhammad Yasir** یہ موٹروں والے لپھڑے کے مقابلے میں سولر پینل مقتیت کے زیادہ قریب ہے۔
جواب	پڑھنے والوں کی لئے وضاحت: یہاں پر "مقتیت" کا لفظ مفت سے نکلا ہے، نہ کہ "مفتی" سے۔
سوال	**Zahid Arain** بہت خوب سر جی اس کریٹیکل تھنکنگ یونٹ میں یہ موضوع بھی آپ نے شامل کیا ایک خوشگوار حیرت ہوئی۔جزاک اللہ
جواب	کریٹیکل تھنکنگ کا ایک حصہ انسان پر تھا۔ایک دلائل کے طریقے پر۔ایک مغالطوں پر، ایک اس کے روزمرہ کے پریکٹیکل استعمالات کے اطلاق کی مثالوں پر ہے۔

مثبت سوچ کی طاقت

"حقیقت اور اپنے یقین میں مفاہمت کروانی ہو تو مجھے تبدیلی اپنے یقین میں کرنی پڑتی ہے۔ اس کا برعکس طریقہ ٹھیک کام نہیں کرتا۔"

علی زیرید کوسکی

مثبت سوچ کی طاقت کی تحریک سے سیلف ہیلپ کے کئی گرو تو اپنی کتابیں، پروگرام، سیمینار اور کانفرنس بیچ کر بہت امیر ہو چکے ہیں۔ اوپرا ونفری نے اس میں طویل کیریئر بنایا ہے۔ اس تحریک کا بنیادی نکتہ سادہ سا ہے، "مثبت سوچو گے، تو نتائج مثبت نکلیں گے"۔ کیا یہ طریقے کام بھی کرتے ہیں؟

کتنا ہی اچھا ہوتا کہ ہم کسی چیز کا تصور کرتے اور بہت ہی زور و شور سے کرتے تو وہ ہو جاتا؟ اس جادوئی سوچ کی اپیل بہت وسیع پیمانے پر ہے۔ یہ طاقت اور کنٹرول کا سراب دیتی ہے لیکن یہ بس جادوئی سوچ ہے۔

سیلف ہیلپ کے مصنفین اور گرو چاہیں گے کہ آپ یہ سوچ اپنائیں۔ لاء آف اٹریکشن، میگنیٹزم، ذہن کی طاقت سمیت کئی الفاظ استعمال کر کے ۔۔۔ جن کے پیچھے کوئی شواہد نہیں۔

والیس ویٹلز کی "امیر بننے کی سائنس" سے رونڈا بائرن کی "راز" تک بہت سی مقبول کتابیں اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ اگر لاء آف اٹریکشن پر سرچ کریں تو ہزاروں کتابیں مل جائیں گی۔ مصنفیں مثبت سوچ کے ذریعے پیسے کمانے، محبت میں کامیابی، کیریئر میں ترقی اور یہاں تک کہ سوچ سے کینسر کے علاج کے مشورے دیتے ہیں۔

ماہرِ نفسیات رچرڈ وائزمین کہتے ہیں کہ اس طرزِ فکر سے منفی اثر تو ہو سکتا ہے، مثبت نہیں۔ ہم صرف اپنی خواہش سے کائنات کو نہیں بدل سکتے۔ تو کیا سوچ سے فرق پڑتا ہے؟ اس پر 1999 میں شیلی ٹیلر اور لین فیم نے سٹڈی کی۔ شرکاء کے الگ گروپس نے امتحان کے لئے دو چیزوں پر سوچ مرکوز کرنی تھی۔ ایک نے نتیجے پر، ایک نے پراسس پر (یعنی امتحان کی تیاری اور طریقہ کار)۔ جن کی سوچ پراسس پر مرکوز تھی، امتحان میں اس گروپ کے گریڈز پر مثبت فرق پڑا۔ جن کی نتیجے پر، ان پر منفی۔ یعنی انہوں نے اس گروپ سے بھی بری کارکردگی دکھائی جو تجربے کا حصہ نہیں تھا۔

اس سے ملنے والا سبق واضح ہے۔ مثبت سوچ خود میں بے کار ہے۔ یہ وقت اور محنت کا ضیاع ہے اور عملی کام سے توجہ ہٹاتی ہے۔ لیکن سوچ اس پر مرکوز کرنا کہ کامیابی کے لئے کیا کرنا پڑے گا؟ یہ مفید ہے کیونکہ یہ عمل پر اکساتی ہے (اس معاملے میں پڑھائی کی طرف توجہ دینے پر) اور اس وجہ سے مثبت نتیجہ برآمد ہوا۔ فرق عمل سے پڑتا ہے، خواہش سے نہیں۔

ہم اپنی سوچ سے دنیا پر براہِ راست فرق نہیں ڈال سکتے۔ لیکن ہم اپنی سوچ سے خود کو بدل سکتے ہیں اور ہمارا عمل دنیا پر فرق ڈال سکتا ہے۔ اپنی توجہ پر توجہ دینے کی ضرورت ہے لیکن ٹھیک جگہ پر۔

تحقیق بتاتی ہے کہ منفی سوچ کے اپنے فائدے ہیں۔ منفی سوچ والے مایوسی کا شکار کم ہوتے ہیں، بہتر شادی شدہ زندگی گزارتے ہیں، لوگوں سے تعلقات بہتر بنا سکتے ہیں، اوسط آمدنی زیادہ ہوتی ہے۔ پریشان ہونا مفید ہے۔ کم از کم اگر اعتدال میں رہے تو۔ ضرورت سے زیادہ پر امید رہنا لاپرواہ کر دیتا ہے، توقعات بڑھا دیتا ہے اور ناکامی کے امکان میں اضافہ کر دیتا ہے۔

بیماری سے مقابلے میں بھی مثبت سوچ کسی حد تک تو فائدہ دے سکتی ہے لیکن اس میں لٹریچر میں مبالغہ آرائی بہت ملے گی اور ضرورت سے زیادہ پر امید رہنا مسئلہ کرتا ہے۔ سائیکولوجسٹ جیمز کوئن نے کینسر کے قریب المرگ مریضوں پر اپنے کیریئر میں فوکس رکھا۔ "وہ کہتے ہیں کہ جس کلچر میں مثبت سوچ کا جنون ہو، وہاں پر ایسے مریضوں کے لئے نفسیاتی نتائج تباہ کن ہوتے ہیں۔ موت آسان نہیں اور ہر کوئی اس سے اور اس کی غم سے اپنے طریقے سے سمجھوتا کرتا ہے۔ حد سے زیادہ امید فائدہ نہیں دیتی۔ اور ویسے بھی ایک چیز یقینی ہے۔ اگر آپ کا خیال ہے کہ اپنی قوتِ ارادی سے موت کو شکست دے لیں گے تو بالآخر ناکام تو آپ نے ہونا ہی ہے"۔

جیمز کوئین، ہاورڈ ٹینن اور آدیلیٹا کی 2010 کی سٹڈی بتاتی ہے کہ terminal امراض میں مبتلا اشخاص کا نہ صرف مثبت سوچ سے وقت ٹلتا نہیں بلکہ باقی ماندہ وقت بھی زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ لوگ موت سے کئی طریقے سے مقابلہ کرتے ہیں اور زندگی کی کوالٹی کا بڑا اثر بیرونی پریشرز سے ہوتا ہے۔

اگر کوئی غصے میں ہے یا اداس ہے یا مایوس ہے تو اس کی وجہ ہے۔ اس حالت میں دوستوں، عزیزوں اور حتیٰ کہ میڈیکل پروفیشنلز کی طرف سے ملنے والی رائے کہ "مثبت رہو"، "بہادری دکھاؤ" ان آخری ایام میں ذہنی کیفیت کو مزید نقصان پہنچاتی ہے۔

ایسے افراد جو مثبت سوچ کی اس تحریک پر یقین رکھتے ہیں، کئی بار علاج میں بھی تاخیر کر دیتے ہیں۔ "میں قوتِ ارادی سے اس انفیکشن کو شکست دے سکتا ہوں"۔ نہیں، اینٹی بائیوٹک زیادہ موثر ہیں۔

مثبت سوچ کی "سائنس" کمزوروں کا شکار کرتی ہے۔ ان ضرورت مندوں کا، جو اچھے حالات میں نہیں۔

امید کی تبلیغ پر کشش لگتی ہے۔ لیکن یہ ناکامی کے لئے میدان ہموار کر دیتی ہے۔ محنت کرنے، تلخ حقیقت کا مقابلہ کرنے، ناکامی برداشت کرنے کے بجائے صرف امید اور خواہش سے محبت مل جائے، دولت مل جائے، شہرت مل جائے؟ ایسا نہیں ہوتا۔

نہیں، نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ معقول حد تک پرامید رہنے میں کوئی برائی ہے۔ نہ ہی زندگی کے بارے میں اچھا رویہ ترک کرنا چاہیے۔ زندگی کی نعمت، دنیا کی خوبصورتی اور دوسرے انسان۔۔۔ ان کی موجودگی میں خوشگوار رہنا مشکل نہیں۔ اس سب کا شکر گزار رہنا اور مثبت موڈ میں رہ کر آپ خود اپنی کوالٹی بڑھا سکتے ہیں۔ صرف یہ کہ یہ توقع نہ رکھیں یہ محض اچھی سوچ سے ہی کچھ بدل سکتا ہے۔ یہ دنیا ایسے کام نہیں کرتی۔

امتحان کو پار کرنا ہو، دولت اور شہرت کی تلاش، زندگی کے کسی چیلنج کا مقابلہ یا محبت میں کامیابی۔۔۔ یہ دنیا عمل کی دنیا ہے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Shoaib Nazir** سر لاء آف ایٹرکشن کے بارے رہنمائی کیجیے گا۔۔۔کتنا درست ہے؟۔
جواب	بالکل بھی درست نہیں
سوال	**Salimkhan Azaad** مثبت سوچ کا مطلب یہ قطعی نہیں ھے کہ برا نہیں ھوگا اپ کیساتھ، بلکہ یہ سوچ آپکو مشکل حالات سھنے، دوبارہ زندگی میں رنگ لوٹنے اور حالات سے نبھ کر کے جینے کی طاقت ضرور ملتی ھے۔اور اگر ایسا ھو جائے تو اسمیں خرج کیا ھے؟

جواب	کوئی حرج نہیں۔
سوال	**Kaynat Abbas** لیکن مریض کے حوالے سے بات سمجھ نہیں آئی کہ اسے حوصلہ اور مثبت رہنے کا کہنا کیوں غلط ہے؟ کیا ہماری سوچ ہماری باڈی پے اثرانداز نہیں ہوتی؟
جواب	حوصلہ دینا تو ٹھیک ہے۔لیکن کسی کو کہنا کہ "مثبت رہو" بے کار مشورہ ہے۔
سوال	**Usman Khan** "Seven habits of highly effective people" is book k baray men apki kia opinion hy?
جواب	اچھی کتاب ہے
سوال	**گیانچند میگھواڑ** کچھ لوگوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا وہ پھر بھی مُسکرا رہے ہوتے ہیں - جانتے ہو کیوں کیونکہ - وہ اچھے کی اُمید رکھتے ہیں - اپنے "ربّ کریم" سے - بیشک وہ سب کو بہتر عطا کرنے والا ھے
جواب	توکل الی اللہ بہت اچھی چیز ہے اور زندگی میں بہت مدد کرتا ہے۔یہ پوسٹ اس بارے میں نہیں۔

تجسس پسند کیسے بنیں

تجسس پسند کی زندگی کا پہلا اصول کریٹیکل سوچ ہے۔ اس کے اصول سب سے پہلے اپنے بارے میں اپنائیں۔ ذہنی مغالطے، تعصبات، یادداشت میں خرابیاں، سمجھنے میں غلطیاں، جذباتی استدلال، اپنا علم کا اس سے زیادہ گمان جتنا وہ ہے۔۔ یہ دوسروں پر نہیں آپ پر ہی لاگو ہوتا ہے۔ اور اس سے پچھلے فقرے کو ذرا آہستہ اور دھیان سے دوبارہ پڑھیں۔ یہ تصورات اس لئے نہیں کہ ان کے ذریعے دوسروں پر حملہ کیا جائے اور خود کو برتر سمجھا جائے۔ یہ وہ اوزار ہیں جن کی آپ کو ضرورت ہے تاکہ اپنی غلطیاں اور تعصبات اور بے کار چیزوں کو کم کر سکیں جو ذہن کی نمو روکتی ہیں۔

اس چیز کو تسلیم کر لیں کہ آپ کبھی بھی ان غلطیوں اور تعصبات سے چھٹکارا نہیں پا سکیں گے۔ صرف ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور محنت کرنے کی کہ ان کو کم سے کم رکھا جا سکے۔ اور جب آپ خود کے اندر کی روشنی جلا سکیں گے تو ہی ذہن کے ان گوشوں کو پہچان سکیں گے جو آپ کی شناخت کا حصہ ہیں اور جن سے جذباتی لگاؤ ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے انسان ہونے سے انکار کر دیا جائے۔ شناخت اور جذبات کے بغیر زندگی نہیں۔ ان کے ساتھ ملکر بھی کام کیا جا سکتا ہے۔

فکری دیانتداری بھی شناخت کا حصہ ہو سکتی ہے۔ اگر کسی جگہ پر اپنی غلطی کا معلوم ہو جائے تو یہ ایک موقع ہے۔ کیا آپ اس کو ٹھیک کر سکتے ہیں؟ اگر کبھی محسوس کریں کہ فلاں معاملے میں غلطی کی شناخت ہو جانے پر ذہن تبدیل کر لیا ہے تو یہ کمزوری نہیں۔ غلط ہونے کا احساس انا کو مجروح کرتا ہے۔ لیکن یہ رویہ اپنایا جا سکتا ہے کہ اگر غلط تھے اور پھر بھی غلطی درست کرنے سے انکار کر دیا۔۔ شرم کا باعث ہے، فخر کا نہیں۔

جب دوسروں سے معاملہ کریں تو سب سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ ہم سب خامیاں رکھنے والے انسان ہیں جو اس پیچیدہ اور کئی بار ڈرا دینے والی دنیا کا حصہ ہیں۔ ہم اپنے حالات کا نتیجہ ہیں۔

ہم کہاں پیدا ہوئے؟ کیسی تربیت ہوئی؟ کیا مواقع ملے؟ اساتذہ کیسے ملے؟ دوست کیسے تھے؟ حالات کیا تھے؟ ان پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں۔ کسی کا بھی کوئی کنٹرول نہیں۔ پیدائش کے وقت ذہن کیسا ملا؟ صلاحیتیں کیا تھیں؟ اس پر بھی ہمارا کنٹرول صفر ہے۔ جس طرح میرا کنٹرول نہیں تھا، اس طرح کسی اور کا بھی نہیں۔

میں اپنی زندگی میں آج جہاں پر بھی ہوں، خوش ہوں اور اس میں بڑا احسان ان تمام لوگوں کا ہے جنہوں نے میری راہنمائی کی ہے، مجھے سکھایا ہے۔ بہترین کام جو میں کر سکتا ہوں، وہ اس قرض کو دوسروں کو سکھانے اور راہنمائی کرنے سے چکا سکتا ہوں، جہاں پر اس کا موقع ہو۔ اگر کوئی کسی جگہ پر غلط نظر آئے تو استاد کا رویہ رکھا جا سکتا ہے یا پہلوان کا۔ طریقے سے سکھایا جا سکتا ہے یا گھونسا مارا جا سکتا ہے۔ پہلا طریقہ اکثر کام کر جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ لوگ اپنے اعمال کے ذمہ دار نہیں۔ وہ لوگ جو دانستہ طور پر غلط بیانی کرتے ہیں، لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، ان پر غصہ آتا ہے۔ جو پیسہ بنانے کے لئے جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں، وہ سزا کے حقدار ہیں۔ خواہ وہ پانی سے گاڑی چلانے کا ہو، جن نکالنے کا، روشنی سے علاج کا یا کوئی اور۔ جہاں تک ان کی باتوں کو سچ مان لینے والوں کا تعلق ہے، وہ ہماری طرح کے انسان ہیں۔ تنقید ان کو مان لینے والوں پر نہیں، تنقید غلط خیالات کے لئے۔

سوالات وجوابات

سوال	**Shoaib Nazir** سر۔ یہ بتایئے گا کہ بڑے بڑے اذہان کیوں اور کیسے پیدا ہوتے ہیں؟ اس کی سائنسی و منطقی توجیح کیا ہے؟۔
جواب	بڑا ذہن بننے میں کچھ تو خداداد صلاحیت ہے لیکن بہت سا حصہ کوشش کا اور موافق حالات کا ہے۔
سوال	**Adnan Muhayyudin** ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت۔ ماشاءاللہ۔ پتا نہیں کیوں خصوصاً ہمارے معاشرے میں عموماً کوئی غلطی تسلیم کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا۔ ہم غلط بات پر بھی ڈٹے رہنے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور بحثیت مجموعی مزاج ایسا بن چکا کہ کوئی غلطی تسلیم کر لے تو اسے طعنے دے کر اس قدر زچ کیا جاتا ہے کہ وہ ائندہ کبھی غلطی تسلیم کرنے والا گناہ نہیں کرتا۔ ہمارے معاشرے میں خود احتسابی کے اس قدر فقدان کی وجہ عمومی تربیت ہے، معاشرتی رویہ یا کچھ اور۔؟ اگر ممکن ہو تو اس پر بھی روشنی ڈالیں سر۔
جواب	خوداحتسابی آسان نہیں ہے۔ ہمارا سب سے بڑا bias ہی اپنے بارے میں ہے۔

تجسس پسند ۔ بات کیسے کریں؟

اس کے لئے تین تجاویز ہیں۔

پہلی تجویز انکساری۔ دوسری، استادوالا رویہ اور تیسری، جرات۔ غلط کو غلط کہنے کی۔ آپ کے بچے کے استاد نے کچھ بتایا ہے، دفتر میں یا حلقہ احباب میں کوئی بات ہوئی ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہے کہ غلط ہے تو خاموشی سے سن لینا کسی کی مدد نہیں کرے گا۔ اس کا مطلب کسی فسادی والا رویہ اپنانا نہیں۔ سلیقے سے نشاندہی کی جا سکتی ہے۔

اور اگر کہیں کسی جگہ پر وقت دینا ہے تو مکمل طور پر دیں۔ صرف رائے دے کر خاموش نہ ہو جائیں، یہ معلوم کریں کہ دوسرا کیا سوچتا ہے اور کیوں۔ اس کی کہانی سمجھیں اور موضوع کے بارے میں اس کی معلومات جانیں۔ اور اگر کہیں کوئی چیز ہے جس کا آپ کے پاس اچھا جواب نہیں تو یہ بہترین موقع ہے۔ کہہ دیں کہ آپ کو معلوم نہیں اور مل کر تلاش کرتے ہیں۔ کسی کی راہنمائی کا بہترین طریقہ یہ نہیں کہ اسے بتا دیا جائے کہ کیا سوچنا ہے بلکہ یہ کہ کیسے سوچنا ہے۔

جاننے کے پراسس کا سکھائیں۔ یہ آسان نہیں ہے اور کسی کے پاس آسان جواب نہیں ہوتے۔ معقول جوابات تک اس وقت پہنچا جا سکتا ہے جب ہم فیکٹ کا اور ایکوریسی کا اور منطق کا احترام کریں۔

ان لوگوں سے خیالات کا تبادلہ کریں جو آپ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ خود کو اور دنیا کو جاننے کا بہترین طریقہ ہے۔

زندگی میں ایسے مقامات آئیں گے جب کسی دوست یا عزیز سے مشکل موضوع پر بات کرنی پڑے گی جو اہم ہو گا۔ کینسر کی تشخیص کے تجویز کردہ علاج کے بجائے وٹامن سے علاج کروانے کا سوچ رہا ہو گا۔ یا کوئی ملٹی لیول سکیم میں سرمایہ کاری میں پھنسا ہو گا۔

دوستوں اور عزیزوں سے ایسا مکالمہ آسان نہیں لیکن ایسا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور اس جواب کی توقع نہ رکھیں کہ وہ سنتے ہی کہہ دے گا کہ "اچھا، اب پتا لگ گیا"۔ جواب دفاعی بھی ہو سکتا ہے اور جارحانہ بھی۔
اگر آپ نفسیاتی مکینزم کو جانتے ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ اپنے پسندیدہ یقین کے دفاع کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اپنے عزیزوں سے بات کرتے ہوئے اس چیز کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے کہ انکساری اور تحمل ضروری ہے اور توجہ معاملے کے بارے میں انفارمیشن فراہم کرنے پر رکھیں نہ کہ بحث جیتنے پر۔ اور کسی سے بھی بحث کرتے وقت خاص طور پر یہ یاد رکھیں کہ آپ غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ اس امکان کو سب سے پہلے توجہ دیں۔

اور سوشل میڈیا پر تو آپ کا مخالف آپ کو اصل زندگی نہیں ملے گا۔ آپ دو چار نقطے والے یا بے نقط سنا کر کمپیوٹر بند کر کے آم کھانے جاسکتے ہیں۔ لیکن اپنے شریکِ حیات سے رشتے میں برسوں کی رفاقت کی سرمایہ کاری ہے۔ تحمل اور صبر سب سے پہلے۔

اچھی بات یہ ہے کہ خواہ اپنے عزیز ہوں یا اجنبی، لوگ بدل سکتے ہیں۔ اگرچہ اس کا کوئی لگا بندھا فارمولا نہیں اور یہ آسان نہیں۔

اگر آپ والدین ہیں تو بچوں کی حوصلہ افزائی کریں کہ ان میں کریٹیکل سوچ پیدا ہو۔ آپ اپنے بچے کو کنٹرول نہیں کر سکتے لیکن اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ ان پر اثر انداز ہونے کا پہلا قدم ایک مضبوط رشتہ قائم کرنا ہے اور اس درمیان میں ان کے سوالات کی اور تجسس کی آہستہ آہستہ حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔

اگر وہ کوئی سوال کریں تو صرف جواب دینا کافی نہیں۔ بچہ سوال کرے کہ "ڈائنوسار کا رنگ کیا تھا" اور اگر "سبز" یا "پیلا" وغیرہ کہہ دیا تو وہ خاموش ہو جائے گا۔ لیکن ایک موقع کھو دیا جس میں اکٹھے ملکر کچھ ڈھونڈ سکتے تھے۔ یہ بھی جان سکتے تھے کہ بہت سی چیزوں کا کسی کو بھی علم نہیں اور دریافت ایک مسلسل پراسس ہے۔ اور یہ ذہن میں رکھیں کہ بچے اس سے زیادہ چیزیں سمجھ لیتے ہیں جتنا بڑے ان سے توقع رکھتے ہیں۔

ہم سب استاد بھی ہیں اور طالب علم بھی اور تمام عمر ایسے ہی رہتے ہیں۔ آپ کے پاس کچھ نہ کچھ ہے جو کسی کو سکھا سکتے ہیں اور سکھانا سیکھنے کا بڑا بہترین طریقہ ہے۔

جہاں تک میرا تعلق ہے تو مجھے معلوم ہے کہ سیکھنے کا عمل ایک روز ختم ہو جائے گا۔ خواہش ہے کہ اس کا ختم شُد زندگی کے ختم شُد کے ساتھ ہو۔

ختم شُد